تحقیقات

امراضِ نسواں

ترتیب و توضیح

حکیم محمد یٰسین۔ صدر تحریک تجدید طب (رجسٹرڈ)

پاکستان (دُنیاپور) مُلتان

یٰسین دواخانہ و طبی کُتب خانہ دُنیاپور۔ملتان

فون ۳

پی ڈی ایف تیار کردہ حکیم ایم ارشد شاہین لاہور

یوت الحکمۃ من یشا من یوت الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیراً

حلقہ تحریک تجدید طب دنیا پور کی علم فن طب کے لیے اہم پیشکش

تحقیقات امراض نسواں

(طبع اوّل)

مجدد طب جناب حکیم انقلاب لمعالج صابرؒ ملتانی موجد قانون مفرد نے قانون مفرد اعضا کے تحت طب کے مختلف موضوعات پر ۸۰ سے زیادہ تحقیقاتی کتب پیش کیں۔ ○ قانون مفرد اعضا کے تحت ہی میں اپنی پندرھویں تحقیقاتی کتاب تحقیقات امراض نسواں پیش کر رہا ہوں۔ اس کتاب میں میں نے عورتوں کے امراض کے متعلق آج تک جتنی تحقیقات اور معلومات حاصل کی تھیں نہایت شرح بسط سے سپرد قلم کیا ہے۔ ○ طبی دنیا، خصوصاً حاملین قانون مفرد اعضا کے لیے یہ کتاب ایک استاد اور رہنما ثابت ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

محقق ومصنف

حکیم محمد یٰسین صدر تحریک تجدید طب (رجسٹرڈ) پاکستان (دنیا پور)

معاونین:۔ حکیم محمد یونس و حکیم محمد الیاس کوالیفائیڈ طبیہ کالج ملتان

ملنے کا پتہ:۔ یٰسین دوا خانہ و طبی کتب خانہ دنیا پور (ملتان)

قیمت ۳۰/ روپے علاوہ محصول ڈاک

پی ڈی ایف تیار کردہ: حکیم ایم ارشد شاہین لاہور

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب ـــــ تحقیقات امراض نسواں

نام مصنف ـــــ حکیم محمد یٰسین (دنیاپور)

تاریخ اشاعت ـــــ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۹ء

بار اوّل ـــــ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۹ء

کتابت ـــــ عُبید الرحمٰن ملتانی

سائز ـــــ ۲۳ × ۳۶

تعداد ـــــ ۱۰۰۰ ہزار

ناشر ـــــ یٰسین دواخانہ دنیاپور

پی ڈی ایف ـــــ حکیم ایم ارشد شاہین لاہور

معنون

تحقیقات امراض نسواں جو قانون مفرد اعضا کے تحت لکھی گئی ہے خالص علمی فنی اور تحقیقاتی کتاب ہے جو احیائے طب اور ارتقائے علم فن طب کیلئے تحریر کی گئی ہے اسے میں اپنے بڑے بھائی حکیم محمد شریف مرحوم کے نام نامی و اسم گرامی سے موسوم کرتا ہوں۔ آپ نے قانون مفرد اعضار کی ماہنامہ ترجمان نظریہ مفرد اعضار کے ذریعہ بے حد خدمت کی۔ قانون مفرد اعضا کو عملی طور پر متعارف کرانے کے لئے ملک کے کونے کونے میں دورے کئے۔ فری کیمپ غذا سے علاج۔ لاہور، خانیوال۔ ملتان۔ راولپنڈی بہاولپور، اور کوئٹہ جیسے بڑے بڑے شہروں میں جاری کئے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھائی صاحبؒ مرحوم کو جنت الفردوس مین جگہ عطا فرمائے امین ثم امین۔

خادم فن

حکیم محمد یٰسین

دنیا پور

حکیم انقلاب صابر فغانی رح
لاہور

حکیم محمد یوسف جہانیاں

حکیم محمد شریف مرحوم

حکیم غلام رسول صاحب چھینہ
منڈی بہاؤالدین

حکیم مسلم ناصر شکیل لاہور

حکیم محمد یٰسین دنیا پور

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ
مقدمہ	
پیڈو	۲۳
جنسی اعضائے مخصوصہ کی اہمیت و ضرورت	۲۵
رحم	۳۱
خصیۃ الرحم	۳۵
حیض کی ماہیت حقیقت ضرورت	۴۰
حیض کا زمانہ	۴۶
حیض کے تھوڑا یا کم آتے ہیں	۴۹
تشخیصی غلطیاں	
قانون منفرد اعضا اور بندش حیض	۵۵
عسر الطمث یا تنگی حیض	۵۸
بندش حیض	۶۲
قرآن حکیم اور پیدائش مرض	۶۷
طبی نقطۂ نگاہ سے پیدائش انسان	۷۴
عجیب الخلقت بچے	۸۲
وقوع حمل میں عورت کی مرضی ضروری نہیں	۸۵
دورانِ حمل تکالیف اور ان کا علاج	۱۰۱
حاملہ کی شرم گاہ کی خارش	۱۱۱
حمل کے دوران حفظان صحت	۱۱۸
اسقاط حمل	۱۲۷
ولادت و تکالیف زچہ و بچہ	۱۳۰
ولادت خانہ کا ضروری سامان	۱۳۲
وضع حمل کے وقت ضروری ہدایات	۱۳۶
زچہ کے امراض	۱۴۴

مضمون	صفحہ
زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم	۱۵۲
پرورش و امراض اطفال	۱۵۹
دایہ کے لئے دودھ پلانے کی ہدایات	۱۶۳
امراض اطفال	۱۷۲
بچے کا یرقان	۱۷۵
کالی کھانسی	۱۸۰
بچے کو ہچکی آنا	۱۸۲
زچہ بچہ کی احتیاط اور علاج	
لائم واٹر سیریپ عرف آب حیات	۲۰۲
بچہ کبھی ماں کے مشابہ کبھی باپ کے کیوں!	۲۰۴
قانون مفرد اعضا اور بچہ کی مشابہت	۲۰۵
فرمان باری تعالیٰ	۲۰۶
بانجھ پن	۲۰۷
بانجھ پن اور قانون مفرد اعضا	۲۰۸
مردوں کے بانجھ پن کے اسباب	۲۱۲
عقر مرضیہ کے لئے اہم ہدایت	۲۱۷
بانجھ پن اور استقرار حمل نہ ہونا	۲۲۴

مضمون	صفحہ
مردوں کی منی میں جراثیم منویہ پیدا نہ ہونا	۲۲۶
عورت کی منی میں بیضہ انثیٰ نہ ہونا	۲۲۷
منی میں جراثیم کیسے پیدا ہوتے ہیں	۲۲۹
اختناق الرحم	۲۳۲
مرگی	۲۴۰
جنسی جذبات کو اعتدال پر لانے والی اکسیر	۲۴۳
سیلان الرحم	۲۴۷
ورم رحم	۲۵۳
انبساط رحم	۲۶۰
انقلاب رحم	۲۶۴
اٹھراہ	۲۶۶
لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہونا	۲۷۱
لڑکا نہ ہونا	۲۷۳
نرینہ اولاد پیدا ہونے میں حکمت الٰہی	۲۷۴
چاند سا لڑکا پیدا ہو گیا	۲۷۶
خصوصی مجربات برائے اولاد نرینہ	۲۸۰
مجربات یوسفی	۲۸۲

PDF تیار کردہ
حکیم ایم ارشد شاہین لاہور

مقدمہ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے امراض نسواں پر مجھے اتنی بڑی کتاب لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔

جنسی اعضاء کی ضرورت اہمیت اور افعال کے متعلق ہر نوجوان عورت اور مرد کو جاننا ضروری ہے۔ کیونکہ جہاں عورت ہے وہاں مرد بھی ہوا کرتا ہے بلکہ ہمارے مذہب نے تو مرد کے لئے عورت کو لازم ملزوم قرار دیا ہے۔

حدیث نبوی ہے کہ جو جوان شادی سے انکار کرے وہ مجھ سے نہیں ہے لہذا شادی بغیر عورت کے ناممکن ہے جب ایک جوڑا شادی کے بندھن میں بندھ جاتا ہے تو ان کے جنسی تعلقات کا قائم ہونا لازمی ہے۔

جونہی جنسی تعلقات قائم ہو جاتے ہیں تو چند ہی دنوں بعد اکثر گھروں میں حمل قائم ہو جاتا ہے جو رحم خصیۃ الرحم کا اہم کام ہے، حمل نو ماہ تک عورت کے رحم میں قائم رہتا ہے۔ نو ماہ بعد رحم مادر بچہ کی صورت میں نوزائیدہ بچہ کو جنم دیتا ہے جو مرد و عورت کے مشترکہ عمل کے نتیجہ میں اس کا ہم مثل ہوتا ہے اس طرح اس کی نسل قائم دائم رہتی ہے رحم کی ضرورت اور اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ رحم کے بغیر حضرت انسان کی نوع و نسل قائم نہیں رہ سکتی ہے جن عورتوں کے قدرتاً رحم نہیں ہوتا یا جن عورتوں کا رحم کسی وجہ سے نکال دیا جاتا ہے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بچہ جننے سے قاصر رہتی ہیں۔

آج کل کثرت اولاد کی وجہ سے شوقین مزاج عورتیں رحم نکلوا دیتی ہیں

بدقسمتی سے اولاد کسی حادثہ یا بیماری کی وجہ سے ہلاک ہو جاتی ہے۔

ایسے موقعوں پر ایسی عورتوں کو رحم کی اہمیت اور ضرورت کا اندازہ ہوتا ہے۔

ایسی عورتیں ہمیشہ نامراد رہتی ہیں۔

رحم عورت کو نہ صرف چاند سے بیٹے بیٹیاں دیتا ہے بلکہ فعل جماع لذت و سرور میں بھی اس کا بھرپور حصہ ہے

ظاہر ہے ایسے اہم اور ضروری عضو کی حفاظت اور نگہداشت اور اس میں وقوع پذیر ہونے والی تکالیف کے ازالہ کے لئے ضروری ہے کہ عورت اور مرد اس میں ہونے والے نقائص اور تکالیف کے ازالہ کے لئے ضروری حفاظتی تدابیر اور علاج سے واقف ہوں

خصوصاً معالج حضرات کے لئے تو اشد ضروری ہے کہ وہ رحم کی بناوٹ شکل صورت اور امراض کے ازالہ کے لئے اغذیہ ادویہ سے پوری طرح آگاہ ہوں۔

زیر نظر کتاب میں اول ہڈیوں کا وہ ڈھانچہ جسے پیڑو کہتے ہیں جس میں رحم مادر پنہاں ہوتا ہے کی بناوٹ ساخت کی تشریح توضیح کی گئی ہے۔

ہڈیوں کے اس ڈھانچہ میں رحم مادر کا محل وقوع، رحم کی شکل وصورت وضع وقیام کی تشریح کی گئی ہے

رحم کے ساتھ خصیۃ الرحم کی بناوٹ اور افعال بڑے احسن طریقہ سے تحریر کئے گئے ہیں۔ رحم کے وضع قیام وشکل کی تشریح کرنے کے ساتھ ساتھ رحم کے افعال خواص اور فوائد پر مفصل بحث کی گئی ہے۔

رحم کے امراض بیان کرنے سے پہلے قرآن حکیم اور پیدائش انسان کے عنوان سے قرآن حکیم سے پیدائش انسان کے متعلق ایک آیت پیش کر کے اس کی

تشریح وتوضیح کی گئی ہے۔

اس کے بعد رحم مادر میں حمل کے قیام یعنی استقرار حمل، جنین میں ہر ہفتہ اور ہر ماہ جو تبدیلیاں ہوتی ہیں بڑی تفصیل وتشریح و بسط سے پیش کی گئی ہیں۔

بعض گھروں میں اولاد نہیں ہوتی انہیں اولاد کی نعمت سے محروم سمجھا جاتا ہے اولاد نہ ہونا مرد وعورت کے خصیتہ الرحم اور رحم کو قصور وار ٹھہرایا جاتا ہے۔

زیر نظر کتاب میں اس مسئلہ پر مفصل بحث کی گئی ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ جہاں عورت خصیتہ الرحم اور رحم کے نقائص سے اولاد کے قابل نہیں ہوتی اسی طرح مرد بھی جراثیم منویہ کے نہ ہونے اور عضو تناسل کے نقائص کی وجہ سے اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ مرد عورت کے نقائص دور کرنے کے لئے نسخہ جات اور ضروری ہدایات پیش کی گئی ہیں جن پر عمل کر کے بے شمار گھر اولاد جیسی نعمت سے مالا مال ہو گئے ہیں۔

جن عورتوں کو حمل ہو جاتا ہے ان کے لئے حمل کے دوران پیدا ہونے والی تکالیف کے ازالہ کے لئے نسخہ جات وتدابیر اور حفظان صحت کے بہترین اصول پیش کئے گئے ہیں۔

حمل کی مدت مکمل ہونے کے بعد ولادت کا درجہ آتا ہے۔ اس موضوع پر بڑی شرح بسط سے ہدایات وتدابیر بیان کی گئی ہیں۔

بچہ پیدا ہونے کے بعد اکثر نا اہل اور دیہاتی عورتوں کی لاپرواہی سے زچہ کئی تکلیفوں میں مبتلا ہو جاتی ہے۔

زیر نظر کتاب میں وضع حمل کے بعد پیدا ہونے والی تمام تکالیف کا علاج غذا دوا سے پیش کیا گیا ہے۔

بعض نوجوان لڑکیاں اختناق الرحم جیسی خطرناک تکلیف میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔

اس کتاب میں استاد محترم کی پہلی رائے اور بعد کے تجربات پر قائم رائے کا اظہار مسلسل تجربات کے بعد غذائی اور دوائی علاج پیش کیا گیا

قارئین سے گذارش ہے کہ وہ بعد از تجربات مجھے اصل حقائق سے آگاہ کریں۔

کتاب کے آخر میں جناب ہنس شرما اور حکیم محمد یوسف کے خصوصی تجربات دیئے گئے ہیں

قارئین امراض نسواں کی کتاب بے حد محنت اور کوشش سے عام فہم اردو زبان میں تحریر کی گئی ہے۔ ہر مسئلہ اور لفظ کی وضاحت سادہ۔ عام فہم مثالوں دلیلوں کے ذریعہ سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن انسان ہونے کے ناطے کہیں لغزش و خطا ہو سکتی ہے اس کی نشاندہی کرنا آپ کا فرض اولین ہے تاکہ آئندہ اشاعت میں درست کر دیا جائے اور زیادہ مفید بنایا جائے۔

میری دعا ہے کہ کتاب مذکور بنی نوع انسان کے لئے مشعل راہ بنے اور اس سے زیادہ سے زیادہ خلق خدا مستفید ہو سکے۔ آمین ثم آمین

خادم فن حکیم محمد یٰسین - دُنیاپور

پی ڈی ایف تیار کردہ : حکیم ایم ارشد شاہین لاہور

پیدائش امراض

خداوندکریم نے قرآن حکیم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبانی کہلوایا ہے۔ کہ وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ، (اور جب میں بیمار ہوتا ہوں پس وہی شفا دیتا ہے) اس سے پتہ چلتا ہے کہ انسان جب بادی اثرات (کیفیاتی و آفاقی اور نفسیاتی) اور مادی اثرات (ماکولات و مشروبات) سے بیمار ہوجاتا ہے تو خداوند حکیم ہی اس کو شفا دیتے ہیں۔ گویا جب انسانی جسم کا اعتدال قائم نہیں رہتا تو وہ بیمار ہوجاتا ہے یعنی مرض اس وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان کی صحت قائم نہیں رہتی۔ اس سے ثابت ہوا کہ صحت کا قیام انسانی جسم کے اعتدال پر قائم ہے یا اس طرح سمجھ لیں کہ انسان جن اعضاء سے مرکب ہے ان کے افعال کا اعتدال ہی صحت ہے اور یہ یقینی امر ہے کہ یہ افعال الاعضاء کسی قانون کے تحت عمل کر رہے ہیں۔ یہ قانون یقیناً قانون فطرت ہے جو دو حالات سے خالی نہیں۔ اول قانون آفاق دوسرے قانون انفس اور دونوں قانون قدرت کے تحت کام کر رہے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ قانون فطرت ہی قانون قدرت کے تحت کام کرتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ثابت ہوا کہ شفا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے گویا زندگی اور کائنات میں جو تغیرات پیدا ہوتے ہیں ان میں تدبیر صرف قانون قدرت کے اختیار میں ہے۔ قانون قدرت اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے اور اسی کے اختیار میں ہیں انہی قوانین قدرت میں ایک قانون شفا بھی ہے جو فطرت کے تحت کام کرتا ہے۔

قدرت اور فطرت کا فرق جاننا چاہیئے کہ قدرت وہ طاقت ہے جس سے اللہ تعالےٰ زندگی و کائنات اور تمام عالمین پر قادر ہیں ان کی یہ قدرت بھی اصول کے تحت ہے جو قانون بن گیا ہے۔ فطرت وہ طاقت ہے جس پر یہ زندگی و کائنات اور تمام عالم رواں دواں ہے۔ یہ بھی اصول و قاعدہ اور ترتیب کے ماتحت ہے اس لئے قانون کی حیثیت رکھتی ہے۔ بہرحال ذہن نشین کرانے کے لئے قانون فطرت کہہ دیا جاتا ہے لیکن فطرت خود قدرت کے تحت قانون ہے

قانون قانون کا لفظ جب بولا جاتا ہے تو عوام اس کو ایک عمومی لفظ کی طرح نظرانداز کر دیتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ لفظ قانون اپنے اندر بہت بڑی طاقت رکھتا ہے: یعنی ایسے قاعدے اور طریق جو کسی اصول و ترتیب اور صحیح بنیادوں پر قائم ہوں، یا یوں سمجھ لیں کہ روزانہ زندگی میں مسلسل تجربات و مشاہدات کسی عمل کے نتائج ایک ہی صورت میں پیدا ہوں تو بس اس کو قانون کہتے ہیں، جیسے آگ جلاتی ہے اور پانی کو گرم کرتی ہے، جب بھی پانی سردی پیدا کرتا ہے اور آگ کو بجھا دیتا ہے۔ جب بھی یہ اعمال کئے جائیں گے ایسا ہی ہوگا۔ انگریزی میں اس کو لا کہتے ہیں اور یہ بالکل سائنس کے معنوں میں آتا ہے، بلکہ مزید زور پیدا کرنے کے لئے سائنٹیفک لاز۔ یعنی سائنسی قوانین کہتے ہیں

القانون قانون کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس امر پر غور کریں کہ تقریباً سات سو سال پہلے شیخ الرئیس بوعلی سینا نے علم و فن طب پر جو کتاب لکھی ہے اس کا نام القانون رکھا ہے۔ جس کا مقصد اور اظہار یہ ہے کہ کتاب ایسے اصول و قاعدوں کے تحت ترتیب دی گئی ہے جو روزانہ زندگی میں مسلسل تجربات و مشاہدات کے بعد قائم کئے گئے ہیں جن میں کہیں بھی نقص اور خلا نہیں ہے۔ جو لوگ لفظ سائنس کو اہمیت دیتے ہیں وہ لفظ قانون پر

غور کریں جس کے بغیر سائنس بھی مکمل نہیں ہے۔ یاد رکھیں علم و فن طب کی بنیاد یہی قوانین ہیں۔ پھر یاد رکھیں کہ قدرت اور فطرت قانون ہیں۔ جو بالکل اصول و قاعدوں اور ترتیب کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ قرآن حکیم نے فطرت کا لفظ بھی استعمال کیا ہے جیسے فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْہَا۔ اللہ تعالیٰ کی یہ فطرت ہے کہ جس کے قانون پر انسان پیدا کیا گیا ہے، اور فطرت کے معنوں میں "سُنت" کا لفظ بھی استعمال کیا ہے جیسے لَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا ط ہرگز اللہ تعالیٰ کے قانون میں تبدیلی نہ پاؤ گے،

ترتیب

قدرت و فطرت اور قانون کی تشریح کی ضرورت اس لئے پیدا ہوئی کہ یہ سب کسی ترتیب پر کام کرتے ہیں اور یہ ترتیب خود کار اصولوں اور طریق پر قائم ہے یعنی ایک صورت کے بعد دوسری صورت اور ایک عمل کے بعد دوسرا عمل پیدا ہو جاتا ہے جس کو انگریزی میں سسٹومیٹک (باقاعدہ) کہتے ہیں۔

مرض کا تصور

غور کریں کہ قانونِ قدرت و قانون فطرت اور سنت الٰہیہ کے تحت مرض کا تصور کیا ہے اس حقیقت سے تو انکار نہیں ہے کہ مرض جس طرح بھی پیدا ہو بہر حال وہ کسی نہ کسی قانون صحت کی خلاف ورزی ہو گا۔ یاد رکھیں کہ برائی کبھی قانون کے ماتحت نہیں ہوتی بلکہ برائی وہ شے ہے یا عمل ہے جو نیکی اور بھلائی کی خلاف ورزی سے پیدا ہوتی ہے اس لئے مرض بھی کسی قانون کے تحت پیدا نہیں ہوتا بلکہ جب صحت کے قانون کی خلاف ورزی کی جاتی ہے تو مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں جس قدر طریق علاج ہیں سب نے مرض کی پیدائش کو صحت کے قوانین کی خلاف ورزی قرار دیا ہے ذیل میں چند طریق علاج کے اصول صحت اور ان کی خرابی سے پیدائش امراض کی صورتیں پیش کی جاتی ہیں۔

ایورویدک اور پیدائش مرض

ایورویدک میں صحت کی بنیاد دوشوں (اخلاط) اور پرکرتیوں (کیفیات) کے اعتدال پر رکھی گئی ہے اور جب ان میں کمی بیشی یا نقص و خرابی یا ان کے مقام میں تبدیلی پیدا ہوجاتی ہے تو اس حالت کو مرض قرار دیتے ہیں۔ یاد رہے کہ مرض کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب بے اعتدالی کا اثر اعضا کے فعل میں ظاہر ہوتا ہے

یونانی طب میں پیدائش مرض

یونانی طب میں صحت کی بنیاد جسم کے اخلاط (خون و بلغم اور صفرا و سودا) اور کیفیات (گرمی، سردی، اور خشکی و تری) کے اعتدال پر رکھی گئی ہے جب ان میں اعتدال قائم نہیں رہتا تو اس میں تین صورتیں پیدا ہوتی ہیں۔ (۱) کمی بیشی واقع ہوجاتی ہے (۲) مزاج میں خرابی و نقص رونما ہوجانا (۳) ان کے اپنے مقام میں تبدیلی پیدا ہوجائے یعنی کوئی خلط اپنے صحیح مقام سے اخراج پانے کی بجائے دیگر مقام پر چلی جائے مثلاً صفرا جگر سے اخراج کی بجائے خون میں شامل ہو کر دیگر اعضاء پر اثر انداز ہو۔ یہ حقیقت بھی یاد رکھیں کہ حالت مرض کا اظہار اسی وقت ہوگا جب اعضاء کے افعال میں اعتدال بگڑ جائے گا یہی بے اعتدالی مرض قرار دی جاتی ہے

فرنگی طب اور پیدائش مرض

فرنگی طب چار اخلاط اور چار کیفیات تسلیم نہیں کرتی وہ صرف ایک خون کو ہی تسلیم کرتی ہے البتہ وہ یہ تسلیم کرتی ہے کہ خون کم و بیش بارہ چودہ عناصر سے مرکب ہے جب ان عناصر میں کمی بیشی اور نقص و خرابی واقع ہوجاتی ہے تو مرض پیدا ہوجاتا ہے جس کا اظہار اعضاء کے افعال کی بے اعتدالی سے ہوتا ہے البتہ جب سے جراثیم تھیوری پیش کی گئی ہے اس وقت سے یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ یہی اعضا کے افعال اور خون میں خرابی کا سبب ہوتے ہیں لیکن پھر بھی یہ حقیقت ہے کہ جب تک اعضائے کے افعال اور خون کے مرکب میں

بے اعتدالی واقع نہ ہو اس وقت تک مرض کی صورت کا اظہار نہیں ہو سکتا گویا صحت کے اصول کی بے اعتدالی کا نام مرض ہے

ہومیو پیتھی اور پیدائش مرض

ہومیو پیتھی (علاج بالمثل) تسلیم کرتی ہے کہ اول روح بیمار ہوتی ہے پھر اس کا اثر جسم (خون) پر پڑتا ہے اور اعضا کے افعال بگڑ کر مرض کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ روح سے مراد وائٹل فورس (طبی روح) ہے۔

بایو کیمک اور پیدائش مرض

جسم اور خون تقریباً ۱۲/۱۴ نمکیات سے مرکب ہیں جب ان میں سے کسی نمک میں کمی یا خرابی واقع ہو جاتی ہے تو مرض پیدا ہو جاتی ہے۔ فرنگی طب کے عناصر اور بایو کیمک کے نمکیات میں یہ فرق ہے کہ فرنگی طب عناصر کو مفرد ظاہر کرتی ہے اور بایو کیمک نمکیات کو مرکب تسلیم کرتی ہے۔

ہائیڈرو پیتھی اور پیدائش مرض

جسم اور خون کے (فارن میٹرز) ایسے گندے مادے جن کو خارج ہونا چاہیئے جب اندر رک جاتے ہیں تو ان کا اثر اعضا کے افعال پر پڑتا ہے اور مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

سائیکو پیتھی اور پیدائش مرض

سائیکو پیتھی (نفسیاتی علاج) تسلیم کرتی ہے کہ کہ انسان میں جسم اور روح کے علاوہ جذبات بھی پائے جاتے ہیں جب ان جذبات میں کمی بیشی یا خرابی اور نقص پیدا ہو جاتا ہے تو اس کا اثر اعضاء کے افعال پر پڑتا ہے اور مرض کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ جذبات کو سمجھنے کیلئے وائٹل فورس اور طبی روح کو مدنظر رکھیں اور ان کے باہمی فرق کو سمجھیں۔

مندرجہ بالا سات مشہور طریق کے علاوہ اور بھی کئی غیر مشہور طریق ہیں جن میں (۱) کرومو پیتھی

رنگوں سے علاج (۲) الیکٹرو پیتھی (۳) علاج بالغذا (۴) طب روحانی (۵) علاج بالموسیقی (۶) فزیکل پیتھی، مالش اور امالہ سے علاج (۷) تعویذ گنڈہ سے علاج وغیرہ جو سب طب کی شاخیں ہیں یا ان سے بالواسطہ یا بلاواسطہ تعلق ہے یہ سب بھی مرض کی پیدائش کو اعضاء کے افعال کی خرابی ہی تسلیم کرتے ہیں جو ان کے نظریات کے تحت عمل میں آتے ہیں

قرآن حکیم اور پیدائش مرض

آج ہم دنیا میں ایک نئی حقیقت پیش کرتے ہیں۔ آج کی دنیا سائنس کی دنیا ہے جس کو اپنے علوم و مشاہدات اور تجربات پر ناز ہے مگر وہ اس حقیقت سے بالکل بے خبر ہے حکما اور اطبا نے بھی اس حقیقت کا ذکر نہیں کیا۔ ان کے علاوہ علمائے عظام اور صوفیائے کرام نے بھی اس حقیقت کی طرف اشارہ تک نہیں کیا کہ قرآن حکیم بھی پیدائش مرض کے متعلق اپنا ایک قانون رکھتا ہے۔ قرآن حکیم نے نزول کو تقریباً ۱۴ سو سال ہو گئے ہیں مگر اس حقیقت کو ہم دنیا میں پہلی بار پیش کر رہے ہیں۔ البتہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں اس طرف پورے طور پر اشارات ملتے ہیں۔ مسلسل تیس سال کے مطالعہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ حقیقت مجھ پر روشن کر دی ہے جو موجودہ سائنسی دور اور میڈیکل سائنس کی غلطیوں کا صحیح اظہار ہے۔

قرآن حکیم کا دعویٰ ہے کہ وہ کتاب فطرت ہے وہ اپنا قانون رکھتا ہے اس کی بھی ایک سائنس ہے جو اپنے اندر علوم و اعمال اور مشاہدات و تجربات کا ایک مسلسل اور لامتناہی سلسلہ رکھتا ہے جو تقریباً ۱۴ سو سال سے ان خزانوں کو بکھیر رہا ہے۔ یہ حقیقت بھی اس کے خزانوں کا ایک بیش بہا موتی ہے۔ قرآن حکیم کے اس دعویٰ کے ساتھ کہ وہ کتاب فطرت ہے اس کے ساتھ اس دعویٰ کو بھی ذہن نشین رکھیں کہ اس میں ہر صغیر و کبیر اور رطب یابس کا ذکر ہے پھر یہ کیسے ممکن ہوتا ہے کہ اس میں پیدائش مرض کا ذکر نہ ہوتا۔ حقیقت یہ ہے

اس میں امراض کا ذکر بھی ہے۔ یقینی شفا کا بیان بھی ہے اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی تو قرآن حکیم کے اس طبی خزانے کی ایک ایک شئے بیان کروں گا یہی صحیح علاج ہوگا۔ انشاء اللہ

قرآن حکیم پیدائش مرض کے متعلق بیان کرتا ہے۔ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ۔ (ان کے دلوں میں بیماری ہے) ایک چھوٹے سے جملے میں کتنی بڑی حقیقت بیان کر دی ہے کہ انسانوں میں جب مرض پیدا ہوتا ہے تو وہ دل ہی میں پیدا ہوتا ہے اس حقیقت سے تین صورتیں سامنے آتی ہیں۔

(۱) مقام پیدائش مرض۔

(۲) ابتدا پیدائش مرض۔

(۳) اسباب بادی ہوں یا مادی پیدائشی مرض دل ہی میں ہوگا۔ گویا مرض پہلے دل میں اثر انداز ہوگا پھر باقی جسم اور خون میں اپنے اثرات ظاہر کرے گا۔ جس کی تشریح درج ذیل ہے

اول جاننا چاہیئے کہ انسان تین حالتوں سے مرکب ہے۔ (۱) جسم (۲) نفس (۳) روح تینوں کا مرکز دل ہی تسلیم کیا گیا ہے اور اگر جسم کے ساتھ خون کا ذکر بھی کر دیں تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ خون کا مرکز دل ہی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جسم و خون اور نفس و روح پر اندرونی و بیرونی طور پر کوئی شے اثر انداز ہو تو اس کا اظہار دل پر ہی ہوگا یہ ایک ظاہرہ تشریح اور دلیل ہے۔

اس کی باطنی تشریح اور دلیل یہ ہے کہ کسی شے کے لئے کوئی ظرف بھی ہونا چاہیئے ہم مرض کی پیدائش ودخش واخلاط سے تسلیم کریں یا عناصر و ترکیبات کی کمی بیشی جانیں یا روح و نفس کی خرابی کو مانیں تو لازمی امر ہے کہ ان کے لئے کوئی مقام بھی تسلیم کرنا پڑے گا اور جسم انسان میں جب ہم غور و فکر کرتے ہیں تو قلب ہی میں چار مقام نظر آتے ہیں ان میں سے دو عدد دل کے بطن کہلاتے ہیں اور دو عدد اس کے اذن کہلاتے ہیں جن میں خون اور اس کے مادی و روحانی اجزا اثرات سے اس طرح بھرے ہوئے ہیں کہ اس طرح سارے جسم میں کہیں نظر نہیں آتے البتہ کہا جاسکتا ہے

ہے کہ شریانوں اور وریدوں میں بھی خون دوڑتا ہے لیکن جاننا چاہیئے کہ جسم کی تمام شریانوں دل ہی طرف سے آتی ہے اور تمام وریدیں دل ہی میں واپس لوٹ جاتی ہیں وہ بھی دل کا حصہ تسلیم کئے گئے ہیں کہ انسان میں جو امراض پیدا ہوتے ہیں ان میں نفسیاتی اور کیفیاتی اثرات ۹۹ فی صد پائے جاتے ہیں۔ امراض کے علاج میں ان کو مدنظر رکھنا انتہائی ضروری ہے

قرآن حکیم نے نہ صرف ان نفسیاتی اور مادی اثرات کا ذکر تفصیل سے کیا ہے بلکہ ان غلافوں کا ذکر بھی کیا ہے جن میں قلب ملفوف ہے اور ان کی طرف سے یہ تاثر پہنچتے ہیں جو قلب کے افعال میں تغیر پیدا کرکے مرض پیدا کر دیتے ہیں،

قرآن حکیم بیان کرتا ہے اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ -

بتحقیق ہم نے ان کے دلوں پر پردہ بنایا ہے تاکہ کچھ سمجھ سکیں اس پردے کا بڑا مقصد ہی یہ کہ وہ ان اثرات کو سمجھائے جو اس کی طرف پہنچتے ہیں کسی جگہ اکنۃ (دل کا پردہ) کا ذکر آیا ہے اور اس کے علاوہ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ، ہمارے دلوں پر پردے ہیں۔

غلاف کا لفظ اسی غلف سے بنا ہے، ایسا پردہ جو کسی شے اوپر بالکل غلاف کی طرح چڑھا کر ڈھانپ دیا جائے، قرآن حکیم میں پردے کے معنوں میں حجاب وکشف اور غشا بھی آتے ہیں ان کا ذکر اپنے مقام پر آئے گا دل پر جن پردوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ اکنہ اور غلف ہی ہیں اور اس میں یہ سمجھ لیں کہ طبی تشریح کے مطابق دل دو پردوں میں ہے۔ باہر کا پردہ اعصابی انسجہ (نروز ٹشوز) کا ہوتا ہے اور اندرونی غدی انسجہ (اپی تھل ٹشوز) کا ہوتا ہے۔ غلف بیرونی پردہ ہے جس کا تعلق اعصاب اور دماغ سے ہوتا ہے۔ اور اکنہ اندرونی پردہ ہے جس کا تعلق غدد اور جگر سے ہوتا ہے انہی دونوں ذرائع سے تمام جسم کے کیفیاتی و نفسیاتی اور مادی اثرات قلب تک پہنچ کر اس کے فعل میں کمی بیشی اور ضعف پیدا کر دیتے ہیں یہ اثرات خود کار طریق پر اثر انداز ہوتے ہیں اور اتنی جلدی ہوتے ہیں

کہ انسانی شعور بھی اندازہ نہیں لگا سکتا گویا غیر شعوری طور پر اثر انداز ہوتے ہیں بلکہ یوں سمجھ لیں کہ ان کا شعور بھی اس وقت ہوتا ہے جب اثر شروع ہو جاتا ہے۔

یہ بات بھی سمجھ لیں کہ قرآن حکیم نے جہاں بھی قلب کا ذکر کیا ہے وہاں دیگر اعضائے رئیسہ کا اکثر ساتھ ہی ذکر کیا ہے البتہ اس کے لئے دو ایسی علامات واضح کر لی ہیں جن کا گہرا تعلق ان کے ساتھ ہے۔ دماغ کے لئے اذن (کان) اور جگر کے لئے بصر (آنکھ) کو بیان کیا ہے جیسے قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ (اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے)

ایک دوسری جگہ قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ ان کے واسطے دل ہیں مگر ان کے ساتھ نہیں سمجھتے ان کے واسطے آنکھیں ہیں لیکن ان سے نہیں دیکھتے ان کے واسطے کان ہیں مگر ان سے نہیں سنتے یہ چارپایوں کی مانند ہیں بلکہ ان سے زیادہ گمراہ ہیں یہ لوگ غافل ہیں

ایک اور مقام پر قرآن حکیم نے فرمایا ہے اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِىْ فِى الصُّدُوْرِ ۝ کیا انہوں نے زمین پر سیر نہیں کی ہے کہ ہوتے ان کے واسطے دل اور سمجھتے ان کے ساتھ اور کان کہ ان کے ساتھ سنتے، پس تحقیق یہ بات نہیں ہے کہ ان کی آنکھیں اندھی نہیں بلکہ ان کے دل اندھے ہو جاتے ہیں جو ان کے سینوں میں ہیں۔ اس طرح قرآن حکیم میں بہت ساری آیتیں ہیں جن سے دل کی تشریح و افعال اور نفسیاتی و جسمانی امراض کو ذہن نشین کرنے کے ساتھ ساتھ دل کے دیگر اعضاء کے ساتھ

تعلق کو ظاہر کیا ہے، جگہ کم ہے مضمون بہت طویل ہے اس کے ایک الگ کتاب کی ضرورت ہے۔ ذیل میں ہم قرآن مجید کی پیدائش مرض کو بیان کرتے ہیں تاکہ اس کا ایک ہلکا سا نقشہ ذہن نشین ہو جائے اور صاحب فن اور اہل علم اس انداز پہ غور و فکر کر سکیں۔

چونکہ امراض کی پیدائش کے تین بڑے اسباب ہیں۔

۱۔ بادی (کیفیاتی و نفسیاتی) (۲)، مادی (۳)، سابقہ (فاعلہ) قرآن حکیم نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔ پہلے مادی امراض کے متعلق سمجھیں قرآن حکیم بیان فرماتے ہیں۔

فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ

ان کے دلوں میں بیماری ہے اللہ نے بیماری بڑھادی اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے بسبب اس کے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔

جاننا چاہیے کہ لوگوں کی بری عادتوں میں سب سے بری عادت جھوٹ بولنا ہے حیرت یہ ہے کہ بعض لوگ اس کو برائی خیال ہی نہیں کرتے لیکن قرآن حکیم جھوٹ کو ایک نفسیاتی مرض قرار دیتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ جو لوگ جھوٹ بولتے ہیں وہ دوسروں کو فریب دیتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ دوسروں کو نہیں اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں۔

قرآن حکیم بیان کرتے ہیں يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ط فریب دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں لیکن وہ اپنے نفس کو فریب دیتے ہیں اور نہیں سمجھتے۔

یہاں یہ بات بھی ذہن نشین کرلیں کہ فریب دینا خوف کی علامت ہے جو اعصاب میں تحریک سے پیدا ہوتا ہے جس سے قلب کے فعل میں کمی پیدا ہو جاتی ہے اور انسانی جرأت ختم ہونا شروع ہو جاتی ہے جس کے لئے دردناک عذاب ہی ہو سکتا ہے

اب مادی صورت بھی سمجھ لیں۔ قرآن حکیم بیان کرتے ہیں وَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰی رِجْسِهِمْ (اور جو لوگ کہ جن کے دلوں میں مرض ہے پس زیادہ کر دی نجاست ان کی نجاست میں)

یاد رکھیں کہ جب دل کے فعل میں خرابی واقع ہوتی ہے تو قلب (عضلات) میں مواد رکنا شروع ہو جاتا ہے اور باعث فساد ہوتا ہے

تیسری صورت سبب سابقہ کی ہے اور وہ وہی عضو ہے جس کے فعل میں خرابی پیدا ہو کر مرض کی صورت میں نمودار ہوتی ہے یہ قلب یا اس کا کوئی پردہ ہو سکتا ہے یہی صورت فاعلہ ہے یہی مرض کی ابتدا ہے۔

دنیا کے تمام طریقہ ہائے علاج اور قرآن حکیم کے پیدائش مرض کو پیش کرنے کے بعد ہم ماہیت مرض کی طرف لوٹتے ہیں۔ ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ مرض حقیقت اور مثبت شے نہیں ہے بلکہ خرابی اور منفی شے ہے حقیقت اور مثبت شے صحت ہے جو قدرت اور فطرت کے قوانین پر قائم ہے اس لئے صحت کا قیام انہیں قوانین کا سمجھنا ہے اور یہی زندگی اور کائنات کا ماحاصل ہے۔

جہاں تک ماہیت امراض کی تشریح کا تعلق ہے اس کی انتہائی اختصار کے ساتھ مندرجہ ذیل تین صورتیں ہیں۔

۱:۔ کسی مفرد عضو کے فعل میں کمی۔ یا

۲:۔ اس کے فعل میں تیزی۔ یا

۳:۔ اس کے فعل میں ضعف واقع ہو جائے۔

ایسی صورتوں میں ان مفرد اعضاء ان کے دیگر مفرد اعضاء کے ساتھ باہمی تعلقات پھر ان کے مرکب اعضاء (خولنجے) اور تمام جسم پر کیا اثرات ہوتے ہیں

اس کتاب میں ہم نے ماہیت امراض پر بحث کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ مرض کی ابتدا کسی مفرد عضو میں تحریک سے ہوتی ہے جو سوزش کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ یہی سوزش ورم کی حالت پیدا کر لیتی ہے جس سے اس کی تمام علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ ہم نے تحریک سے لے کر سوزش اور ورم تک کی تمام صورتیں اور حالات بیان کئے ہیں اسی بیان کا نام ماہیت مرض (پیتھالوجی) ہے جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے اس میں قدیم طب کی خوبیوں کے ساتھ ساتھ ایمانداری سے فرنگی طب کی غلط تحقیق اور نظریات کو بھی پیش کر دیا ہے تاکہ آئندہ نسلیں طب قدیم کی صداقت سے مستفید ہوں اور فرنگی طب کی غلط فہمیوں سے محفوظ رہیں۔

اس جدوجہد اور سعی کا اندازہ صاحب علم اور اہل علم اور اہل فن ہی لگا سکتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے میں تہ دل سے اس کا شکر گزار ہوں۔ یہی میرے لئے سب سے بڑی سعادت ہے۔

صابر ملتانی ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۸ء

پیڑو

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
پیڑو	جوف عانہ	پل وس ی اناٹامی

تعارف

پیڑو ہڈیوں کا بنا خالی ڈھانچہ ہے جس میں مثانہ، سیدھی آنت اعضاء تناسل مردانہ و زنانہ پائے جاتے ہیں۔

مقام پیڑو

پیڑو کا جوف درحقیقت شکم کا نیچے والا حصہ ہے اس کے پیچھے ڈھڈی اور دمچی کی ہڈی ہوتی ہے اور ان کے دونوں جانب پیڑو کی ہڈی کی بلندیاں وغیرہ پائی جاتی ہیں۔ یہ اوپر کی طرف جوف شکم سے ملا رہتا ہے اور نیچے کی طرف اس میں مبرز کے عضلات وغیرہ لگے رہتے ہیں۔ جوف عانہ ہی وہ مقام ہے جہاں قیام حمل سے لے کر جنین وضع حمل تک قیام پذیر رہتا ہے۔

قدرت نے یہ حصہ بچہ کے لئے ایسا مضبوط بنایا ہے کہ کسی طرف چوٹ وغیرہ نہیں لگ سکتی

جوف عانہ کے حصے

اگر جوف عانہ کو بنظر غور دیکھا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کے دو حصے ہیں۔ ایک جوف عانہ کاذب ۲۔ جوف عانہ صادق

پیڑو کی بناوٹ میں چار ہڈیاں کام کرتی ہیں یہ اسفنجی نما ہڈیوں کا بنا ہوا ہے جو کہ ریڑھ ران کی ہڈیوں کے درمیان واقع ہے۔

پیڑو ایک بے ڈول جوف ہے جس کی اگلی و پچھلی دیواریں عظم لااسم اور پچھلی دیوار عظم العجز اور عظم العصعص مذکورہ چار ہڈیاں آپس میں مضبوط رباطات (لگمینٹ) کے ذریعہ جڑی ہوئی ہیں۔

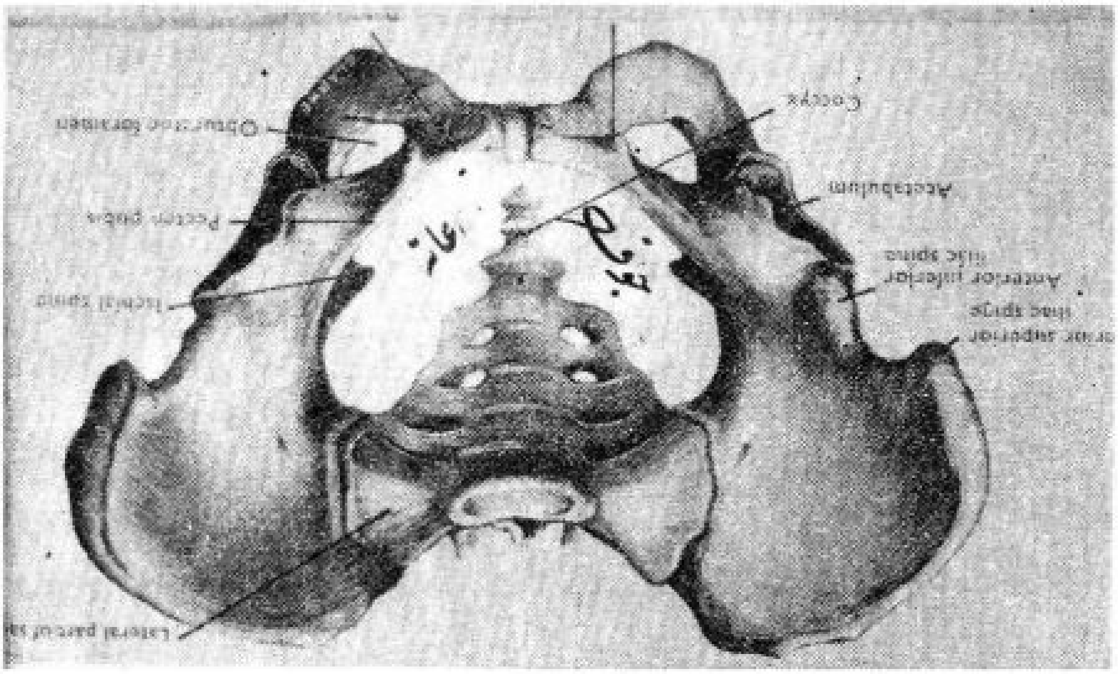

جنسی اعضائے مخصوصہ کی شکل و صورت اور ان کی ضرورت

امراض رحم کی ماہیت، حقیقت، اہمیت اور علاج بیان کرنے سے پہلے یہ مناسب رہے گا کہ جنسی اعضائے مخصوصہ زنانہ کی اہمیت، حقیقت اور ضرورت، شکل و صورت اور ان کی مخصوص ذمہ داریاں بیان کی جائیں تاکہ ان کے افعال کے بگڑنے اور صحیح کام نہ کرنے کی صورت میں مناسب علاج اور تدابیر اختیار کی جا سکیں،

جنسی اعضائے مخصوصہ کی اہمیت ضرورت

جنسی اعضاء کی اہمیت اس امر سے واضح ہے کہ ان کی خوبصورت شکل بناوٹ مردوں کے لئے کشش، وصل یعنی ملاپ کے لئے بے چین ہونا اور مغلوب شہوت ہونا، نفسیاتی طور پر ان اعضاء کے درست نہ ہونے سے جنسی کشش نہیں ہو سکتی اور نہ ہی شہوت کا غلبہ اور وصل کا شوق ہوتا ہے۔

جنسی اعضاء کی ضرورت اس امر سے واضح ہے کہ ان اعضاء کے بغیر نوع انسانی ونسل انسانی قائم نہیں رہ سکتی۔ بلکہ اگر یہ اعضاء موجود بھی ہوں لیکن اپنے طبعی افعال انجام نہ دے سکتے ہوں تب بھی نسل انسانی کی بقا خطرے میں پڑ جائے گی

لہٰذا اعضائے مخصوصہ کی اہمیت اور ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان اعضاء کی حتی المقدور حفاظت کی جائے جب بھی ان میں کسی قسم کا بگاڑ معلوم ہو۔ یا اُن میں کسی قسم کی تکلیف ہو فوراً درست کریں تاکہ جہاں یہ اعضاء مخصوصہ نسل انسانی قائم رکھیں وہاں یہ مرد وعورت کے لئے جنسی تسکین کا باعث بھی ہوں اور یہ دنیاوی زندگی جنت کا نمونہ بنی رہے۔

اعضائے مخصوصہ زنانہ

اعضائے مخصوصہ زنانہ کو مشترحین دو اقسام میں تقسیم کرتے ہیں۔

(۱) جنسی اعضائے مخصوصہ بیرونی۔

(۲) جنسی اعضائے مخصوصہ اندرونی۔

جنسی اعضائے مخصوصہ بیرونی

عورت کے یہ ایسے اعضائے تناسل ہیں جو آنکھوں سے نظر آتے ہیں۔

جو تعداد میں نو ۹ ہیں۔

(۱) جبل الزہرہ (۲) لب کبیر فرج (۳) لب صغیر (۴) بُظر (۵) مجری بول۔

(۶) ثُقبہ مجریٰ البول (۷) سوراخ فرج (۸) غشائے بکارت (۹) اندام نہانی کی غدودیں۔

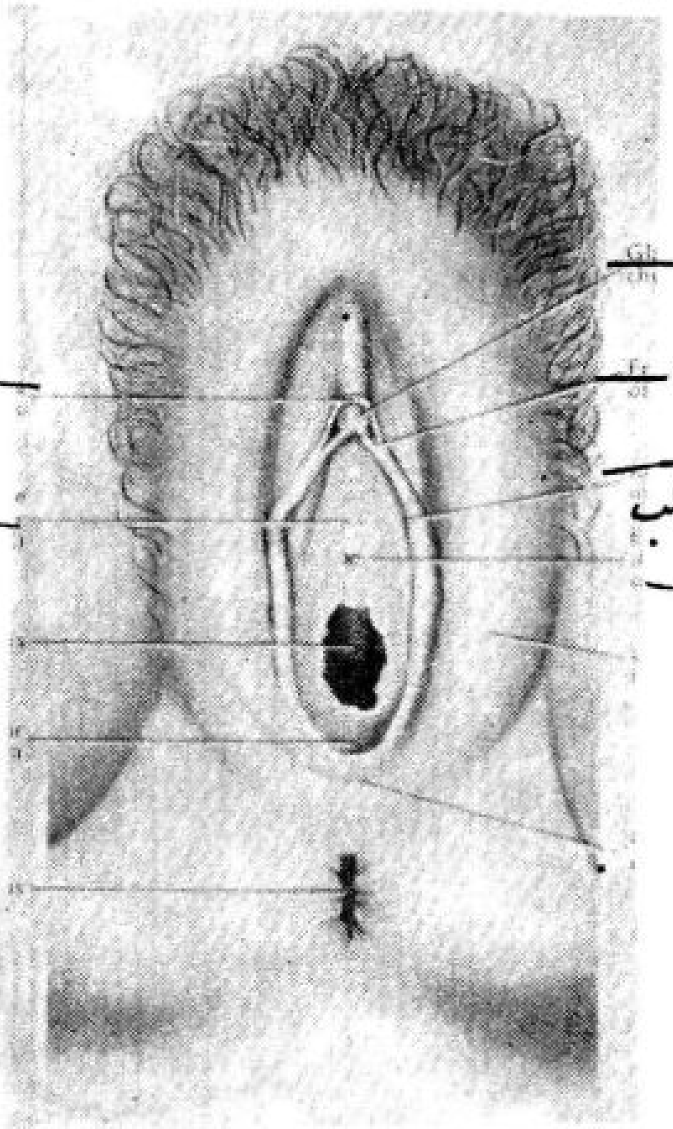

جبل الزہرہ

جبل الزہرہ کا انگریزی نام MONS VENERIS ہے عرف عام میں اندام نہانی کے اوپر کی بلندی کو کہتے ہیں۔

یہ وہ مقام ہے جو اندام نہانی کے اوپر واقع ہوتا ہے جس کی بناوٹ میں چربی اور ریشہ دار گوشت ہوتا ہے جس وجہ سے چھونے سے نرم گدگدا محسوس ہوتا ہے۔ بلوغت سے پہلے صاف شفاف اور ملائم ہوتا ہے۔ لیکن لڑکی بالغ ہونے پر اس جگہ چھوٹے چھوٹے ملائم گھنگریالے بال پیدا ہوجاتے ہیں جنہیں صاف کرتے رہنا چاہیئے۔ جب عورت سیدھی کھڑی ہوتی ہے۔ تو اعضائے تناسل کا صرف یہی حصہ نظر آتا ہے۔ فعل جماع کے وقت جبل الزہرہ میں بھی دوران خون بڑھ جاتا ہے جس سے اس کی بلندی پہلے سے زیادہ اور خوبصورت ہوجاتی ہے لذت اور سرور کو دو بالا کر دیتی ہے

فرج کے بڑے لب

فرج کے بڑے لبوں کو انگریزی میں لے بی آموجورا LABIA MAJORA کہتے ہیں،

اور طبی نام شفران کبیر ہے،

یہ اندام نہانی کے دونوں جانب ہوتے ہیں ان کی بیرونی سطح پر بال ہوتے ہیں ان کی اندرونی سطح چکنی اور لعابی جھلی کو تر کرتی ہے۔ یہ دونوں لب سامنے سے دبیز جبل الزہرہ سے ملتے ہیں پیچھے کی جانب یہ لب باریک ہوتے ہیں اور جلد کے باریک پرت کے ذریعہ سیون کی طرف ایک دوسرے سے ملے رہتے ہیں،

یادداشت

باکرہ یعنی نوجوان لڑکی کے یہ دونوں لب ایک دوسرے سے ملے رہتے ہیں، البتہ بچہ پیدا ہونے پر ایک دوسرے سے علیحدہ ہوجاتے ہیں بڑھاپے میں سکڑ جاتے ہیں

اِن لبوں کے اندرونی اور بیرونی سطحوں پر بے شمار روغن پیدا کرنے والے غدود ہوتے ہیں جس وجہ سے ان کی ساخت اسفنج کی طرح نرم لچکدار ہوتی ہے۔ اِن میں وریدوں شریانوں کا جال ہوتا ہے جو جنسی جذبات کے وقت خون سے پُر ہوکر تن جاتے ہیں

فرج کے چھوٹے لب

بڑے لبوں کے اندر کی جانب اندام نہانی کے دو اور چھوٹے لب ہوتے ہیں انہیں طب میں شفران صغیران کہتے ہیں، اور ڈاکٹری میں NYMPHAE کہتے ہیں ان کی بناوٹ میں غدی جھلی یعنی میوکس ممبرین جسے عرفِ عام میں لعاب دار جھلی بھی کہتے ہیں کیونکہ ان میں لعاب دار رطوبت کا اخراج ہوتا ہے۔

یہ دونوں لب جب سامنے کی طرف آپس میں ملتے ہیں تو قلفۃ البظر (پری پیوس آف دی کلی ٹورس) بناتے ہیں۔

جب یہی لب پیچھے کی جانب ملتے ہیں تو قید فرجی (فورشیٹ) مکمل کرتے ہیں ان پر بال نہیں ہوتے۔ پسینہ کی گلٹیاں اور اعصاب زیادہ ہوتے ہیں۔ جس وجہ سے ان کا مزاج نہایت حساس اور ذکی الحس ہوگیا ہے۔

بظر (کلی ٹورس)

یہ چھوٹا سا ابھار ہے جو چھوٹے لبوں کے سامنے کی طرف ملنے سے بنتا ہے اس کی ساخت مرد کے قضیب کے مشابہ ہے کیونکہ اس کی بناوٹ بھی قضیب کی طرح اسفنجی ہے اس میں پھیلنے سکڑنے کی صلاحیت بدرجہا اتم موجود ہوتی ہے۔ جب عورت مغلوب شہوت ہوتی ہے تو سب سے زیادہ اسی بظر میں ہیجان شہوت ہوتا ہے۔

اگر بدقسمتی سے عورت میں ہیجان شہوت نہ ہو تو تجربہ کار مرد اسی بظر کو جماع

قبل سہلانے کی ہدایت کرتے ہیں بلکہ عورت خود بھی ایسی خواہش کرتی ہے۔

پیشاب کا سوراخ اِسے اِحلیل کے نام سے بھی پکارتے ہیں۔ اس کا منہ عین اندام نہانی کے منہ کے اوپر ہوتا ہے عورتوں میں اس نالی کی لمبائی صرف ۱½ انچ ہوتی ہے یہ سوراخ کسی قدر ابھرا ہوا اور دراڑ جیسا دکھائی دیتا ہے۔

سوراخ فرج اِسے اندام نہانی کا دہانہ بھی کہتے ہیں۔ سوراخ فرج اس تنگاف کو کہتے ہیں جو شرم گاہ کے دونوں چھوٹے لبوں کے درمیان واقع ہے۔ کنواری لڑکیوں میں یہ دہانہ گول ہوتا ہے۔ مگر بچے جننے والی عورتوں یا شادی شدہ عورتوں میں یہ سوراخ قدرے کھل چکا ہوتا ہے۔ کنواری لڑکیوں میں تو اس سوراخ پر ایک گول پتلا پردہ ہوتا ہے جس سے یہ سوراخ بند ہوتا ہے اور یہ پردہ باہر سے نظر آتا ہے۔

پردہ بکارت اس پردے کو عرف عام میں پردہ بکارت کہتے ہیں جو کنوارپن کی علامت تصور کیا جاتا ہے۔

شادی کے دن جب میاں بیوی ہمبستری کرتے ہیں تو پہلی دفعہ کے ملاپ سے ہی یہ پردہ پھٹ جاتا ہے۔

یادداشت بعض لڑکیوں میں یہ پردہ بکارت اتنا سخت ہوتا ہے کہ مجامعت کے وقت دخول نہیں ہو سکتا ہے ایسی صورت میں اسے قطع کرنا پڑتا ہے۔

اندام نہانی کی غدودیں یہ ایسی غدودیں ہیں جو فرج کے دونوں جانب ہوتی ہیں ان سے ترشح شدہ رطوبت پردہ بکارت

کے ذرا نیچے نکلتی ہے۔ عورت وقت جماع جب مغلوب شہوت ہوتی تو ان سے چکنی رطوبت خارج ہوتی ہے تاکہ عضو تناسلی خشکی سے اندام زخمی نہ ہو جائے۔

یہ حقیقت بھی ذہن نشین کر لیں کہ اگر یہ رطوبت ترشح نہ ہو تو اندام نہانی ز ہو جاتی ہے اور عورت کو سوزاک ہو جاتا ہے

اگر کسی مرد کو سوزاک ہو تو بھی اس کے جراثیم انہیں غدد میں جا کر انہیں سو کر دیتے ہیں اور سوزاک کی تکلیف میں مبتلا کر دیتے ہیں

اندرونی اعضائے تولید و تناسل زنانہ

یہ ایسے اعضاء ہیں جو باہر سے نظر نہیں آسکتے۔ مثلاً (۱) مہبل (۲) رحم (۳) قاذف نالیاں۔ (۴) خصیۃ الرحم۔ ان اعضاء کی تشریح درج ذیل ہے

مہبل یعنی اندام نہانی کی نالی

اسے ڈاکٹری میں ویجائنا VAGINA کہتے ہیں۔ یہ خم دار کشادہ نالی رحم اور بیرونی اع تناسل کے درمیان واقع ہے جس سے خون حیض اور بچہ گزر کر باہر خارج ہو باہر کی جانب فرج کے اختتام پر بند اور تنگ ہوتی ہے لیکن اندر کی جانب رحم پر زاویہ قائمہ بناتی ہے اور فراخ ہے۔

اس نالی کی کل لمبائی کے برابر مثانہ (بلیڈر) پیشاب کی نالی (یوریتھرا) عین اس کے پیچھے امعاء مستقیم (ریکٹم) اور مقعد ہوتی ہے۔

اس نالی کے اوپر کے حصہ میں عنق الرحم (سرو کس) لٹکی ہوئی ہوتی ہے

مُہبل یعنی اندام نہانی کی ساخت

اس کی بناوٹ میں چار پرت ہوتے ہیں اس کا اندرونی پرت غشا مخاطی سے بنا ہوتا ہے، درمیانی پرت عضلاتی ہوتا ہے، بیرونی پرت اعصاب کا بنا ہوتا ہے۔ اس کا پھیلاؤ امعاء مستقیم تک ہوتا ہے، چوتھا پرت نسیج واصل کا ہوتا ہے جو غشا مخاطی و عضلاتی پرت کے درمیان ہوتا ہے، مہبل میں غدد یا گلٹیاں ہوتی ہیں جن سے رطوبت رس کر مہبل کو تر رکھتی ہے یہ رطوبت جلد ترش ہو جاتی ہے جس میں جراثیم بھی فنا ہو جاتے ہیں

رِحم

رِحم کو ڈاکٹری میں یوٹرس عرف عام میں بچہ دان اور طب میں رحم کے نام سے پکارتے ہیں۔

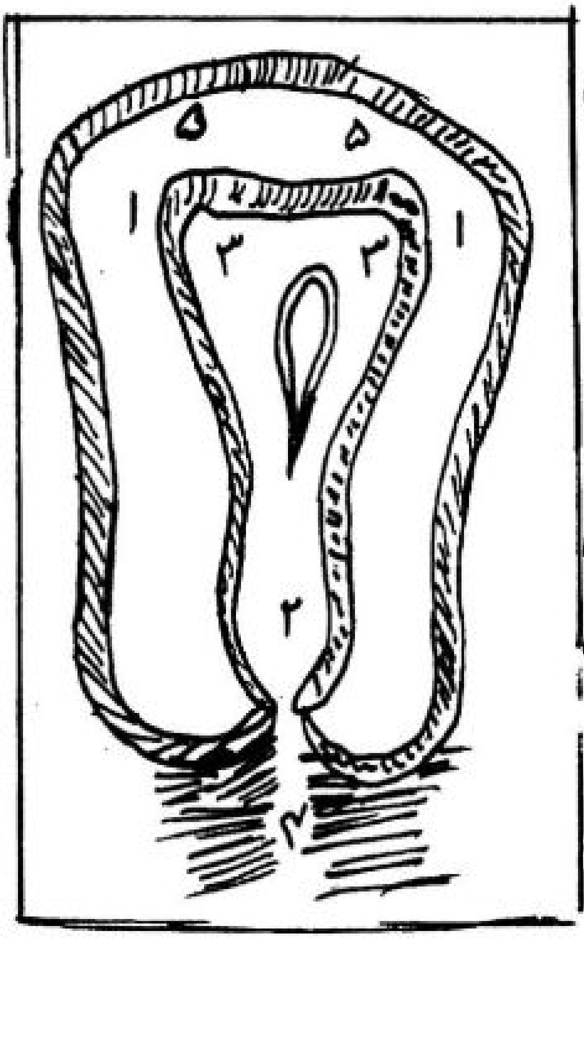

رحم کی شکل ناشپاتی یا الٹی صراحی کی مانند مخروطی ہوتی ہے۔ جیساکہ شکل سے ظاہر ہے۔ باکرہ اور جوان عورت میں رحم کی طوالت ۳ انچ اور عرض میں ۲ انچ اور چوڑائی یا موٹائی میں صرف ایک انچ ہوتا ہے۔ رحم کا وزن صرف ۱½ اونس ہوتا ہے

ایام حیض میں رحم کا وزن و حجم بڑھ جاتا ہے اور وضع حمل کے بعد بھی رحم مکمل طور پر پہلی حالت پر نہیں آتا بلکہ پہلے سے بڑا رہتا ہے۔ البتہ حیض کے بعد سکڑتا ضرور ہے۔ رحم رباطات کے ذریعہ الٹا لٹکا رہتا ہے۔ تندرستی کی حالت میں ادھر ادھر بخوبی حرکت کر سکتا ہے

دی ہوئی تصویر میں رحم کو چیر کر اندر کا جوف دکھایا گیا ہے جس کی تشریح یوں ہے،

(۱) تصویر میں رحم کے دونوں طرف ۱ — ۱ کے دو ہندسے لکھے ہیں۔ یہاں رحم کے اندر قاذف نالیوں کے داخل ہونے کے سوراخ ہوتے ہیں۔

(۲) ہندسہ دو کا مقام عنق الرحم یعنی گردن رحم کہلاتا ہے۔

(۳) جہاں تین ۳ کا ہندسہ درج ہے اسے جوف رحم کہتے ہیں اور ۴ کا مقام مقام فرج کہلاتا ہے جسے عرف عام میں فرج کی نالی بھی کہتے ہیں اسی نالی میں عضو تناسل داخل ہو کر رحم سے ٹکرایا کرتا ہے

رحم کی ساخت

رحم کی ساخت تین طبقات پر مشتمل ہے رحم کا بیرونی پرت اعصابی، درمیانی عضلاتی اور اندرونی غدی مادہ کا بنا ہوتا ہے جسے عرف عام میں رحم کی غشا مخاطی کہتے ہیں۔

افعال ضرورت پرت و طبقات رحم

رحم کا بیرونی پرت

رحم کا بیرونی پرت مثل غلاف کے تمام رحم پر چڑھا ہوتا ہے، رحم کے اوپر والے حصہ پر یہ پردہ مضبوطی سے چپاں ہوتا ہے۔ البتہ نچلے حصہ میں ذرا ڈھیلا ہوتا ہے۔

رحم کا درمیانی پرت

رحم کے درمیانی پرت کو عضلاتی پرت بھی کہتے ہیں۔

جو عضلاتی ریشوں سے بنا ہوا ہے ، اسی وجہ سے اس کا جسم نہایت سخت اور مضبوط ہے
ہے . رحم کا یہی طبق خون کی شریانوں وریدوں سے پُر ہے انہی شریانوں وریدوں
سے رحم اپنی غذا جذب کرتا ہے ،

رحم کا یہی پرت بچہ کی پیدائش کے وقت سکڑتا ہے اور آہستہ آہستہ بچہ کو رحم
سے خارج کر دیتا ہے .

رحم کا اندرونی پرت

رحم کے اندرونی پرت کو غدی وغشائی پرت بھی
کہتے ہیں یہ پردہ رحم کی پوری اندرونی سطح پر استر ہوتا ہے
اس پردہ میں چھوٹے چھوٹے غدد ہوتے ہیں .

رحم کے اس پردہ میں تقریباً ہر ماہ تغیر تبدل ہوتا رہتا ہے کیونکہ ہر حیض کے
م میں یہ پردہ تحلیل ہو کر خون حیض کے ساتھ خارج ہوا کرتا ہے اور پھر نیا پیدا ہو جاتا ہے،
مرد و عورت کی مواصلت کے بعد بیضہ انثیٰ بار دار ہو کر اسی نرم مخاطی پرت پر بستر
بناتا ہے یہی جھلی بچہ کی پرورش کرتی ہے .

قاذف نالیاں

FALLOPIANTUBE

یہ تعداد میں دو نالیاں ہیں ، ایک دائیں اور ایک بائیں خصیۃ الرحم سے نکل کر رحم
میں دائیں بائیں طرف سے داخل ہوتی ہیں . بلوغت میں تقریباً چار پانچ انچ لمبی
ہوتی ہیں ، رسی کی مانند سخت ہوتی ہیں ان کی بناوٹ بھی عجیب ہے یعنی جب یہ
نالیاں خصیۃ الرحم سے نکلتی ہیں . وہاں بال جیسی باریک ہوتی ہیں جوں جوں رحم کی طرف
آتی ہیں فراخ ہوتی جاتی ہیں . قاعدہ رحم پر نہایت وسیع و فراخ و جھالر دار ہو کر

داخل رحم ہوتی ہیں۔ اِن جھالردار ریشوں کا فعل یہ ہے کہ پختہ مادہ جنین کو ایام حیض میں پکڑ لیتے ہیں۔ اور قاذف نالی کے ذریعہ رحم میں داخل کردیتے ہیں۔

مجریٰ قاذف کی بناوٹ

مجریٰ قاذف کی بناوٹ بھی تین قسم کی جھلیوں یا ریشوں سے بنی ہوئی ہے اوّل غدی غشاء دوم عضلاتی جھلّی، سوم غشائے بلغمیہ،

قاذف نالیوں کے افعال

قاذف نالیوں کا اہم اور بڑا کام یہ ہے کہ بیضہ انثیٰ کو خصیتہ الرحم سے لے کر اپنے میں گزار کر بچہ دان یا رحم تک پہنچاتی ہیں۔

اِن نالیوں کا ایک اہم کام یہ بھی ہے کہ عورت کی منی جس میں بیضہ انثیٰ بنتے ہیں اپنے میں سے گذار کر رحم میں داخل کر دیتی ہے جہاں سے بصورت فضلہ یہ منی رحم سے بھی خارج ہو جاتی ہے اس طرح قاذف نالیاں پھر خصیتہ الرحم سے بیضہ انثیٰ لے کر رحم تک پہنچانے کے لئے تیار و مستعد ہو جاتی ہیں،

PDF تیار کردہ حکیم ایم ارشد شاہین لاہور

خصیۃ الرحم (Ovary)

یہ بھی تعداد میں دو ہوتے ہیں جو دائیں بائیں ایک ایک رباط کے ذریعہ رحم سے لگے رہتے ہیں، اور دونوں طرف قاذف نالیوں کے جھالر دار کے ساتھ لگے رہتے ہیں۔

خصیۃ الرحم شکل میں بیضوی یا قدرے چپٹے بادام کی طرح ہوتے ہیں۔
جوان تندرست عورت کا خصیہ ۱½ انچ لمبا، پون انچ چوڑا اور تقریباً نصف انچ موٹا ہوتا ہے۔ ہر خصیہ کا وزن نصف تولہ ہوتا ہے۔

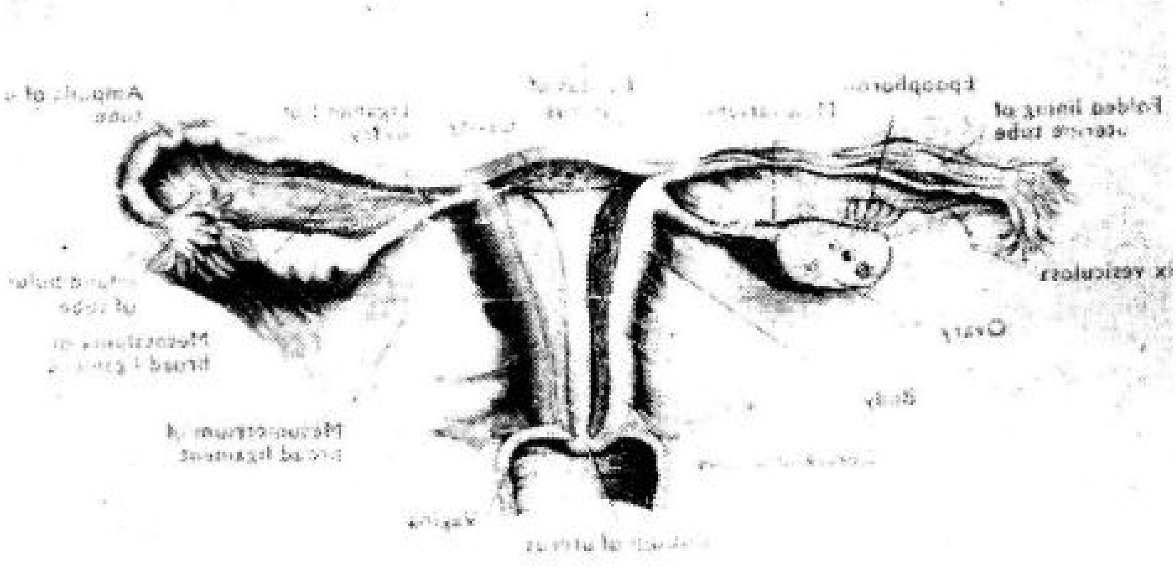

ایام حیض میں خصیۃ الرحم کا حجم قدرے بڑھ جاتا ہے اور حیض بند ہونے پر پھر سکڑ جاتے ہیں، حیض شروع ہونے سے قبل خصیۃ الرحم کی بیرونی سطح چکنی اور سفیدی مائل ہوتی ہے لیکن حیض آنے پر بیضہ انثیٰ کے پھٹ جانے کے سبب داغدار ہو جاتی ہیں

یادداشت

قارئین یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ چونکہ بایاں خصیۃ الرحم قولون آنت کے بالکل قریب ہوتا ہے۔ لہذا قولون آنت اور خصیۃ الرحم کے درد میں مغالطہ لگ جایا کرتا ہے جس کا فرق کرنا ضروری ہے۔ بعض دفعہ قولنج کا درد نہیں ہوتا بلکہ خصیۃ الرحم میں درد شروع ہوتا ہے۔ غلطی سے مقام قولون پر ہونے کی وجہ سے قولنج کے درد کا علاج شروع کر دیا جاتا ہے جس سے ناکامی ہوتی ہے۔

خصیۃ الرحم کی ساخت

خصیۃ الرحم کی ساخت میں تین قسم کے مادے پائے جاتے ہیں جو قانون مفرد اعضاء کے تحت اعصابی، غدی، عضلاتی کہلاتے ہیں۔ خصیۃ الرحم میں اسی ترتیب سے یہ مادے اپنے اپنے پرت بناتے ہیں۔

خصیۃ الرحم کی اندرونی ساخت

خصیۃ الرحم کے اندر تین طبقات پائے جاتے ہیں (۱) طبقہ عضلیہ (۲) طبقہ غشائیہ (۳) طبقہ عصبیہ

طبقہ عضلیہ اسے طبقہ واصلہ بھی کہتے ہیں۔ خصیۃ الرحم کا ڈھانچہ اسی ساخت سے بنتا ہے اس میں شریانیں و وریدیں بکثرت ہوتی ہیں۔

طبقہ غشائیہ اسے حولیصلہ جراف یاد گرفین فالکلز) بھی کہتے ہیں۔

اس طبقہ میں باریک باریک بلبلے نما غدود بے شمار ہوتے ہیں۔

جنسی اعضائ پر تحقیقات کرنے والوں کے مطابق چھوٹی بچیوں میں تقریباً دو لاکھ اور بلوغت و جوانی کے ۳۲ لاکھ کے قریب ہوتے ہیں۔ ہر ایک حویصلہ کے اندر بیضہ بننے والے ذرات ہوتے ہیں۔ یہ ذرات ایک سے دو اور دو سے چار ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اِن ذراتی تقسیم کے مکمل ہونے پر بیضہ بنتا ہے جسے عرف عام میں بیضہ انثیٰ کہتے ہیں۔

طبقہ عصبیہ

یہ حقیقت میں عصبی خلیات سے ترتیب پایا ہے اس کا رنگ ہلکا نیلا و سفید ہوتا ہے۔ اس میں ایک خاص قسم کی رطوبت پیدا ہوتی ہے جو طبقہ غشائیہ میں جاکر بیضہ انثیٰ کی حفاظت کرتی ہے اور اسے اس قابل بناتی ہے کہ وہ آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوسکے۔

بیضہ انثیٰ

بیضہ انثیٰ خوردبین سے نظر آتا ہے اس کا قطرہ $\frac{1}{120}$ تا $\frac{1}{180}$ انچ کے برابر ہوتا ہے اس میں مادہ حیات کا سطحی حصہ نہایت شفاف اور اس کا مرکزی حصہ چربی اور رطوبت زلالیہ سے بھرا رہتا ہے۔ اس حصہ کو حصہ تغذیہ یا غذا دینے والا کہتے ہیں۔ بیضہ کے کاٹنے پر نوات اور نویہ صاف دکھائی دیتے ہیں۔

بیضہ انثیٰ جب تک اپنے وہ ابھار گرا نہ دے جنین بننے کے قابل نہیں ہوتا۔ یعنی اس وقت تک حمل قائم نہیں ہوسکتا۔

بعض اوقات ایک ہی دفعہ ایک کی بجائے دو یا تین بیضے پک کر پھٹ جاتے ہیں ایسی صورت میں حمل کے اندر ایک کی بجائے کئی بچے پیدا ہوتے ہیں۔

خصیۃ الرحم کے ہارمون

خصیۃ الرحم میں سے دو قسم کے ہارمون یا رطوبات خارج ہوتی ہیں۔

(۱) ایسٹرین OESTRIN (۲) پروجسٹین PROGESTIN

ایسٹرین OESTRIN خصیۃ الرحم میں پیدا ہونے والا ایسا ہارمون ہے جو زیادہ تر اندر ہی اندر پیدا ہو کر خون میں جذب ہوتا رہتا ہے مادہ حیوان میں موٹاپن اور جفتی (جماع کرنے کیلئے) ہونے کی خواہش زیادہ سے زیادہ پیدا کرتا ہے،

یہی وہ رطوبت ہوتی ہے جو مغلوب شہوت ہونے کے دوران اندام نہانی سے تاروں کی مانند رستی رہتی ہے۔

پروجسٹین یہ ایسی مخصوص رطوبت ہے جو رحم کے غشاء مخاطی پر ایسے اثر انداز ہوتی ہے کہ اس کے ڈھانچہ کے ناپختہ خلیات میں پختگی پیدا کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ جب یہ رطوبت رحم پر اثر انداز ہوتی ہے تو رحم کی غشاء مخاطی موٹی ہو جاتی ہے جس سے بیضہ انثیٰ کے باردار ہونے اور سکون حاصل کرنے کے لئے نہایت عمدہ بستر کا کام دیتی ہے

ادنیٰ حیوانات میں جنسی ملاپ کا زمانہ

جنسی ملاپ کے لئے بے خودی، یا مستی کا زمانہ اس وقت تسلیم کیا جاتا ہے جب خصیۃ الرحم سے ایک مخصوص رطوبت ایسٹرین پیدا ہو کر حیوان میں مستی اور گرمی پیدا کر کے نر کے ساتھ جفتی ہونے کی خواہش بڑھا دیتی ہے حتیٰ کہ مادہ حیوان مغلوب شہوت

ہو کر نر کے پاس جاتی ہے اور اسے مخصوص انداز میں جفتی ہونے کے لئے نر کو آمادہ کرتی ہے

حیوانات اور انسان میں مستی کا زمانہ مختلف ہے کیونکہ حیوانات میں خصوصاً کتیا میں مستی کا زمانہ مختلف ہے کیونکہ حیوانات میں خصوصاً کتیا میں مستی کے زمانہ سے کچھ روز قبل رحم کی غشاء مخاطی میں ایسے تغیرات رونما ہوتے ہیں جن سے رحم قدرے موٹا ہو جاتا ہے پھر اس میں ایسٹرین نامی رطوبت پیدا ہو کر جنسی ملاپ کی خواہش پیدا کر دیتی ہے ۔

اعلیٰ درجہ کے حیوانات میں جنسی ملاپ سے نفرت کا زمانہ

اعلیٰ درجہ کے حیوانات اور انسانوں میں جب زمانہ حیض ہوتا ہے تو اس وقت مادہ میں خواہش جماع قطعاً نہیں ہوتی

اعلیٰ درجہ کے حیوانات میں جنسی ملاپ کا زمانہ

اعلیٰ درجہ کے حیوانات میں انسان اور بندر شامل ہیں ۔ انسانوں میں عورتیں ہیں جنہیں ہر ماہ حیض یا ماہواری آیا کرتی ہے ۔ حیض یا ماہواری کے دنوں میں رحم اور خصیۃ الرحم کی غشا مخاطی موٹی ہو جاتی ہے جس سے خواہش جماع بالکل نہیں ہوتی ۔ لیکن حیض ختم ہوتے ہی خصیۃ الرحم اور رحم کی غشا مخاطی کی سوزش ختم ہو جاتی ہے ۔ اور فوراً خواہش جماع پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے حتیٰ کہ صرف دو تین دن کے اندر اندر عورت کو مغلوب شہوت کرتی ہے اور اس وقت عورت بار دار ہونے یعنی حمل قبول کرنے کے قابل ہوتی ہے ،

حیض کی حقیقت و ماہیت و ضرورت

دنیا میں لاکھوں میں کوئی ایک ایسی عورت ہوتی ہے جسے خون حیض نہ آتا ہو ورنہ ہر نوجوان عورت کو ہر ماہ خون حیض آیا کرتا ہے۔

جسے ہند پاکستان کی عورتیں مختلف محاوروں سے اس حالت کا اظہار کرتی ہے۔ کوئی خون حیض کہنے کی بجائے نماز قضا ہونا، کوئی کپڑوں سے ہونا اور کوئی کپڑے آنا کہتی ہے، کسی علاقہ کی عورتیں ماہواری آنا یا پھول آنا وغیرہ وغیرہ نام سے پکارتی ہیں۔

مختلف زبانوں میں حیض کے مختلف نام ہیں،

چنانچہ اردو میں حیض کہتے ہیں، طب اسلامی میں طمث اور ڈاکٹری میں مینسس MENSES کہتے ہیں۔

حیض کی ماہیت

وہ خون جو ماہواری یا حیض کی صورت میں خارج ہوتا ہے وہ جسم رحم سے آیا کرتا ہے اور یہ خون رحم کے عضلات کی حرکت سے خارج ہوا کرتا ہے، لیکن اس کی ابتدا خصیتہ الرحم سے ہوا کرتی ہے وہ اس طرح کہ جب خصیتہ الرحم میں سے بیضہ انثیٰ رحم میں جاتا ہے یا آنے کے لئے تیار ہوتا ہے جس سے رحم میں ایک ہیجان برپا ہوتا ہے دوران خون رحم میں بڑھ جاتا ہے اور اس صفائی شروع ہو جاتی ہے جو خون پانی اور چھیچھڑوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

چونکہ ماہواری کے دنوں میں عضلاتی تحریک خصوصاً رحم کے عضلات میں سوزش و تحریک ہوتی ہے اس لئے رحم سے خون بہنے لگتا ہے جس میں رحم کے اندر کے فضلات مل کر خارج ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔

خون حیض کیوں آتا ہے:- زمانہ قدیم میں لوگوں کا خیال تھا کہ عورت پر چاند ستار

گا ہر ماہ اثر پڑتا ہے۔

بعض حکماء کا خیال تھا کہ عورت کے جسم میں غلبہ برودت سے فضلات بدن اچھی طرح خارج نہیں ہوئے۔ بلکہ کچھ نہ کچھ جسم میں جمع ہوتے رہتے ہیں جنکو طبیعت ہر ماہ لبشکل حیض خارج کرتی ہے لیکن اس حقیقت کو بھی تسلیم کرنا پڑا کہ خون حیض لڑکی کے جوان اور بالغ ہونے کی علامت ہے

ایک اور سوال

یہاں ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ خصیۃ الرحم اور رحم تو لڑکی کی پیدائش سے ہی اس کے جسم میں موجود ہوتے ہیں۔ شروع زندگی ہی سے خون حیض کیوں نہیں آتا۔

جواب

قارئین اس سوال کا جواب یہ ہے کہ جسم انسان میں اللہ تعالیٰ نے بعض اعضا ایسے ودیعت کئے ہیں کہ وہ مرد ہو یا عورت جب تک جوان نہ ہو۔ کام شروع نہیں کرتے۔ البتہ اس دوران وہ اپنی نشوونما مکمل کرتے رہتے ہیں۔ جب نشوونما مکمل ہو جاتی ہے تو وہ اعضا اپنی ذمہ داریاں پوری کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

مثلاً جوان لڑکیوں میں خصیۃ الرحم بیضہ انثیٰ اور ایک خاص رطوبت جسے عورت کی منی کہا جاتا ہے بنانا شروع کر دیتے ہیں۔

رحم ہر ماہ خون حیض خارج کرتا ہے

عورتوں کے پستان بچہ پیدا ہونے سے قبل دودھ بنانا شروع کر دیتے ہیں جب بچہ پیدا ہو تو اس کے لئے غذائی مشکلات پیش نہ آئیں۔

اس کے برعکس نوجوان مردوں میں خصیے منی بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ جو اوعیہ منی (خزانہ منی)، میں جمع ہوتی رہتی ہیں جس میں خمیر پڑ کر جراثیم منویہ پیدا ہو جاتے ہیں۔

یہی منی عضو تناسل میں انتشار کے ذریعہ خارج ہونے لگتی ہے

اگر خواب میں منی خارج ہو تو احتلام کہتے ہیں اور اگر ہمبستری سے منی خارج ہو تو انزال کہتے ہیں۔

مردوں عورتوں میں یہ اعمال اس وقت شروع ہوتے ہیں جب ان کے جنسی اعضا نشو و نما پا لیتے ہیں۔ البتہ جوانی سے پہلے چونکہ ان اعضا کی نشو و نما نامکمل ہوتی ہے اس لئے یہ اپنا کام شروع نہیں کرتے۔

جب مکمل نشو و نما حاصل کر لیتے ہیں تو نہ صرف حیض یا احتلام آنے لگتا ہے بلکہ اپنے ہم شکل نوع بھی پیدا کرنے لگتے ہیں تاکہ نہ صرف اس کی نوع قائم رہ سکے بلکہ پہلے سے پھلتی پھولتی رہے۔

خون حیض پر اہم اعتراض

بعض محققین حیض میں خارج ہونے والے خون کو اصلی خون تسلیم نہیں کرتے وہ یہ تردد پیش کرتے ہیں کہ خالص خون شریانوں وریدوں سے نکلتے ہی منجمد ہو جایا کرتا ہے لیکن ماہواری کا خون منجمد نہیں ہوتا

خون حیض نہ جمنے کی وجہ

ڈاکٹر کیپٹن مس شمیم خواجہ اور ڈاکٹر اختر حسین اپنی شہرہ آفاق کتاب مرد و انفری کے صہ ۴۹ پر تحریر کرتے ہیں کہ جیسے ہی حیض کا خون غشا رحم کے تیار ہونے پر عروق شعریہ سے خارج ہوتا ہے فوراً لوتھڑے کی شکل اختیار کر لیتا ہے چنانچہ حیض شروع ہونے کے ایک دو گھنٹہ بعد اگر رحم کی حالت کو دیکھا جائے تو وہاں پر منجمد خون کے لوتھڑے بکثرت دکھائی دیں گے یہ لوتھڑے بھی رحم کی گلٹیوں سے خارج خمیر ٹرپسین TRYCIN یا تھرامبولائی سین THROMBOLYCIN کی وجہ سے تحلیل ہو جاتے ہیں اور سیال صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

س خارج شدہ خون میں فائبرین یا فائبرنوجین
وجود نہیں ہوتی جو ریشہ دار صورت اختیار کرکے لوتھڑے کی صورت پیدا کرے. اس مخاطی
وبت ۲۲٪ فیصد اور چونے کے اجزاء بکثرت ہوتے ہیں.

علاوہ ازیں آئیڈین کے کچھ اجزاء اور تیزاب شیرہ LACTIC ACID بھی
ی موجود ہوتا ہے، جو خون کو جمنے نہیں دیتا.

ابتداء میں غشا مخاطی کے اجزاء زیادہ اور آخر میں معدوم ہو جاتے ہیں.
کسی عورت کا حیض منجمد لوتھڑوں کی صورت میں برآمد ہو تو یہ مرضی حالت ہے،،

قانون مفرد اعضا اور حیض کی حقیقت

مندرجہ بالا تحریر میں حیض کی حقیقت بھی بیان کی گئی ہے اور اس کے نہ جمنے کی
وجوہات بھی بیان کی گئی ہیں.

جہاں تک حیض کی حقیقت بیان کی گئی ہے. اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حیض اصل
خون ہے جس کے ثبوت کے طور پر یہ دلیل دی گئی ہے کہ حیض شروع ہونے کے
دو گھنٹہ بعد اگر رحم کی حالت کو دیکھا جائے تو وہاں پر منجمد خون کے لوتھڑے بکثرت
پائے جائے تو وہاں پر دکھائی دیں گے

اس کے برعکس مضمون کے آخر میں اسی حقیقت کی نفی ان الفاظ میں کی جارہی ہے،
اگر کسی عورت کا حیض منجمد لوتھڑوں کی صورت میں برآمد ہو تو یہ مرضی حالت ہے.

قارئین قانون مفرد اعضاء رحم سے خون نما مادے کو جو بصورت حیض عورت کو ہر ماہ
آ کرتا ہے. اصلی خون تسلیم نہیں ہے بلکہ یہ تو رحم کے اندر کے فضلات ہیں جو سیاہی
ل سرخ رنگ اختیار کر کے خارج ہوا کرتے ہیں اسی وجہ سے ان میں انجماد واقع نہیں ہوتا

قارئین پھر ذہن نشین کر لیں حیض رحم اور خصیتہ الرحم وغیرہ کے فضلات کا مجموعہ ہے خ
خون نہیں ہے۔ کیونکہ حیض جب کھل کر مسلسل چھ دن آتا ہے تو ایسی عورت خوش قسمت کہ
ہے اور اس کی نہ صرف صحت قابل رشک ہوتی ہے بلکہ وہ اپنی ہم مثل بھی پیدا کرتی ہے۔
اس کے برعکس اگر خالص خون کم مقدار میں بھی آئے تو وہ نہ صرف لوتھڑوں کی صورت
خارج ہوتا ہے بلکہ ایسی عورت کمزور ناتواں ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی ہم مثل بھی پیدا نہیں
ایسی عورت بدقسمت کہلاتی ہے۔

میں تو کہا کرتا ہوں کہ حیض رحم کا پاخانہ ہے جو ہر ماہ آیا کرتا ہے جس طرح عورت کے
کے فضلات اگر روزانہ کھل کر بافراغت آتے رہیں تو جسم ہلکا پھلکا اور چست رہتا ہے
صحت بھی قابل رشک بن جاتی ہے۔

یہاں اس نقطہ کو بھی ذہن نشین کر لیں۔ جسم انسان کے کسی بھی طبعی راستہ مثل
کان، منہ، مقعد، احلیل، رحم یا جلد وغیرہ سے ایسے فاضل مادے اخراج پایا کر
جن کی جسم کو ضرورت نہیں ہے چونکہ جسم کے لئے ایسے مادے فضول اور فا
ہیں اس لئے انہیں عرف عام میں فضلات کہا جاتا ہے۔

لہذا رحم سے خارج ہونے والے مادے کو خالص خون قرار نہیں دے سک
کیونکہ خالص خون فضلہ نہیں ہے۔ جبکہ رحم سے نکلنے والے مادے کو گندہ اور
مادہ کہا جاتا ہے۔ پلید اور ناپاک حالت میں مرد کے لئے عورت کے پاس جانا منع
یہ امر بھی ذہن نشین کر لیں کہ رحم سے خارج ہونے والا مادہ زیادہ تر عضلات
سے خارج ہوتا ہے اس لئے اس کا رنگ بھی سرخی مائل ہوتا ہے چونکہ اس کا
سرخی مائل ہوتا ہے اس لئے اسے خون حیض کہا جاتا ہے

ض کا دورانیہ

تندرست عورتوں میں حیض کا دورہ اٹھائیس روز کے بعد ہر ماہ ہوا کرتا ہے ۔ البتہ بعض عورتوں کو ۲۴ روز بعد
ض کو ۳۲ روز بعد بھی آیا کرتا ہے ۔ اگر یہ سلسلہ باقاعدہ رہے تو مرض میں شمار نہیں
تا ۔ مثلاً جس عورت کو ۲۴ روز بعد آتا ہے تو اسے ہر ماہ ۲۴ روز بعد ہی آنا چاہیئے
ہو کہ کبھی ۲۴ روز بعد آیا کبھی ۲۸ روز بعد اور کبھی ۳۲ روز بعد ۔

ت حیض

عام طور تندرست عورتوں کو ۴ دن سے چھ دن حیض آیا کرتا ہے اور یہ سلسلہ ۴۵ سال سے ۵۰ سال تک اکثر قائم رہتا ہے
ں دوران اسے اولاد ہوا کرتی ہے ۔ ۴۵ سال بعد اکثر خون حیض بند ہو جایا کرتا ہے
س سے اولاد ہونا بھی بند ہو جاتی ہے ۔ اسے سن یاس یا ناامیدی کا زمانہ بھی کہتے ہیں

ض کے دوران رحم کے تغیرات

حیض شروع ہونے سے پہلے عضلات رحم میں دوران خون بڑھ جاتا ہے ۔
م کے غدد پھول جاتے ہیں جس وجہ سے رحم کی غشا مخاطی تقریباً دوگنا
ہو جاتی ہے جو دوران حیض مردہ ہو کر جھڑنے اور دبلا ہونے لگتی ہے ۔
یض میں غشا مخاطی کے مردہ حصے اور بڑھے ہوئے غدد کے اجزا خارج
ے ہیں ۔ حقیقت میں اسی قسم کے مواد کا نام حیض ہے ۔

داشت

جیسے ہی ۴، ۵ روز میں غلیظ مواد خارج ہو جاتا ہے تو پھر معمولی رطوبت خارج ہو کر رحم میں دوران خون بھی کم ہو جاتا ہے
م کی غشا مخاطی بھی دھل کر صاف ستھری ہو جاتی ہے
ب حمل قائم ہو جاتا ہے تو حیض آنا بند ہو جاتا ہے لیکن عورت کے معدہ دل
ے چکرا جاتے ہیں چنانچہ بھوک صحیح نہیں لگتی اکثر بدہضمی رہنے لگتی ہے ۔

بعض اوقات کوئی شے بھی حاملہ کھائے تے میں نکل جاتی ہے - اس طرح
پریشان رہتے لگتی ہے ۔

حیض کا زمانہ

ہند پاکستان کی نوجوان لڑکیوں کو عام طور پر ۱۴ سے ۱۶ سال کی عمر
شروع ہو جاتا ہے ۔

لیکن آب ہوا - زیادہ مرغن اغذیہ کا استعمال، خاندانی ماحول، طرز زندگی، جنسی ماحول خصوصاً جہاں نوجوان لڑکے لڑکیوں کا آزادانہ میل جول مخلوط تعلیم وغیرہ عصبی مراکز کو ہیجان میں لاتے رہتے ہوں۔

اس کے علاوہ شہری لڑکیوں کو دیہاتی لڑکیوں کی نسبت حیض جلد ہوتا ہے ۔

بنگلہ دیش اور بنگال کی آب ہوا میں اکثر نو سال میں ہی حیض شروع اس کے برعکس یورپ جیسے سرد ممالک میں اکثر ۲۰، ۲۲ سال میں حیض شروع

اس کے علاوہ عیش وعشرت کی زندگی بسر کرنے - سینما یا تھیٹر دیکھنے عشقیہ قصے کہانیاں پڑھنے والی لڑکیوں کو حیض جلد آیا کرتا ہے ۔

حیض سے جسمانی تبدیلیاں

جونہی نوجوان لڑکیوں کو حیض آنا شروع ہو تو ان کے جسم میں اکثر کئی اہم تبدیلیاں آ

مثلاً لڑکی کے جنسی اعضاء میں سکڑنے اور پھیلنے کی حالت ہونے لگتی اور یہ بالکل لڑکوں کی طرح ہوتی ہے جس طرح انتشار سے عضو تناسل بڑھ اور انتشار ختم ہوتے ہی پہلی حالت پر آجاتا ہے ۔

بالکل یہی صورت لڑکیوں کے جنسی اعضاء میں جنسی ہیجان کے وقت ہوا کرتی ہے
اس کے علاوہ سب سے اہم اور ظاہری علامت لڑکیوں کے پستان بڑھنے کی ہے
جن سے لڑکی کا جسم و سینہ بھر جاتا ہے اور اس کی خوبصورتی دوچند ہو جاتی ہے
علاوہ ازیں پیڈو واندام نہانی کے اوپر کی بلندی جسے جبل الزہرہ کہتے ہیں پر بال
پیدا ہو جاتے ہیں۔ مندرجہ بالا جسمانی تبدیلیاں اس امر کا اظہار کر رہی ہوتی ہیں کہ اب
لڑکی جوان ہے اور وہ بچہ جننے کے قابل ہے

حیض کی مقدار

عام طور پر تندرست نوجوان لڑکی کو ۲ سے ۴ اونس یا ایک
چھٹانک سے دو چھٹانک تک حیض آیا کرتا ہے۔

حیض شروع میں سیاہی مائل سرخ درمیان میں گہرا سرخ اور آخر میں پھیکا ہو جاتا ہے
اسی طرح پہلے روز کم آتا ہے۔ دوسرے تیسرے روز خوب کثرت سے آتا ہے۔
لیکن چار یا پانچ روز بعد کم ہو کر بند ہو جاتا ہے

حیض کے دوران حفظ ماتقدم

جس لڑکی یا عورت کو حیض شروع ہوا سے سردی سے بچنا چاہیے بلکہ ٹھنڈے
شربات نہیں استعمال کرنے چاہیئے۔ غسل بھی گرم پانی سے کرنا چاہیئے ورنہ بعض دفعہ
اچانک حیض رک کر رحم میں شدید درد ہونے لگتا ہے۔
دورانِ حیض لڑکیوں کو گندہ مواد جذب کرنے والی گدیاں (سینٹری پیڈ) استعمال کرنی چاہئیں
جب وہ حیض سے تر ہو جائیں تو بدل دینی چاہییں۔
جو گندہ مواد جذب کرنے والی گدیاں استعمال کرتی ہوں وہ صاف ستھری ہونی چاہئیں
ورنہ کسی بیماری میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے

یادداشت

چونکہ حیض میں خارج ہونے والا مادہ زیادہ تر عضلات و غدد
رطوبات پر مشتمل ہوتا ہے اور اس میں تیزابی مادے کثرت
سے ہوتے ہیں۔ لہذا ان میں اکثر جراثیم ہلاک ہوتے ہیں۔

حیض میں بے قاعدگی

جیسا کہ میں اوپر تحریر کر چکا ہوں کہ حیض رحم و خصیتہ الرحم کے
فضلات کا مجموعہ ہے اور اسے رحم کا پاخانہ قرار دیا جا سکتا
جس طرح پاخانہ کھل کر آئے تو صحت کی علامت ہے۔ لیکن اگر پاخانہ بے قاعدہ آئے
یعنی پاخانہ زیادہ آئے یا تھوڑا تھوڑا تکلیف سے آئے یا سدوں کی وجہ سے کئی کئی دن
بعد قبض سے آئے تو بیماری کی علامت ہے بالکل اسی طرح حیض کا کھل کر نہ آنا یا
کثرت سے آنا یا تھوڑا تھوڑا تکلیف سے آنا یا بند ہو جانا حیض کی بے قاعدگی میں شامل ہے
جس سے عورت کئی تکلیفوں میں مبتلا ہو جانے کے ساتھ ساتھ اولاد جیسی نعمت سے
بھی محروم ہو جاتی ہے۔ لہذا حیض کی بے قاعدگی کا سدباب شروع ہی میں کرنا چاہیے
تاکہ زندگی پر لطف رہے اور عورت اپنا مقصد زندگی حاصل کرتی رہے۔

حیض کا تھوڑا یا کم آنا

اکثر نوجوان لڑکیاں شرم حیا کی پیکر ہونے کی وجہ سے
اپنی حیض کی بے قاعدگی کے بارے میں اپنی نند یا
ساس اور دائی وغیرہ کو آگاہ نہیں کرتیں حتیٰ کہ شادی کو کئی سال گذر جاتے ہیں
اور اولاد جیسی نعمت کو دیکھنے کے لئے ترستے لگتی ہے گھر میں اداسی اور مایوسی
چھا جاتی ہے، ہر کوئی پوچھنے لگتا ہے کہ اولاد نہ ہونے کی وجہ ہے، مرد و عورت
میں سے کون بیمار ہے۔ ان کا علاج کیوں نہیں کیا جاتا ہے تب جا کر ایسی لڑکی
اپنے خفیہ حالات بتاتی ہیں۔ کہ مجھے حیض بہت تھوڑا آتا ہے لیکن کسی قسم کی تکلیف
نہیں ہوتی۔ کوئی کہتی ہے کہ مجھے حیض کم بھی آتا ہے لیکن ماہواری کے دوران شدید

درد ہوتا ہے اور خون حیض قطرہ قطرہ آتا ہے

حیض کے تھوڑا یا کم آنے میں

تشخیصی غلط فہمیاں

قارئین ہر عورت کے ذہن میں ایک ہی حقیقت گردش کر رہی ہوتی ہے کہ اسے خون حیض کھل کر نہیں آتا بلکہ تھوڑا تھوڑا آتا ہے اگر کھل کر آجائے تو میں ٹھیک ہو جاؤں۔

اس کی اس تکلیف کے رفع کرنے میں دائی یا معالج حضرات اصل سبب تلاش کرنے کی بجائے یعنی صحیح تشخیص کرنے کی بجائے خون حیض زیادہ لانے کی غذا دوا تجویز کر دیتے ہیں جس سے اکثر تکلیف ہو جایا کرتی ہے

حیض کم آنے کے دو بڑے سبب

قارئین حیض دو وجوہات سے اکثر کم آیا کرتا ہے۔

۱) رطوبات کی کثرت اور اعصابی تحریک کی شدت۔

۲) صفرا و حرارت کی کثرت اور رحم کے غدد و غشا مخاطی میں تحریک و سوزش اور رطوبات کی کثرت سے خون حیض کی کمی۔

قارئین جب رطوبات کی کثرت اور اعصابی تحریک زوروں پر ہو جائے تو اکثر حیض بہت ہی کم اور بغیر تکلیف سے آتا ہے بلکہ بعض دفعہ نشان تک بھی نہیں لگتا یہاں اگر غور سے دیکھیں ـــــــ تو پتہ چلتا ہے کہ حقیقت میں رطوبات جسم بڑھ کر جسم میں خون کی ہی کمی ہو جایا کرتی ہے جس سے رحم کے عضلات میں تسکین ہو جاتی ہے لہذا وہاں سے فضلات رحم بھی خارج نہیں ہوتے۔

اس لیے حیض کم یا نہیں آیا کرتا۔ اگر عضلات جسم و رحم میں تحریک پیدا کر دیں تو حیض آنے لگتا ہے

غدی سوزش اور صفرا و حرارت کی وجہ سے حیض کی کمی

قارئین جب عورت کے خون میں حرارت و صفرا بڑھ جاتے ہیں اور عضلات میں تحلیل شروع ہو جاتی ہے اس وقت بھی حیض کم آتا ہے لیکن شدید تکلیف سے تھوڑا تھوڑا آیا کرتا ہے۔
میں تو ایسی حالت کو جبکہ خون حیض درد تکلیف سے تھوڑا تھوڑا آئے رحم کی ہیجش قرار دیتا ہوں اور اس حالت کا وہی علاج جس سے ہیجش کو آرام آ جاتا ہے کرتا ہوں۔ اس سے رحم کی غشا مخاطی کی سوزش بھی رفع ہو جاتی ہے اور دوسرے تیسرے ماہ سوزش ختم ہو کر حیض بھی کھل کر آنے لگتا ہے۔

کثرت حیض

جہاں حیض کی کمی عورت کے لیے پریشانیوں کا سبب ہے وہاں کثرت حیض بھی نہ صرف عورت کو پریشان کمزور ناتواں کر دیتا ہے بلکہ بعض دفعہ کثرت حیض سے عورت ہلاک ہو جایا کرتی ہے

کثرت حیض اور اصلی حیض میں فرق

قارئین جیسا کہ اوپر کے صفحات میں بتایا جا چکا ہے کہ اصلی حیض رحم خصیۃ الرحم کے فضلات ہیں جن کے اخراج سے عورت کا جسم ہلکا پھلکا اور چاک و چوبند ہو

ے ساتھ ساتھ اپنی مثل و نوع بھی پیدا کرنے کے قابل ہوتا ہے ۔
س کے برعکس کثرت حیض کے وقت رحم کے اندر سوزش عضلات سے شریانیں
ت جاتی ہیں جن سے جریان خون ہونے لگتا ہے شروع میں تو فضلات رحم
ساتھ خارج ہوتے ہیں لیکن پھر خالص خون خارج ہونے لگتا ہے مریضہ جب کھڑی
ں ہے تو اکثر بڑے بڑے خون کے لوتھڑے خارج ہوتے ہیں جن سے عورت نہ صرف
اتی ہے بلکہ کمزور ہونے سے اکثر غش کھا کر گر پڑتی ہے چکر آتے ہیں اگر
سریان خون بند نہ ہو تو موت واقع ہو جاتی ہے ۔

عورت کی زندگی کے تین زمانے

ہر عورت اس کائنات میں زیادہ سے زیادہ اپنی زندگی کے تین زمانے گزارتی ہے
پہلا زمانہ جو پیدائش سے حیض شروع ہونے تک کا زمانہ ہوتا ہے ۔
سرا دور بچپن کا زمانہ کہلاتا ہے جو بارہ سال سے بائیس پچیس سال تک ہوتا ہے
یض شروع ہونے سے ۴۵ یا پچاس سال تک کا زمانہ امیدوں بہاروں اور خوشیوں
کہلاتا ہے ۔
اکثر عورتوں کو ۴۵ تا پچاس سال کی عمر میں حیض بند ہو جاتا ہے اس کے بعد سن یاس
میدی کا کہلاتا ہے

ناامیدی یا سنّ یاس

وہ زمانہ ہے جس میں عورت کو حیض آنا بند ہو جاتا ہے اسے طب میں سن یاس
ر عام میں ناامیدی کا زمانہ کہتے ہیں ۔

کیونکہ اب عورت امیدوار یا حاملہ نہیں ہو سکتی اور بچہ پیدا نہیں کر سکتی۔ جب حیض آنا بند ہو جاتا ہے تو رحم کے عضلات سکڑ جاتے ہیں۔ خصیۃ الرحم میں بیضے بننا بند ہیں۔ رحم کی غشا مخاطی بھی کام چھوڑ دیتی ہے اور لچک کر طبقات رحم سے چمٹ جاتی ہے اس میں تحریک اور موٹا پتلا ہونے کی صفت ختم ہو جاتی ہے نہ ہی بچہ کے لئے کسی قسم کے غذائی اجزاء ان سے ترشح پاتے ہیں۔

یادداشت یاد رکھیں کہ سن یاس شروع ہونے سے عورت کی صحت پر کوئی خاص بد اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ جب سن یاس شروع ہونے لگتا ہے یعنی حیض بند ہونا ہوتا ہے تو اول حیض میں بے قاعدگی ہو جاتی ہے کسی ماہ برائے نام آتا ہے۔ کسی ماہ کثرت سے آنے لگتا ہے، کبھی کئی کئی ماہ آتا نہیں پھر تھوڑا تھوڑا ہر ماہ کم آنے لگتا ہے آخر کار بند ہو جاتا ہے۔

بندشِ حیض، یا حیض کم آنا

جیسا کہ اوپر اعصابی سوزش اور رطوبات سے کمی خون کے متعلق تحریر کر چکا ہوں یہاں اس کے علاج کے بارے حقائق اور غذا دوا تحریر کر رہا ہوں تاکہ معالج علاج کر سکے۔

بندشِ حیض

تعارف:۔ جیسا کہ نام سے واضح ہے حیض نہ آنا، یا کچھ عرصہ کے لئے آ کر بند ہو جانا، بندشِ حیض کہلاتا ہے

اسباب:۔ دوران حمل، دوران رضاعت یعنی دودھ پلانے کا زمانہ۔ سن

دہ بکارت میں خلقی سوراخ نہ ہونا، طسیم شحیم ہونا، کمی خون، ضعف وکمزوری،
سیلان الرحم جسے عرف عام میں لیکوریا کہتے ہیں، ایام حیض میں سردی لگنا، یا بارش وغیرہ
سے بھگنا، رحم کے اعصاب میں سوزش و تحریک۔

علامات:۔ ہر نوجوان لڑکی کو حیض ماہ بہ ماہ آنا ضروری ہے اگر شروع ہی سے نہ آئے
کوئی خلقی سبب ہوسکتا ہے۔ یعنی رحم کا منہ بند ہو۔

ایسی صورت میں پیڑو وغیرہ میں جسے عورتیں نلوں کا درد کہا کرتی ہیں درد ہوا کرتا ہے۔
طسیم شحیم عورتوں کو بھی خون نہیں آیا کرتا۔ ان کی جسم میں رطوبات و چربی جمع ہو کر کمی خون
کر کمی ہو جاتی ہے اور حیض بند ہو جاتا ہے۔ ایسی عورتیں چند قدم بھی چلیں
میں دم چڑھنے لگتا ہے چکر آتے ہیں دل ڈوبتا ہے۔

جب کسی بیماری کی وجہ سے کمزوری اور کمی خون ہو جائے تو اصل بیماری اور
سبب تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

جب سردی لگنے سے یا بھیگنے سے حیض بند ہو تو پہلے تھوڑا حیض آتا ہے
پھر بند ہو جاتا ہے۔ بعض عورتیں جنہیں کمی خون نہ ہو اور کسی سبب سے حیض
بند ہو جائے تو انہیں اکثر منہ یا ناک سے خون آیا کرتا ہے جسے اطباء روگ عوضی
قائم مقامی حیض کہتے ہیں۔

علاج:۔ بندش حیض کا علاج اس وقت کیا جاتا ہے جس وقت اس کے
نہ آنے سے نقصان ہونے کا اندیشہ ہو۔

مثلاً عورت کی پیدائش کا اصل مقصد اپنی نوع ونسل قائم دائم رکھنا ہے اگر حیض نہ آیا
اور رحم کی صفائی نہ ہوئی تو اولاد پیدا نہ ہوگی یا اس کی نوع ونسل نہیں بڑھے گی۔
حیض آتے ہی جسم ہلکا پھلکا اور تحریکات جماع بڑھتی ہیں اور قائم رہتی ہیں۔

جس سے اسے جسمانی سکون حاصل ہوتا ہے

اس کے برعکس جب حیض نہ آنے سے نقصان ہونے کا اندیشہ ہو بلکہ دائم

ہو تو جاری کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے

مثلاً جب حمل ہو جائے تو حیض بند رہنا بہتر ہے۔ اسی طرح دودھ پلانے

کے زمانہ میں بھی حیض بند رہے تو اچھا ہے ورنہ بچہ کے لئے دودھ میں کمی ہو جا

کیونکہ حکماء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ حمل کے دوران حیض رحم میں بچہ کی ضروریات پور

کرتا ہے مثلاً اس سے آنول بنتی ہے، رحم کی غشائے مخاطی بڑھ کر بچہ کے لئے اسفنج نما

بستر بناتی ہے۔

دودھ پلانے کے زمانہ میں رحم کے فضلات نہیں بنتے بلکہ ان کی جگہ دود

بنتا ہے جو بچہ کے لئے ضروری ہے۔

رحم میں کوئی خلقی سبب معلوم ہو تو اسے عمل جراحی سے درست ک

پڑے گا اس مقصد کے لئے کسی جراح سے رابطہ ضروری ہے۔

اگر مریضہ جسیم شحیم یعنی موٹی تازی ہے اور اسے حیض نہیں آرہا لہٰذا اس ک

بارے میں اس بات کا فیصلہ کریں کہ اس میں خون کی کمی تو نہیں اس میں طاقت جسمانی

یا نہیں۔ یعنی کام کاج کرتے دم تو نہیں چڑھتا۔ چکر تو نہیں آتے۔ کثرت بول کی مر

تو نہیں۔ ہو سکتا ہے اسے لیکوریا بھی ہو۔ اگر ان باتوں کا جواب اثبات میں ہو تو ا

کمی خون کی مریضہ سمجھیں۔

سردی کی وجہ سے حیض بند ہوا ہو تو پیڑو، رحم پر ٹکور کرائیں۔ مریضہ کو گرم پانی ک

ٹب میں بٹھائیں، انڈے گرم گرم قہوہ لونگ دارچینی پلانا چاہیئے اگر حیض بند ہو گیا

تو اس کا علاج کریں۔

اگر حیض بند ہونے کا کوئی سبب معلوم نہ ہو تو خون ۔ قارورہ وغیرہ ٹیسٹ کرائیں ،
گر خون ٹیسٹ کرانے سے تیزابیت کی کمی اور الکلی وکھاری کی زیادتی ثابت ہو تو
ن میں تیزابیت پیدا کرنے اور بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔

قانون مفرد اعضا اور بندش حیض

قارئین قانون مفرد اعضا حیض آنے یا نہ آنے کے بارے میں ایک اہم
انون پیش کرتا ہے ۔

مثلاً جب خون حیض درست یا کثرت سے آتا ہے تو ایسی عورت کے رحم کے عضلات
یں تحریک و تقویت ہوتی ہے ۔ رطوبات کی کمی ہوتی ہے ۔

اس کے برعکس جب حیض بند ہو یا بغیر تکلیف کے بہت ہی تھوڑا آتا ہے ۔
و اس وقت ایسی عورت کے رحم کے اعصاب میں تیزی و تحریک ہوتی ہے ۔
طوبات کی کثرت ہوتی ہے اور عضلات رحم میں سکون ہوتا ہے ۔

علاج کے لئے قانون مفرد اعضا معالجین کو حکم دیتا ہے کہ جب کسی عورت کو
یض اعصابی تحریک سے بند ہو تو اسے عضلاتی تحریک کی غذا دوا دیں تاکہ رطوبات
تم ہو کر نہ صرف خون کی کمی دور ہو جائے ۔ بلکہ حیض بھی جاری ہو ۔

مجربات بندش حیض

ا الشافی :۔ مصبر ، سہاگہ بریاں ، افسنتین ، ہلیلہ سیاہ بریان

۱ تولہ ۲ تولہ ۴ تولہ ۸

تمام ادویہ کو باریک کر کے حب بقدر نخود تیار کر لیں ۔ ایک ایک گولی دن میں تین بار ،

اگر قبض ہو تو دو دو گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ ۴ عدد، دار چینی ۱ ماشہ پلائیں

ھوالشافی :۔ مرمکی، گوگل، دمقل ازرق) ایلوا، حنظل، ہر ایک ہم وزن

حب بقدر نخود تیار کر لیں، ایک ایک گولی دن میں تین بار۔

جب حیض رطوبات کی کثرت سے بند ہو اور قبض ہو تو اس نسخہ کو استعمال کریں

انشاء اللہ مدتوں کا بند حیض جاری ہو جاتا ہے

دیگر ھوالشافی :۔ جند بدستر، مرمکی، زعفران،

۲ تولہ ۴ تولہ ۱ تولہ

تمام ادویہ باریک پیس کر حب بقدر نخود بنالیں، ایک ایک گولی دن میں تین

ہمراہ قہوہ۔

اگر حیض رطوبات کی کثرت اور لیکوریا سے بند ہو تو یہ نسخہ جات استعمال کریں

انشاء اللہ جلد حیض جاری ہوگا۔

ھوالشافی :۔ کاٹھی سپاری، مازو، موچرس، گل انار، پھٹکڑی، ہر ایک ہم وزن

مقدار خوراک :۔ نصف ماشہ سے دو ماشہ صبح، دوپہر، شام ہمراہ تازہ پانی یا ...

نوٹ :۔ اس نسخہ کا سفوف بمقدار نصف تولہ لے کر پوٹلی باندھ کر رات کو ...

نہانی میں رکھا دیں۔ انشاء اللہ نہ صرف لیکوریا بند ہوگا بلکہ حیض جاری ہو جائے گا ...

کی فراخی بھی دور ہو جائے گی اور بصورت باکرہ ہو جائے گی۔

مجربات قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا سے

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے مدر حیض نسخہ جات عضلاتی اعصابی یا

عضلاتی غدی ہیں۔ جو یہ ہیں۔

عضلاتی اعصابی ملیّن

ھوالشافی :۔ آملہ ، کرنجو ، بلیلہ سیاہ بریان ، پھٹکڑی بریاں ،
۱تولہ ۱تولہ ۴تولہ ۲تولہ

تمام ادویہ باریک پیس کر حب بقدر نخود تیار کریں ، ۲،۲ گولی دن میں تین بار ، ہمراہ تازہ پانی یا قہوہ ،

نوٹ :۔ اگر مریضہ کو قبض شدید ہو ۔ درعضلاتی اعصابی ملین سے رفع نہ ہو تو عضلاتی اعصابی مسہل جو مندرجہ بالا نسخہ میں ہڑ جلابہ ۸ تولہ ملانے سے بن جاتا ہے ۔

افعال اثرات عضلاتی اعصابی ہیں ، عضلات و قلب کو کیمیائی طور پر تحریک دیکر فاضل رطوبات کو ختم کرتا ہے ۔ کمی خون رفع کر کے جسم کو سرخ اور چست بنا دیتا ہے ۔ ایسی عورتیں جنہیں رطوبات کی کثرت اور اعصابی تحریک سے کمی خون اور بندش حیض ہو اس کے استعمال سے رطوبات ختم ہو جاتی ہیں جسم سرخ ہو جاتا ہے اور حیض جاری ہو جاتا ہے

عضلاتی غدی ملیّن

ھوالشافی :۔ لونگ ، دارچینی ، جلوتری ے ، مصبر
۱تولہ ۱تولہ ۱تولہ ۳تولہ

افعال اثرات عضلاتی غدری ہیں ، عضلات و قلب کو تحریک دینے کی بہترین دوا ہے ، نزلہ ، کھانسی ، زکام ، دمہ ، شوگر ۔ تسکین قلب اور بندش حیض کے لئے بے حد مفید ہے ، نہایت اعلیٰ درجہ کا قبض کشا

نسخہ ہے ، بادی بواسیر کے لئے تریاق ہے ، مدتوں کا رکا ہوا حیض چند ہفتوں میں جاری کرتا ہے

عسرالطمث، یا تنگیِ حیض

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
دشواری حیض	عسرالطمث ،	ڈس مینوریا ، DYSMENORRHOEA

تعارف

حیض کی وہ حالت جس کے دوران رحم خصیۃ الرحم ، اور کمر میں درد شدید ہوتا ہے اور حیض برائے نام تنگی سے تھوڑا تھوڑا آتا ہے ۔

اسباب

رحم کی غشا مخاطی میں شدید سوزش اور ورم ہو جانا ، رحم میں خراش ، رحم کا اپنی جگہ سے ٹل جانا ،

علامات

حیض آنے سے چند دن پہلے پیڑو وغیرہ میں بوجھ گرانی اور کمر میں درد و کھچاؤ ہوتا ہے ، جی متلاتا ہے رحم میں ورم و سوزش سے بخار ہوتا ہے ، سر میں درد ہوتا ہے

پہلے روز خون حیض برائے نام آتا ہے دوسرے روز درد میں شدت ہو جاتی ہے ، رحم میں ٹھہر ٹھہر کر درد اٹھتا ہے اور درد کے ساتھ تھوڑا تھوڑا خون حیض بھی آتا ہے ۔ اس وقت رحم میں ہیجش کی سی حالت پیدا ہو جاتی ہے ۔

علاج

عسرالطمث یعنی حیض کا تکلیف سے و تنگی سے آنا ، رحم کی غشا مخاطی میں سوزش کے سبب ہوا کرتا ہے یعنی رحم میں غدی تحریک زوروں پر ہوتی ہے ۔

قانون مفرد اعضاء میں غدی سوزش و تحریک کا علاج اعصابی تحریک پیدا کر کے

کیا جاتا ہے ، لہذا جب یہ تصدیق ہو جاتے کہ واقعی حیض کی کمی و تنگی کا سبب غدی تحریک ہے تو اعصابی غدی یا زیادہ ضرورت ہو تو اعصابی عضلاتی نسخہ جات استعمال کرنے چاہیئے انشاء اللہ علاج شروع ہوتے ہیں جادو کی طرح آرام ظاہر ہوگا۔

ایک غلطی کا ازالہ

قارئین جس عورت کو تنگی حیض و قلت حیض کی تکلیف ہوتی ہے ۔ وہ جب بھی اپنے معالج کو ملتی ہے کہتی ہے کہ اگر میرا حیض کھل کر زیادہ مقدار میں آ جائے تو میں ٹھیک ہو سکتی ہوں ۔ کیونکہ جب پہلے حیض آیا کرتا تھا کھل کر آتا تھا اور بغیر تکلیف کے آیا کرتا تھا

معالج حضرات بھی اس کی مرضی کے مطابق حیض زیادہ لانے کی غذا دوا اور تدابیر کرتے ہیں یعنی مدر حیض ادویہ اغذیہ دیتے ہیں ، جو سب کی سب عضلاتی غدی یا غدی عضلاتی ادویہ ہوتی ہیں ، چونکہ رحم میں پہلے ہی غدد و غشا مخاطی میں تحریک و سوزش ہوتی ہے ۔ ایسے نسخہ جات بھی غدی تحریک بڑھانے والے ہوتے ہیں ۔ لہذا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عورت کو حیض پہلے سے بھی کم آنے لگتا ہے اور اکثر تکلیف بڑھ جاتی ہے ۔

قارئین پھر ذہن نشین کر لیں کہ عسر الطمث یا تنگی حیض کی حالت میں رحم میں غشا مخاطی شدید سوزش ناک ہوتی ہے جب تک سوزش کم یا ختم نہیں ہوگی حیض تکلیف سے ہی آئے گا لہذا علاج کا تقاضا ہے کہ رحم کے اندر سوزش کو تحلیل کرنے کی تدابیر و علاج کریں فوراً تکلیف رفع ہوگی

یادداشت قارئین یہاں اس نقطہ کو ذہن میں رکھیں کہ اور ایسی مریضہ کو بھی سمجھائیں کہ میرے علاج سے پہلے رحم کی سوزش رفع ہوگی جس کا ثبوت حیض کے دوران درد و تنگی کم ہوگی ، آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گی ۔

لیکن حیض پہلے سے بھی قدرے کم آئے گا۔ صرف ایک دو حیض کے دور پورے ہونے کے بعد حیض کھل کر اور بغیر تکلیف سے آنے لگے گا۔

لیکن اگر کمزوری اور کمی خون ہوئی تو آہستہ آہستہ خون پیدا ہو کر حیض بھی جلد پورا ہو جائے گا

مجربات برائے عسر الطمث

ھوالشافی ، ریوند خطائی، نوشادر، کشنیز خشک، اسگند ناگوری، ہر ایک ہم وزن۔

مقدار خوراک نصف ماشہ سے ۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ تازہ پانی گرم دودھ جس میں کچھ گھی دیسی ملایا گیا ہو۔

افعال اثرات اعصابی غدی ہیں۔ غدی سوزش جسم کے کسی بھی حصہ میں ہو کے لئے تریاق ہے،

عسر الطمث یا تنگی حیض کے لئے فوری اثر ہے۔

ھوالشافی :۔ میتھ، تخم گاجر، تخم سونف، تخم کاسنی، تخم مکو، ہر ایک ہم وزن، تمام ادویہ کو باریک کرلیں۔ ۱ ½

½ ۱ سے ۳ ماشہ مقدار میں گرم دودھ میں گھی ملا کر دن میں تین بار کھلائیں۔ اگر شربت بزوری سے پلائیں تو زیادہ فائدہ ہو گا۔

جوشاندہ برائے عسر الطمث

ھوالشافی، تخم کاسنی، تخم خربوزہ، تخم خیارین، خارخسک، دھکرہ، سونف ہر ایک ۵ ماشہ

سب کو گرم پانی میں بھگو دیں، صبح جوش دے کر چھان لیں، اور تین حصے کر لیں، ایک ایک حصہ شربت بزوری کے ساتھ پلائیں۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے مجربات

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے اعصابی عضلاتی اور اعصابی غدی نسخہ جات عسر الطمث کے رفع کرنے کے لئے بیحد مفید ہیں۔

اعصابی غدی

ھوالشافی: سہاگہ بریان، ست ملٹھی، ریوند خطائی، شیر عشر، سقمونیا،

سہاگہ بریان	ست ملٹھی	ریوند خطائی	شیر عشر	سقمونیا
۱ تولہ	۲ تولہ	۴ تولہ	½ تولہ	۱ تولہ

تمام ادویہ کو پیس کر شیر عشر میں تھوڑا تھوڑا کر کے ملائیں، حب بقدر نخود تیار کر لیں، ایک ایک گولی دن میں تین بار۔

افعال اثرات اعصابی غدی ہیں، غدی سوزش خصوصاً عسر الطمث جو رحم کی غشاء مخاطی کی سوزش سے ہوتی ہے کے لئے بہترین دوا ہے۔ اسی طرح پیچش، جلن، گھبراہٹ کے لئے مفید دوا ہے۔

بندشِ حیض

نام اردو	طبی نام	ڈاکٹری نام
حیض کا بند ہونا	احتباس حیض	AMENORRHEA

تعارف نوجوان عورتوں کو جو ہر ماہ حیض آیا کرتا ہے کسی وجہ سے بالکل آنا بند ہو جاتا ہے اسے بندش حیض کا نام دیتے ہیں۔

علامات:۔ ہر ماہ جو حیض آیا کرتا تھا اب نہیں آتا۔ مریضہ کا جسم بے ڈول اور پھولنا شروع ہو جاتا ہے، جسم پر چربی بھر جاتی ہے، رطوبات کثرت سے جمع ہو کر موٹاپا کا سبب بنتی ہیں، دم چڑھتا ہے، جسم کا رنگ سرخ ہونے کی بجائے سفیدی مائل، گورا، پھیکا ہو جاتا ہے۔ کمی خون نمایاں ہوتی ہے۔

بعض دفعہ سردی لگنے یا بھیگنے سے یکدم خون آنا بند ہو جاتا ہے۔

بعض عورتوں کو حیض تو نہیں آتا۔ لیکن ناک، منہ، معدہ یا پھیپھڑوں سے آنے لگتا ہے جسے عوضی یا قائم مقامی حیض بھی کہتے ہیں

اسباب:۔ عورت کا بلغمی یا صفراوی مزاج ہونا، رطوبات جسم بڑھ جانا، لحیم شحیم ہونا، کمی خون، سیلان الرحم، پردہ بکارت میں حلقی سوراخ ہی نہ ہونا۔

قانون مفرد اعضا اور بندش حیض کی حقیقت

قانون مفرد اعضا جب حیض آنے اور حیض کے بند ہونے کے متعلق اسباب بیان کرتا ہے تو اس کی متعلق ایک قانون پیش کرتا ہے جو یہ ہے کہ۔

جب حیض درست حالت میں آتا ہے تو عورت کے جسم خصوصاً رحم کے عضلات میں تحریک

خشکی اور رطوبات کی کمی ہوتی ہے۔

اس کے برعکس جب حیض بند ہو جاتا ہے تو عورت کے جسم میں خصوصاً اس رحم کے اعصاب میں تحریک، رطوبات کی کثرت ہوتی ہے۔

دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ جب خون حیض آتا ہے تو رطوبات کی کمی اور خشکی کی زیادتی ہوتی ہے۔ اور جب حیض بند ہوتا ہے تو رطوبات کی کثرت اور اور خشکی کی کمی ہو جاتی ہے لہذا بندش حیض کی تکلیف اس وقت ہوگی جب رطوبات کی کثرت ہوگی

علاج

قانون مفرد اعضا کی رُو سے بندش حیض کی مریضہ میں چونکہ رطوبات کی کثرت ہوتی ہے، لہذا حیض کھولنے کے لیے رطوبات کم کرنے والی غذا دوا کھلانی پڑے گی جنہیں قانون مفرد اعضاء میں عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی غذ یہ اور دوریہ کہتے ہیں کھلائی جائیں گی۔

جونہی رطوبات کی کمی ہوگی فوراً حیض جاری ہو جائے گا۔ اگر خون کی کمی ہوگی وہ بھی پوری ہو جائے گی

مجربات بندش حیض

حب مدر حیض :۔ ھوالشافی مصبر، ہیراکسیس، زعفران
۲ تولہ ۲ تولہ ۱ تولہ

ترکیب تیاری :۔ اول زعفران پیس لیں پھر ہیراکسیس اور مصبر پیس کر ملالیں

پانی کی مدد سے حب بقدر نخود تیار کریں۔

موقع استعمال حیض آنے کے دنوں میں ہفتہ قبل دو دو گولی دن تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی سے کھانے کی ہدایت کریں۔

غذا عضلاتی کھلائیں اللہ شفا دے گا۔

چند دنوں کے اندر اندر حیض کھل کر آنے لگے گا، اگر خون کی کمی ہوگی تو پہلے ماہ خون نہیں آئے گا۔ البتہ دوسرے ماہ بغیر تکلیف سے ذرا کم آئے گا تیسرے ماہ خون کھل کر آئے گا۔

یادداشت اس نسخہ میں مصبر شامل ہے جو جلاب آور بھی ہے اگر پاخانہ دو تین بار سے زیادہ پیچش کی صورت میں آنے لگے تو دو دن بند کر کے ایک ایک گولی صبح دوپہر شام کھلائیں پھر بغیر تکلیف حیض آنے لگے گا۔ قبض بھی رفع ہو جائے گی۔

ھوالشافی

جند بیدستر،	مرمکی،	دارچینی،
۱ تولہ	۲ تولہ	۱ تولہ

حب بقدر نخود بنالیں۔ ۲،۲ گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ ۸ عدد دارچینی

افعال اثرات:۔ عضلاتی غدی ہیں، بندش حیض میں بے حد مفید ہے۔

ھوالشافی

سنگھاڑا،	مصبر،	حنظل،	مرمکی،	ہینگ۔
۲ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۲ تولہ	۱ تولہ

تمام ادویہ باریک پیس کر محفوظ کریں، یا حب بقدر نخود بنالیں،
ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ، دارچینی،

افعال اثرات:۔ عضلاتی غدی مقوی ہیں، بے حد مقوی و محرک عضلات ہے

ریاح شکم ، درد پیٹ قبض کے لئے بے ضرر ہے ، مدتوں کا بندش حیض جاری ہو جاتا ہے ۔

یادداشت اگر سردی لگنے سے اچانک حیض بند ہو تو پیڈو پر ریت گرم سے ٹکور کرائیں ۔ گرم گرم چائے اور گوشت کا شوربا پلائیں ،

یادداشت قارئین اکثر ہمارے ذہن میں یہ بات سما چکی ہے کہ لحیم شحیم اور موٹی عورتیں اعصابی تحریک میں مبتلا ہوتی ہیں لیکن حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ عورتیں تو اکثر غدی تحریک سے موٹی ہوتی ہیں ۔ لہذا علاج لحیم شحیم کا نہ کریں بلکہ تحریک و مزاج معلوم کرکے علاج شروع کریں ، انشاء اللہ کبھی ناکامی نہیں ہوگی ،

جو نسخہ جات میں نے اوپر درج کئے ہیں وہ تقریباً اعصابی تحریک میں مبتلا عورتوں کے لئے مفید ہیں ۔ چاہے وہ پتلی دبلی ہوں چاہے لحیم شحیم ہوں سب کیلئے مفید ہیں ۔ جو عورتیں غدی تحریک کی وجہ سے لحیم شحیم ہوں ۔ یا غدی تحریک کی وجہ سے حیض کی بندش اور کمی خون میں مبتلا ہوں اور جنہیں حیض کے دنوں میں قدرے تکلیف ہوتی ہو تو یہ مجربات مفید ہیں ۔

غدی تحریک کی وجہ سے بندش حیض کیلئے مجربات

سفوف مدر حیض تخم کاسنی ، مغز خیارین ، مغز خربوزہ ، تخم گاجر ، ابہل ، ہر ایک ہم وزن ،

تمام ادویہ باریک پیس کر ۲، ۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ شربت بزوری یا عرق سے پلائیں۔

جوشاندہ مدر حیض ہوالشافی:۔ حب قرطم، گاؤ زبان، پرسیاؤشاں، تخم خربوزہ ہر ایک چھ چھ ماشہ ½ پاؤ پانی میں جوش دے کر چھان کر نصف صبح نصف شام پلائیں۔

ھوالشافی:۔ ریوند خطائی، قلمی شورہ، جوکھار، زیرہ سفید، ہر ایک تولہ تولہ، چینی حسب ضرورت،

مقدار خوراک:۔ تین سے چھ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ تازہ پانی،

غذا

غدی تحریک سے بند حیض کی مریضہ کے لئے یہ غذا مفید ہے

صبح:۔ مربہ گاجر، دودھ میں دیسی گھی کی جلیبیاں، قبض ہو تو گلقند،

دوپہر:۔ مولی، مونگرے، شلغم، گاجر، کدو، توری ٹینڈے، پیٹھا، کالی مرچ سے پکا کر کھلائیں۔

شام:۔ مربہ گاجر یا گلقند۔ اگر بھوک شدید ہو تو دوپہر کا سالن دیں۔

اعصابی تحریک سے بندش حیض کی مریضہ کے لئے غذا

صبح:۔ مربہ آملہ، مربہ ہریڑ، انڈا فرائی، یا بھنے چنے کھا کر قہوہ لونگ دارچینی،

دوپہر:۔ کوئی گوشت، ٹماٹر، بینگن، اچار چھوہارے، چنے کی دال مسری کی دال،

شام:۔ اگر شدید بھوک ہو تو دوپہر والا سالن کھلائیں، ورنہ مربہ آملہ یا بھنے چنے کھا کر قہوہ لونگ، دارچینی پلائیں۔

قرآن حکیم اور پیدائش انسانی

پیدائش انسان کے متعلق جو کچھ تحریر کر چکا ہوں وہ قرآن شریف کی اس آیت
مختصر تفسیر ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ
قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً
فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ
فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝

ترجمہ: اور تحقیق پیدا کیا ہم نے انسان کو سنی ہوئی مٹی سے۔ پھر رکھا ہم نے اس کو نطفہ بنا کر قرار گاہ رحم میں۔ پھر بنایا ہم نے اس نطفہ کو خون کی پھٹکی پھر بنایا ہم نے اس خون کی پھٹکی کو گوشت کا لوتھڑا۔ پھر بنایا ہم نے اس گوشت کے لوتھڑے کو ہڈیاں۔ پھر پہنایا ہم نے ان ہڈیوں کو گوشت۔ پھر پیدا کیا ہم نے اس کو نئی صورت میں۔ پس برکت والا ہے اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے

تشریح

سلالہ کے معنی ہیں خلاصہ پس سلالۃ من طین کے معنی ہیں خلاصہ گل یعنی مٹی

کا خلاصہ یا ستی ہوئی مٹی ۔

(۲) نطفہ کے معنی ہیں مرد کا مادہ تولید یہی مرد کا مادہ تولید جب عورت کے تولید (منی) سے ملتا ہے تو نطفہ قرار پاتا ہے یا رحم میں حمل ٹھہر جاتا ہے۔

(۳) علق کے تین معنی ہیں ۱۔ جما ہوا خون ۔ ۲۔ ایک دوسری سے علاقہ والی چیز یا چمٹی ہوئی چیز، ۳۔ جونک

اگرچہ اکثر مترجمین نے علق کے معنی جمے ہوئے خون کی مناسبت سے خون کئے ہیں۔ جو بظاہر بالکل مناسب ہیں۔ اور بعض نے خاص کر سر سید احمد مرحوم کی مناسبت سے اس کے معنی کرم منی کے لئے ہیں۔ لیکن درحقیقت اس دور لغوی معنی اس کے اصطلاحی معنوں کے لئے نہایت موزون ہیں ۔

کیونکہ جب مرد کا مادہ تولید عورت کے مادہ تولید سے مل جاتا ہے یعنی منی اور بیضہ انثیٰ کا باہم وصال ہو جاتا ہے تو وہ رحم کی اندرونی جھلی پر کسی جگہ چمٹ جاتا ہے چونکہ یہ جونک کی طرح چمٹ جاتا ہے۔ اس لئے اس کو علقہ سے تعبیر کرنا نہایت مناسب اور صحیح ہے ۔

مضغہ کے معنی ہیں گوشت کا لوتھڑا چنانچہ جب علقہ بڑھ کر گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے تب اس کو مضغہ کہتے ہیں ۔

فائدہ مذکورہ بالا آیت وَلَقَدْ خَلَقْنَا میں انسان کی پیدائش پہلے مٹی کے خلاصہ سے بتائی گئی ہے اور پھر نطفہ سے ۔

اگرچہ اس کی تاویل یہ بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ بعض مترجمین نے کی ہے کہ نطفہ غذا کا خلاصہ ہے اور غذا بہر صورت مٹی سے پیدا ہوتی ہے اس لئے بلحاظ دیگر نطفہ بھی مٹی سے ہی ہوا۔ اور انسان بھی مٹی سے ۔

لیکن حقیقتاً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائے آفرینش میں تمام نباتات اور حیوانات
مٹی سے ہی پیدا کئے گئے ہیں اور پھر ان میں تولید و توالد کا سلسلہ شروع کیا گیا
چنانچہ نباتات و حیوانات میں تخم یا نطفہ کا مادہ پیدا نہیں کیا گیا۔ ان کی تولید بغیر جوڑے
کے طریق انقسام سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ اب تک جراثیم اور بعض حشرات الارض وغیرہ میں ہوتی
ہے اور جن حیوانات میں نطفہ کا مادہ پیدا کیا گیا ہے اس کا جوڑا پہلے طریق انقسام سے پیدا ہوا
جیسے حضرت آدم سے اماں حوا پیدا ہوئیں۔ پھر توالد و تناسل سے ان کی پیدائش یا نسل
بڑھتی رہی جیسا کہ اب تک بعض حیوانات اور نوع انسان میں جاری ہے۔

جہان اصغر

جاننا چاہیے کہ اس کائنات کو جہانِ اکبر اور انسان کو جہان اصغر کہتے ہیں
مندرجہ بالا آیات میں ان کی ابتدا کو سنی ہوئی مٹی سے بتایا گیا ہے۔ جیسے ایک تخم (نطفہ)
کی صورت میں رحم میں رکھا جو بڑھ کر انسانی بچہ کی صورت میں ایک خاص مدت کے بعد
اس جہان فانی میں قدم رکھتا ہے۔

تخم نطفہ خلیہ (CELL)

جاننا چاہیے کہ انسان کی ابتدائی صورت کو محققین تخم. نطفہ۔ اور خلیہ
کے مختلف ناموں سے پکارتے ہیں۔ نطفہ۔ تخم یا خلیہ ایک حیوانی ذرہ ہے۔
جس میں زندگی کے ساتھ تولید کی قوت بھی ہوتی ہے اس میں نظام غذائیہ
نظام تصفیہ اور نظام ہوائیہ قائم ہیں۔ اس کو انگریزی میں کیسہ (سیل) بھی کہتے ہیں۔
ذہن نشین کر لیں کہ ہر خلیہ اپنے اندر رطوبت اور زندگی کا مرکز رکھتا ہے۔ تمام جسم

مختلف خلیوں و کیسوں سے مرکب ہے جن کا آپس میں گہرا تعلق ہے یاد رکھیں کہ کائنات
جہاں بھی زندگی پائی جاتی ہے چاہے وہ حیوانات ہوں چاہے نباتات وہاں پر زندگی
ایک خلیہ کی صورت میں پائی جاتی ہے۔ یہ خلیے کہیں آزاد کہیں آپس میں ملے ہوئے پائے جاتے
انسان میں چار قسم کے خلیات انسانی جسم کو مل کر بناتے ہیں۔

قارئین اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیں کہ خلیات جب اپنی زندگی مکمل کر لیتے ہیں تو
مرنے کی بجائے مزید نئے خلیوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ اس امر کا اندازہ اس حقیقت سے لگا لیں کہ ہر ڈھائی سال بعد انسانی جسم
تمام خلیات نئے خلیوں میں بدل چکے ہوتے ہیں۔

جسمِ انسانی میں پائے جانے والے خلیوں کے نام

جسم انسان میں پائے جانے والے خلیوں کے ترتیب وار نام یہ ہیں۔

(۱) الحاقی خلیات۔ انہیں کنکٹو ٹشوز بھی کہتے ہیں۔ ان سے نسیج الحاقی بنتی ہے۔ عرف عام
میں انہیں ہڈیاں بنانے والے خلیات کہتے ہیں۔

۲۔ عضلاتی خلیات۔ انہیں مسکولر ٹشوز بھی کہتے ہیں۔ ان سے نسیج عضلاتی یعنی گوشت
پوست اور قلب بنتا ہے۔ عرف عام میں انہیں گوشت بنانے والے خلیات کہتے

۳۔ غدی خلیات۔ انہیں اپیتھیل ٹشوز بھی کہتے ہیں۔ ان سے نسیج غدی یعنی غدد و غشائے
مخاطی اور جگر بنتا ہے عرف عام میں انہیں غدد بنانے والے خلیات کہتے ہیں۔

۴۔ اعصابی خلیات۔ انہیں نروس ٹشوز بھی کہتے ہیں ان سے نسیج اعصابی یعنی اعصاب
و دماغ بنتے ہیں۔ عرف عام میں انہیں اعصاب بنانے والے خلیات کہتے ہیں

بنیادی و حیاتی خلیات

مندرجہ بالا خلیات میں الحاقی خلیات بنیادی خلیات کہلاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان سے بننے والی ہڈیاں بنیاد کا کام دیتی ہیں۔

حیاتی خلیات

الحاقی خلیات کے علاوہ جسم انسان میں پائے جانے والے دوسرے خلیات حیاتی خلیات کہلاتے ہیں کیونکہ ان سے بننے والے اعضاء سے جسم انسانی رواں دواں اور زندہ ہے۔ اگر ان میں سے کوئی ایک بھی اپنا کام چھوڑ دے تو انسان مر جاتا ہے۔ اسی خصوصیت کی وجہ سے انہیں حیاتی خلیات کہتے ہیں۔ اور ان سے بننے والے مفرد اعضاء کو حیاتی اعضاء کہتے ہیں۔ جو یہ ہیں۔ قلب، جگر، دماغ

حیاتی مفرد اعضا کا باہمی تعلق

حیاتی مفرد اعضاء کا باہمی تعلق بھی ہے۔ یعنی ایک حیاتی مفرد عضو دوسرے حیاتی مفرد عضو کی مدد کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتا۔ کیونکہ مزاجاً ان کی کیفیات ایک دوسرے میں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً جگر میں تری غدی اعصابی کی صورت میں پائی جاتی ہے۔ تو دماغ میں گرمی اعصابی غدی کی صورت میں موجود ہے۔ لہٰذا جگر اپنی مشینی تحریک تری کے بغیر نہیں چلا سکتا تو دماغ اپنی کیمیائی تحریک گرمی کے بغیر مکمل نہیں کر سکتا۔ بالکل اسی طرح قلب اپنی مشینی تحریک جگر کی گرمی کے بغیر پوری نہیں کر سکتا تو جگر اپنی کیمیائی تحریک قلب کی خشکی کے بغیر انجام نہیں دے سکتا۔

لہذا مندرجہ بالا حقائق کی وجہ سے ہم کہہ سکتے کہ حیاتی مفرد اعضاء کا ایک دوسرے کے ساتھ ایسا باہمی تعلق ہے کہ اگر ان میں سے کوئی ایک اپنا کام چھوڑ دے تو دوسرے مفرد اعضاء بھی کام بند کر دیتے ہیں جس سے موت واقع ہو جاتی ہے

صحت و امراض

جیسا کہ اوپر بتا چکا ہوں کہ حیاتی مفرد اعضاء ایک دوسرے کی مدد کے بغیر کوئی کام انجام نہیں دے سکتے لہذا جب وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔ تو انسان تندرست و صحت مند رہتا ہے۔ لیکن اگر ان میں سے کوئی ایک ضرورت سے کم و بیش افعال انجام دینے لگتا ہے تو دوسرے حیاتی مفرد اعضاء کے افعال انجام دینے لگتا ہے تو دوسرے انسان بیمار ہو جاتا ہے اور تکلیفوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔

موت

جب تک حیاتی مفرد اعضاء معمولی کمی بیشی سے افعال انجام دیتے ہیں۔ تو انسان بیمار کہلاتا ہے اور جب کسی مفرد عضو کے افعال شدید تیز ہو جائیں اور دوسرے مفرد اعضاء انتہائی کمزور ہو جائیں تو انسان شدید بیمار بلکہ قریب المرگ ہو جاتا ہے۔ اور جب انتہائی کمزور مفرد اعضاء اپنا کام چھوڑ دیں تو موت واقع ہو جاتی ہے

وضع حمل سے لے کر تمام زندگی

وضع حمل سے بچہ مکمل انسان کی صورت میں اس دنیا میں آتا ہے۔ یعنی اس کے تمام مفرد اعضاء نئے نئے کام کرنے میں نہایت مستعد ہوتے ہیں

اگر انھیں ضرورت کے مطابق ماحول اور غذائی ضروریات میسر آ رہی ہیں تو بڑھتا. پھولتا پھلتا کودتا ہے اور اپنی نشو و نما مکمل کرتا رہتا ہے۔

لیکن اگر مناسب ماحول اور کسی وجہ سے صحیح غذا میسر نہ آئے تو وہ بیمار رہنے لگتا ہے. لگتا ہے اس کا علاج فوراً ہونا چاہیے۔

اس کا علاج قانون مفرد اعضاء نے بہترین طریقہ سے پیش کیا ہے. کہ معالج کو چاہیے کہ بچہ۔ جوان۔ بوڑھا کوئی بھی ہو یا کسی بھی عمر میں ہو اس کے محرک و سکن مفرد اعضائی تشخیص کرے. جس کی تشخیص نبض ظاہری علامات اور قارورہ سے سائنٹیفک طریقہ سے ہو جاتی ہے۔

جب یقین ہو جائے کہ مریض کے فلاں مفرد اعضاء میں تحریک ہے اور فلاں میں تسکین ہے تو جس مفرد اعضاء میں تسکین کی تصدیق ہو چکی ہے اس میں تحریک پیدا کریں۔ یعنی اس مفرد عضو کی غذا دوا مریض کو کھلائیں اور محرک مفرد عضو کی غذا دوا بند کر دیں۔ تازہ اور نئی بیماری تو چند منٹ سے لے کر چند گھنٹوں میں رفع ہو جاتی ہے. اور پرانی اور مزمن بیماری چند دنوں میں ختم ہو جاتی ہے۔

طبی نقطۂ نگاہ سے پیدائش انسانی

جاننا چاہیئے کہ ابتدا میں ہر ایک پودا اور ہر ایک حیوان اپنی ابتدا صرف ایک کیسہ (سیل) سے شروع کرتا ہے یعنی ہر ایک نباتات یا حیوان ایک ذرہ یا کیسہ سے بننا شروع کرتا ہے۔ نباتات میں نباتی انڈا رحم گل میں زرگل کی دھول سے باردار ہو کر تخم بنتا ہے۔ اور حیوانی انڈا (اوودم) ہو تو رحم مادہ حیوان میں زحیوان کے نطفہ سے باردار ہو کر بشکل جنین نما پاتا ہے۔

بالکل اسی طرح سے حضرت انسان بھی بیضہ انثیٰ یا عورت کے انڈا سے تخم انسان یا کرم منی کے حسن اتصال یا وصال سے حمل قرار پاکر بصورت بچہ پیدا ہوتا ہے۔

یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بیضہ انثیٰ (اوودم) اور تخم انسان یا کرم منی کا علیحدہ بیان کر دیا جائے۔

اودم :۔

عورت کے مادہ تولید میں نہایت چھوٹے چھوٹے گول دانے ہوتے ہیں۔ ہر گول دانے کو اودم یا بیضہ انثیٰ یا عورت کا انڈا کہتے ہیں۔ اس کا قطر $\frac{1}{12}$ انچ ہوتا ہے۔ اس کے اندر پروٹوپلازم یعنی مادہ حیات ہوتا ہے۔ اسے زردی بیضہ بھی کہتے ہیں۔

اودم کے اوپر دو غلاف یا دو طبق ہوتے ہیں۔ چنانچہ اندرونی طبق کو جو قدرے سخت اور شفاف ہوتا ہے جسے زونا پے لیوسڈا کہتے ہیں۔ اور بیرونی باریک طبق کو وٹلائن ممبرین یا غلاف زردی بیضہ کہتے ہیں۔

اودم اور غلاف میں نہایت باریک باریک دھاریاں اور سوراخ دکرمو پائلز) نظر آتے ہیں جن کی راہ کرم منی اودم میں داخل ہو کر اُسے باردار کر دیتا ہے۔ اودم خصیۃ الرحم کے اندر عورت کے مادہ تولید سے پیدا ہوتا ہے اور قاذف نالیوں کے ذریعہ رحم میں آتا ہے۔

یادداشت

کرم منی کا بیضہ انثیٰ میں داخل ہو کر اسے باردار کرنا صاف ظاہر کرتا ہے کہ مرد کے مادہ تولید میں قوت عاقدہ اور عورت کے مادہ تولید میں قوتِ منعقدہ ہوتی ہے۔

کرم منی (سپرمیٹوزوآن)

مرد کے مادہ تولید میں بھی ایک چھوٹا سا کرم بیضوی شکل کا ہوتا ہے جس کو ڈاکٹری میں سپرمیٹوزوآن یا کرم منی یا تخم انسان کہتے ہیں اس کا ایک سر اور ایک لمبی متحرک دُم ہوتی ہے۔ یہ کرم منی $\frac{1}{500}$ انچ لمبا ہوتا ہے اس کا سر جو اس کا اہم ترین حصہ ہوتا ہے اس کی لمبائی $\frac{1}{10}$ حصہ ہوتا ہے اس کے سر میں ہی نیوکلی آس دجوہر حیات) ہوتا ہے اور اس میں تمام ضروری کروموسومز ہوتے ہیں۔ کرم منی کا سر چپٹا لیکن نیزہ کی طرح نوک دار ہوتا ہے جس کے ذریعہ یہ اودم کے غلاف کے باریک سوراخوں کے اندر گھس جاتا ہے یہ اپنی دُم کے ذریعہ دودی حرکت کرتا ہے اور آگے بڑھتا ہے۔ مناسب حالات وماحول میں کئی کئی روز تک زندہ رہ سکتا ہے۔

یادداشت

آج کل حیوانات کی منی جس میں ان کے کرم ہوتے ہیں ایک مخصوص قسم کی تھرماس

میں محفوظ کئے ہوتے ہیں. جو بوقت ضرورت اسی نوع کی مادہ کے رحم کے اندر بذریعہ سرنج پہنچادی جاتی ہے جس سے وہ حاملہ ہو جاتی ہے۔ بالکل اسی طرح مرد کی منی بھی مخصوص درجہ حرارت پر ٹیوبوں میں بند کرکے محفوظ کی جاتی ہے۔
جن ملکوں میں جائز اور ناجائز کا فرق نہیں ہوتا ہے ان ملکوں کی خود غرض عورتوں کے رحم میں بذریعہ سرنج محفوظ شدہ منی بوقت ضرورت داخل کی جاتی ہے

انعقاد نطفہ

جب اودم کے اندر کرم منی داخل ہو جاتا ہے تو وہ باردار ہو جاتا ہے۔ یعنی ان دونوں نر و مادہ کیسوں کے وصال پر بایک جا ہونے سے نطفہ قرار پاتا ہے اور ان دونوں کیسوں کا ملاپ قاذف نالی کے رحم کے اندر والے سرے کے پاس ہوتا ہے جس راستہ سے کرم منی اودم میں داخل ہوتا ہے اس سوراخ کے اوپر پتلی سی جھلی پیدا ہو کر اس سوراخ کو بند کر دیتی ہے. لیکن اگر اتفاق سے یہ سوراخ جلد بند نہ ہو تو ایک اور کرم منی اس میں داخل ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچہ عجیب الخلقت پیدا ہو جاتا ہے جس کے دو سر، چار آنکھیں وغیرہ ہوتی ہے

یادداشت

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ عورت کا بیضہ انثیٰ اپنے اندر عورت کے تمام اعضا کے لطیف ترین اجزا لئے ہوئے ہوتا ہے انہیں اجزار کو جو اودم کے اندر پائے جا

ہیں۔ کروموسومز کہتے ہیں۔

بالکل اسی طرح کرم منی کے جوہر حیات میں بھی مرد کے تمام اعضاء کے لطیف ترین اجزاء ہوتے ہیں یہ بھی کروموسومز ہی کہلاتے ہیں۔

یاد رکھیں یہی نرمادہ کے کروموسومز نومولود بچہ میں والدین کے عادات خصائل منتقل کرنے کا سبب بنتے ہیں یعنی انہیں کے سبب بچے شکل وصورت سیرت کردار وافکار میں ماں باپ کے مشابہ ہوتے ہیں

استقرارِ حمل وجنین میں تبدیلیاں

جونہی کرم منی اور بیضہ انثیٰ کا ملاپ ہوتا ہے۔ تو اسے قرار نطفہ، حمل ٹھہرجانا یا استقرار حمل کہتے ہیں۔ جونہی حمل ٹھہرتا ہے اس میں فوراً مخصوص قسم کی تبدیلیاں پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

ایک اہم نقطہ

یاد رکھیں کرم منی ہی مکمل انسان ہے جو اول بیضہ انثیٰ (عورت کا انڈا) اور بعد میں رحم مادر میں پرورش پاکر بصورت انسانی بچہ تقریباً ۹ ماہ بعد پیدا ہو جاتا ہے۔

یادداشت

جب کرم منی بیضہ انثیٰ میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ بیضہ انثیٰ سے اپنی غذا جذب کرنا شروع کر دیتا ہے اور بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ جب بیضہ انثیٰ کے اندر کرم منی کی غذا ختم ہو جاتی ہے۔ تو وہ شہتوت نما خوشہ بن چکا ہوتا ہے۔ جب کچھ وقت

اسے غذا نہیں ملتی تو وہ بیضہ توڑ کر غذا کے حصول کے لئے قاذف نالی سے نکل کر رحم مادر میں کسی جگہ چمٹ جاتا ہے اور رحم سے اپنی غذا حاصل کرنا شروع کر دیتا ہے جو تقریباً ۹ ماہ تک رحم مادر سے ہی حاصل کرتا رہتا ہے پھر ۹ ماہ بعد رحم میں بھی اس کے لئے غذا ختم ہو جاتی ہے۔ جب بھوک لگتی ہے اور غذا نہیں ملتی تو رحم سے وضع حمل کی صورت میں اس جہان فانی میں انسانی بچہ کی شکل میں باہر آجاتا ہے اور پیدا ہوتے ہی غذا کے لئے رونا پیٹنا شروع کر دیتا ہے۔

خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور نوازشوں کی اس کے لئے کہیں بھی کمی نہیں ہوتی جہاں جاتا ہے وہاں اس کی آمد سے پہلے اس کی غذا کا انتظام بڑے احسن طریقہ سے موجود ہوتا ہے۔ جونہی انسانی بچہ ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے۔ فوراً اس کی ماں یا اس کی دایہ اسے نہلا دھلا کر اس کے منہ میں ماں کا دودھ (پستان) ڈالتی ہے جسے وہ اس طرح چوسنا شروع کر دیتا جیسے بڑی مدت سے چوسنا سیکھا ہوا ہے

ماں کا یہ حال ہوتا ہے کہ بچہ ذرا سا بھی ہلے جلے یا روئے فوراً ماں کے پستانوں سے جوش محبت سے فوارے کی طرح دودھ رسنے لگتا ہے۔ ماں بچہ کو فوراً سینہ (گود) لے کر اسے دودھ پلانا شروع کر دیتی ہے۔

یہ سلسلہ تقریباً ڈھائی سال تک جاری رہتا ہے پھر بچہ کے لئے ماں کے پستانوں میں بھی غذا (دودھ) ختم ہو جاتی ہے تو وہ حیوانی دودھ اور اجناس پھلوں وغیرہ کو کھانا شروع کر دیتا ہے اب تمام زندگی معمولی رد و بدل کے ساتھ اسی قسم کی غذا کھاتے ہوئے گذار دیتا ہے۔

جب اس کے لئے اس جہان فانی سے کھانے پینے عیش کرنے کی مدت

ختم ہو جاتی ہے تو وہ ابدی زندگی کے لئے اس جہان فانی سے موت حاصل کر کے رخصت ہو جاتا ہے ۔

ماں کے پیٹ میں بچے کا بڑھنا

کرم منی بیضہ انثیٰ میں پہلے سات دن قاذف نالی کے اندر ہی رہتا ہے اور یہیں مختلف الاقسام سے بڑھنے لگتا ہے ۔ اب تک ایک ہفتہ سے کم کا جنین نہیں دیکھا گیا ۔ دوسرے ہفتہ میں جنین کی لمبائی $\frac{1}{14}$ انچ ہوتی ہے ۔ نقطہ قلب پیدا ہو چکا ہوتا ہے جن کے اوپر دو غلاف امنیاں و کوریاں بن جاتے ہیں ۔

تیسرے ہفتہ جنین کی لمبائی $\frac{1}{12}$ انچ ہوتی ہے ۔ دماغ کے حصص نمایاں ہوتے ہیں اور کان بننے لگتے ہیں ۔

چوتھے ہفتہ لمبائی $\frac{1}{4}$ انچ وزن تقریباً سوا ماشہ جسامت مکھی کے برابر بیضوی گاؤدم ۔ سر بڑا اور دم باریک ۔ منہ کے مقام پر گہرا نشان ۔ آنکھوں کے اوپر دو سیاہ نقطے ۔ دل کے دو حصے ہو جاتے ہیں ۔ پھیپھڑے اور لبلبہ نمایاں ہوتے ہیں ۔

پانچویں ہفتے ہاتھ پاؤں بننے شروع ہو جاتے ہیں ۔ شریان اعظم اور شریانیں پیدا ہو جاتی ہیں ۔ ہنسلی کی ہڈی ۔ اور نیچے کے جبڑے کی ہڈی میں استخوانی مرکز پیدا ہو جاتا ہے ۔

چھٹے ہفتے میں وزن تقریباً پونے دو ماشہ ۔ آنکھ ۔ ناک ۔ کان اور منہ کے سوراخ مکمل ہوتے ہیں ۔ سر اور دھڑ علیحدہ نظر آتے ہیں ۔ ریڑھ کا ستون ۔ کھوپری اور البتہ کرکری بن چکی ہوتی ہیں ۔ دماغ کے غلاف ۔ مثانہ گردے زبان حنجرہ اور

Length of the embryo and fœtus at different ages.—In easuring the length of the embryo three methods are employed ; a) the measurement along a line from the vertex of the skull the breech, or the sitting height commonly called 'Crown Rump' length indicated by 'C.R.' ; (b) the measurement along line from the tip of the cervical flexure to the tip of the sacral exure, commonly called 'Nape Rump' length indicated by N.R.' ; (c) the total length or standing height, commonly called rown Heel' lenegth, and indicated by 'C.H.' In determining e age of human embryo the Crown-Rump length is commonly

. 233.—The embryo and foetus at different ages. 'CR' length is shown in mm.

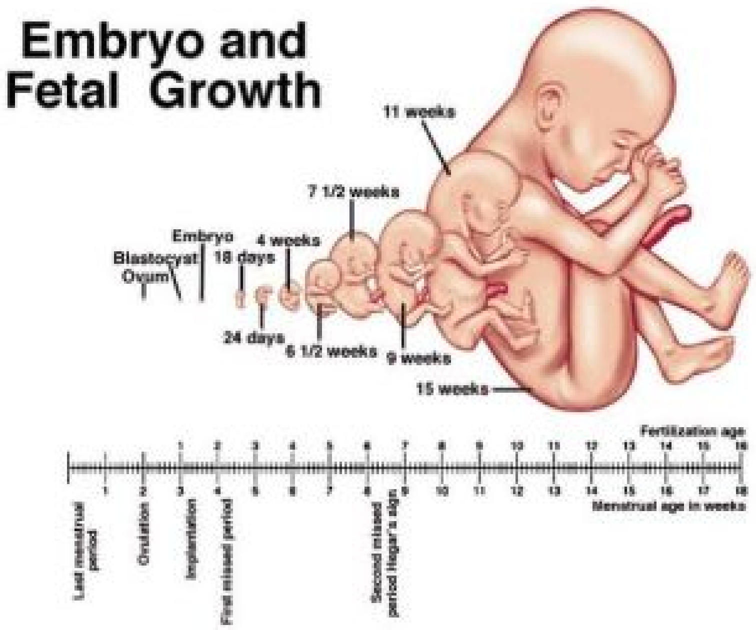

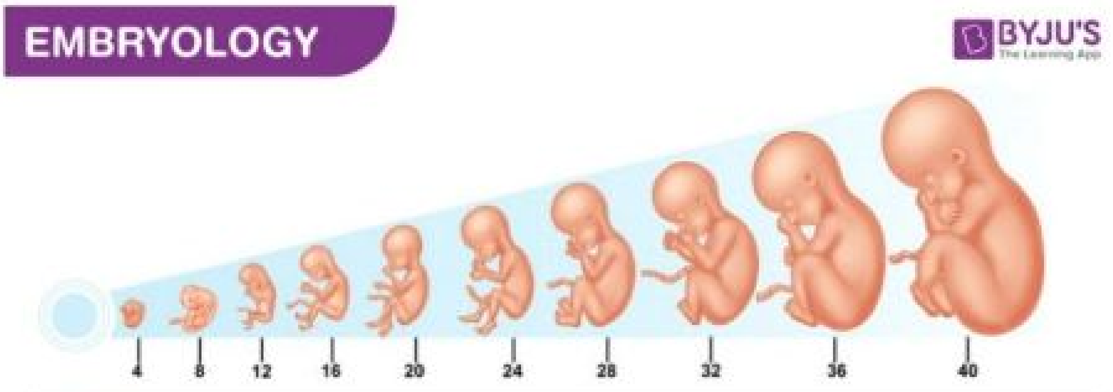

Embryology is the branch of biology which deals with the principles of the embryos from the stage of ovum fertilization till their development. This includes the developmental process of a single cell, embryo to a baby within an average of 266 days or 9 months. However, the term Embryology usually refers to the parental development of embryo and fetus.

LENGTH OF EMBRYO AT DIFFERENT AGES

G—5 months
192 mm.

H—6 months
230 mm.

G. H.—Drawn to half of actual size.

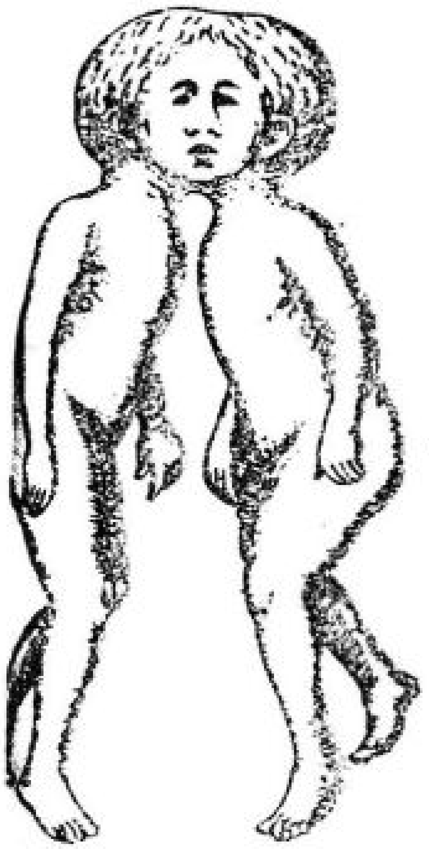

Fig. 221.—Double monster with a single head and double bodies.

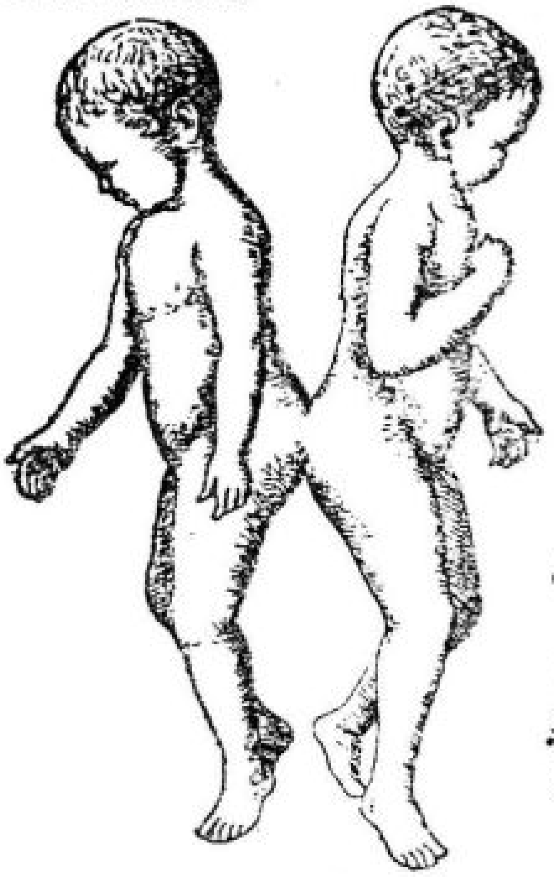

Fig. 222.—Ischiopagus.

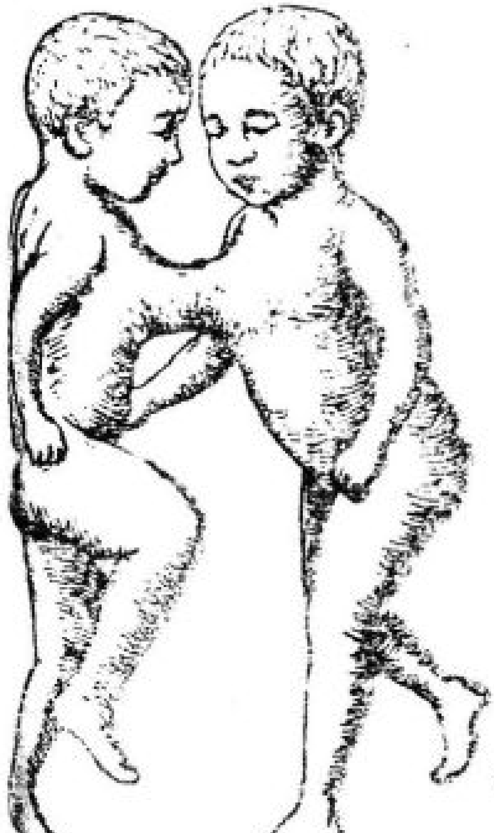

Fig. 223.—Thoracopagus.

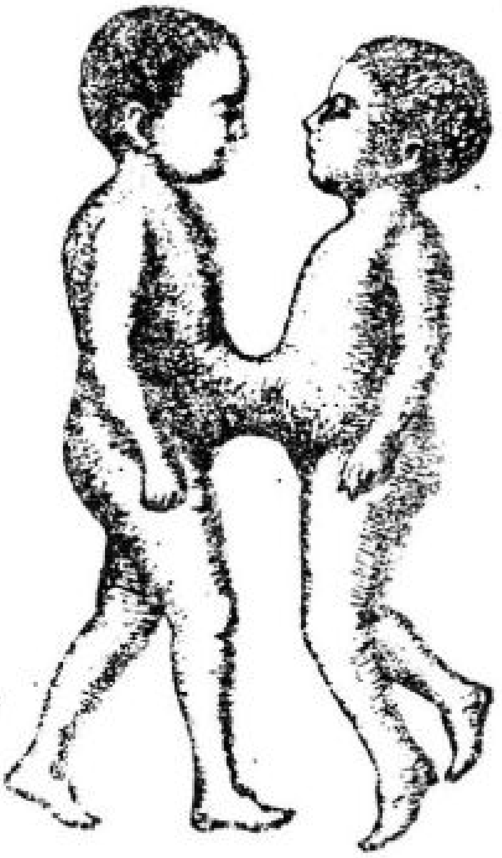

Fig. 224.—Xiphopagus. Union in the umbilical region.

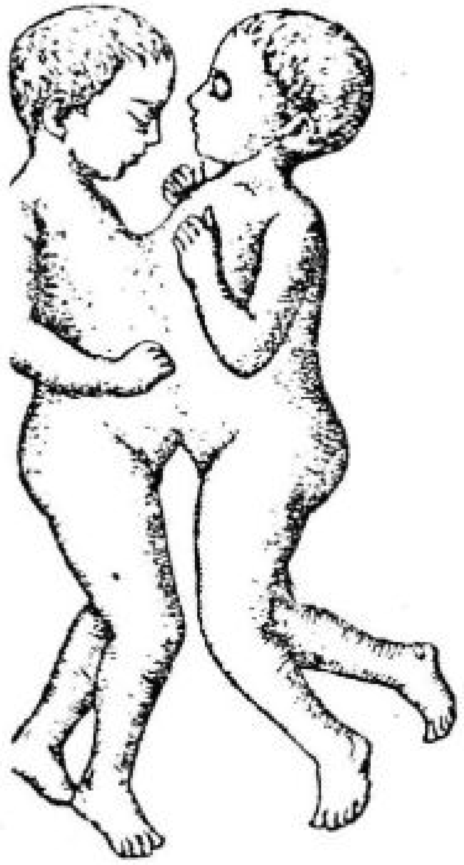

عجیب الخلقت بچے

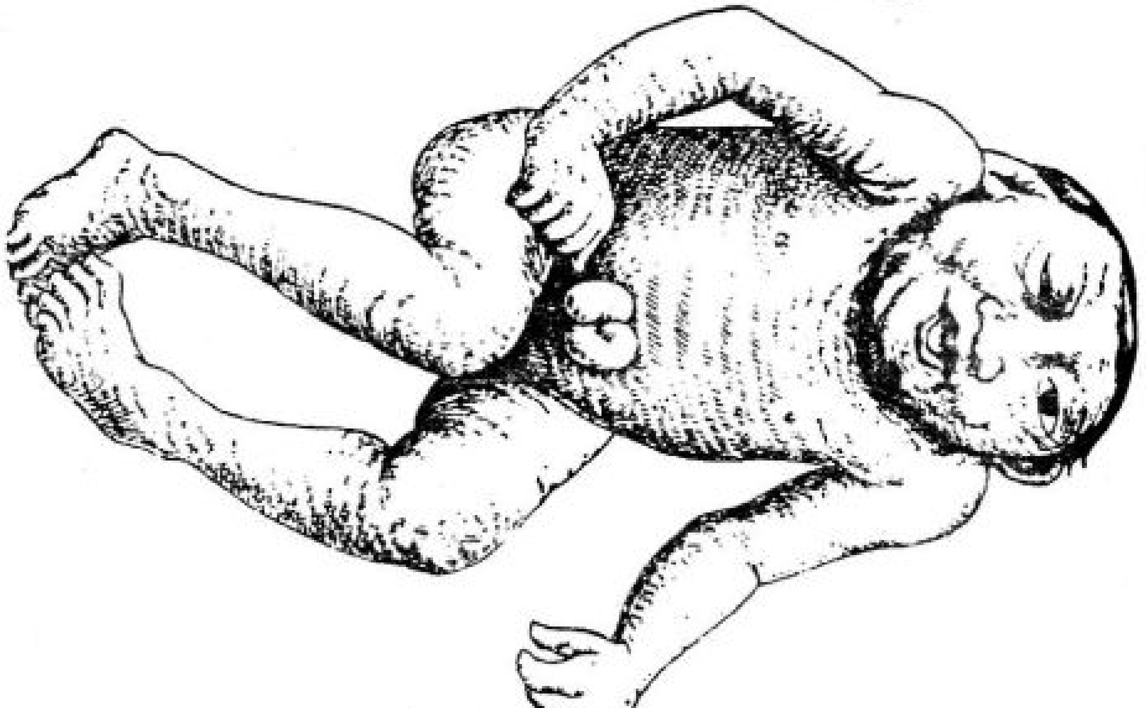

دانتوں کے ابھار ظاہر ہو جاتے ہیں۔

ساتویں ہفتہ میں زبان کلائی، جانگ و ٹانگ اور انگلیاں تمیز ہو سکتی ہیں۔ کلائی اور کولہے کی ہڈیاں کے مرکز پیدا ہو جاتے ہیں۔ تھوک کے غدود۔ کلاہ گردہ اور تلی بننے لگتی ہے۔

آٹھویں ہفتہ عضلات نمایاں ہوتے ہیں۔ پسلیاں۔ مثانہ۔ بازوں کی ہڈیاں اور پنڈلی۔ ہڈیوں۔ تالو۔ اور بالائی جبڑے کی ہڈیوں کے مرکز پیدا ہو جاتے ہیں۔

نویں ہفتہ میں طول قریباً ایک انچ وزن چار ماشہ۔ جنسی اعضاء بننا شروع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ خصیتہ الرحم۔ اندام نہانی۔ خصیے اور عضو تناسل تمیز ہو سکتے ہیں۔ مرارہ یعنی پتہ بھی نمایاں ہو جاتے ہیں۔

نویں ہفتے میں طول قریباً ایک انچ وزن ۴ ماشہ۔ غلاف قلب نمایاں ہو جاتا ہے۔ خصیتہ الرحم اور خصیے اور اعضائے تناسل تمیز ہو سکتے ہیں

تیسرے ماہ میں طول ۲½ یا ۳" وزن ڈیڑھ تولہ جنین کی جنسیت تمیز ہو سکتی ہے، بال اور ناخن بننے شروع ہو جاتے ہیں۔

چوتھے ماہ میں طول قریباً ۶ انچ وزن دو ڈھائی چھٹانک۔ دماغ کی لپٹیں بننی شروع ہو جاتی ہیں۔ جلد کے نیچے چربی پیدا ہو جاتی ہے۔ چوتڑ اور عانہ کی ہڈی میں مرکز بنتے ہیں۔

پانچویں ماہ میں طول قریباً ۱۰ انچ وزن قریباً سوا پاؤ ہو جاتا ہے۔ سر پہ بال نظر آتے ہیں۔ دانتوں کے مرکز پیدا ہو جاتے ہیں۔ پسینہ کے غدود اور غدد لمفاویہ نمایاں ہوتے ہیں۔

چھٹے ماہ میں طول قریباً ۱۲ انچ، وزن قریباً نصف کلو۔ پلکیں بن جاتی ہیں مگر آنکھیں ابھی بند ہوتی ہیں۔

ساتویں ماہ میں طول قریباً ۱۵ انچ وزن ڈیڑھ کلو آنکھیں کھل جاتی ہیں خصیے تقریباً فوتوں میں آجاتے ہیں۔ دماغی لپیٹیں خوب نمایاں ہوتی ہیں۔

آٹھویں ماہ میں طول قریباً ۱۸ انچ وزن دو ڈھائی کلو۔ ناخن انگلیوں تک آجاتے ہیں۔ جنین اس ماہ میں لمبائی کی نسبت موٹائی میں زیادہ بڑھتا ہے۔

نویں ماہ میں طول قریباً ۱۸" سے ۲۰" تک وزن تین چار کلو ہو جاتا ہے۔ آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ جنین لڑکا ہو تو لڑکی کی نسبت لمبا اور وزنی ہوتا ہے۔

نویں ماہ کے آخر میں یا پانچ سات روز گزرنے کے بعد وضع حمل ہو جایا کرتا ہے

وقوع حمل میں عورت کی مرضی ضروری نہیں

عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ حمل قائم ہونے میں عورت کی مرضی ضروری ہے لیکن حقیقت یوں نہیں ہے۔ کیونکہ جماع جبری میں باوجود عورت کی عدم خواہش اور دلچسپی کے اکثر حمل قرار پا جاتا ہے بلکہ بوقت مجامعت اگر عورت نشہ میں ہو یا بے ہوشی میں ہو تب بھی حمل قرار پا سکتا ہے۔

یادداشت

جیسا کہ اوپر بیان کر آیا ہوں کہ حمل صرف اس وقت قائم ہوتا ہے جب عورت کا بیضہ انثیٰ قاذف نالی میں یا رحم میں موجود ہو کیونکہ مرد کے جراثیم منویہ کے لئے بیضہ انثیٰ میں غذائیت موجود ہوتی ہے۔

اگر جماع بلا ارادہ یا عورت کے عالم سکر یا بیہوشی میں کیا جائے اور اس وقت عورت کا بیضہ انثیٰ قاذف نالی یا رحم میں موجود ہو تو لازمی حمل ہو جایا کر اس کے برعکس بیضہ انثیٰ کے نہ ہونے کی صورت میں کسی بھی جماع میں حمل قائم نہیں ہو سکتا۔ یعنی چاہے عورت کی کتنی بھی خواہش ہمیشہ ناامید رہتی ہے۔

حمل کی اقسام

جنین کی کیفیات و تعداد کے لحاظ سے حمل آٹھ قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) حمل طبعی۔ اگر عورت کا انڈا باردار ہو کر اور جوف رحم میں آ کر نشو نما پائے تو اُسے حمل طبعی یا حمل رحمی کہتے ہیں۔

(۲) حمل غیر طبعی۔ اگر عورت کا بیضہ انثیٰ باردار ہو کر خصیۃ الرحم یا اس کی نالی میں یا جوف یا پردہ صفاق میں گر کر وہیں نشو نما پائے تو اسے حمل غیر طبعی کہتے ہیں جو بلحاظ مقام کے تین قسم کا ہوتا ہے

۱۔ اگر مبیض میں ہو تو حمل مبیضی۔

۲۔ اگر نفیر میں ہو تو حمل نفیری اور اگر صفاق بطنی میں ہو تو اسے حمل بطنی کہتے ہیں

نوٹ:۔ حمل غیر طبعی اکثر باعث ہلاکت حاملہ ہوا کرتا ہے۔

(۳) **حملِ بسیط** ۔ اگر رحم میں صرف ایک ہی جنین ہو تو اسے حمل بسیط کہتے ہیں

(۴) **حملِ توام** ۔ اگر رحم میں دو سے زیادہ تو وہ حمل توام کہلاتا ہے۔

(۵) **حملِ مرکب** ۔ اگر رحم میں دو سے زیادہ جنین ہوں تو حمل مرکب کہلاتا ہے

(۶) اگر رحم میں جنین کے علاوہ سانپ یا کسی جانور کی شکل کا جنین ہو تو اسے حمل غیر طبعی اور حمل مختلط کہتے ہیں۔

(۷) **حملِ کاذب یا رجا** ۔ جھوٹا حمل۔ بعض دفعہ حمل صادق نامعلوم اسباب سے متغیر و منقلب ہو کر گوشت کا لوتھڑا سا بن جاتا ہے جو اکثر بڑھتا رہتا ہے حیض بند ہونے کی وجہ سے حمل کی علامات نمایاں ہو جاتی ہیں جس سے حمل کا دھوکہ لگ جاتا ہے۔ کیونکہ ایسے حمل میں رحم کے اندر حرکات قلب اور ضربان نہیں ہوتیں ایسا حمل کئی ماہ گزرنے کے باوجود وضع حمل نہیں ہوتا۔ جب رحم کی قوت اخراج بڑھتی ہے۔ تو اکثر جریان خون ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ وضع حمل کی علامات پیدا ہو کر گوشت کا لوتھڑا۔ یا کسی جانور کی شکل نما ٹکڑا خارج ہو جاتا ہے۔

(۸) **حملِ علی الحمل** ۔ شاذونادر ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ ایک حمل قرار پا چکنے کے کچھ عرصہ بعد دوسرا حمل قرار پا جاتا ہے۔ ایسے حمل کو حمل علی الحمل کہتے ہیں۔

نوٹ:۔ شاذونادر بعض عورتوں میں جن کے رحم میں پیدائشی طور پر ایک درمیانی پردہ پیدا ہو جاتا ہے جو رحم کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔ جب حمل قرار پاتا ہے تو رحم کے ایک حصہ میں حمل قرار پا جاتا ہے لیکن ایک ماہ بعد یا چند ماہ بعد جب میاں بیوی ملتے ہیں تو رحم کے دوسرے خالی حصہ میں بھی حمل قائم ہو جاتا ہے ایسے حمل کے جنین پیدا بھی اکثر الگ الگ وقت پر ہوا کرتے ہیں۔

مدت حمل

حمل کی مدت عام طور پر ۲۷۸ دن قرار دی گئی ہے یعنی ماہ شمس یا انگریزی مہینوں کے حساب سے ۹ مہینے ۸ دن ۔ بشرطیکہ ہر مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور قمری یا اسلامی مہینوں کے حساب سے ۹ ماہ اور بارہ دن لیکن کبھی کبھی اس مدت سے چند روز پہلے یا چند روز بعد بھی بچہ پیدا ہو جایا کرتا ہے ۔

یادداشت

چونکہ ہر مذہب اور فرقہ کے لوگوں میں جائز اور حلال اولاد کا تصور پایا جاتا ہے اور جائز اور حلال اولاد وہی والدین کی جائز وارث ہوتی ہے اس لئے یورپین قوانین میں حمل کی مدت کم از کم ۱۵۰ روز یا ۶ ماہ اور زیادہ سے زیادہ دس ماہ یا ۳۰۰ دن مقرر ومعین ہیں ۔

یعنی اگر کوئی عورت شادی کے کم از کم ۶ ماہ بعد یا زیادہ سے زیادہ ۱۰ ماہ بعد بچہ جنے تو وہ بچہ حلال اور والدین کا اور ان کی جائیداد کا جائز وارث ہوتا ہے ۔ شرح محمدی میں بھی حمل کی مدت کم از کم ۶ ماہ ہے اور زیادہ سے زیادہ دو سال مقرر ہے ۔

اگر حمل سات ماہ سے پہلے وضع ہو جائے یعنی اگر سات ماہ سے پہلے بچہ ہو جائے تو ایسا بچہ عموماً زندہ نہیں رہتا مگر شاذ و نادر ساتویں مہینے میں وضع ہونے سے نومولود زندہ رہ جایا کرتا ہے ۔

علامات حمل

تغیرات رحم ۔ حمل قرار پاتے سے پہلے رحم طول میں ½ ۲″ اور وزن ایک اونس یعنی نصف چھٹانک ہوتا ہے ۔ لیکن حمل کے آخری ایام میں اس کا طول ۱۲″ اور وزن تقریباً ½ پونڈ ہو جاتا ہے کیونکہ حمل قرار پاتے ہی رحم بڑھنے لگتا ہے اور وقت ولادت تک بڑھتا ہے ۔

حمل کے پہلے تین ماہ تک رحم پیڑو میں معلوم نہیں ہوتا پھر رفتہ رفتہ رحم بڑھ کر چوتھے مہینے میں پیڑو کے اوپر ٹٹولنے سے محسوس ہوتا ہے ۔ پانچویں مہینے ناف کے قریب آجاتا ہے ۔ ساتویں مہینے رحم ناف سے دو انچ اوپر اور آٹھویں مہینے ناف سے پانچ انگشت اوپر محسوس ہوتا ہے ۔ اور نویں مہینے میں محراب شکم تک بڑھ جاتا ہے ۔

حیض کا بند ہونا حمل قرار پاتے ہی خون حیض جسے عرف عام میں ماہواری یا پھول آنا کہتے ہیں ۔ بند ہو جاتا ہے ۔ اگر تندرست اور شادی شدہ عورت کی ماہواری کسی ماہ فوراً بند ہو جائے تو یہ بات اکثر قرار حمل کی ایک بڑی بھاری علامت ہوا کرتی ہے ۔

لیکن بعض اوقات مرض انیمیا یا فقر الدم یا کمی خون سے بھی حیض آنا بند ہو جاتا ہے اور حمل کا شبہ ہو جاتا ہے ۔

نوٹ :۔ شاذ و نادر بعض موٹی تازی عورتیں جنکے جسم میں خون وافر مقدار میں ہو حمل قرار پا چکنے کے تین ماہ بعد تک معمولی کمی کے ساتھ خون حیض آتا رہتا ہے ۔

تھوک کا بکثرت پیدا ہونا یہ بھی حمل قرار پانے کی ایک اہم علامت ہے جو شروع حمل میں ہوا کرتی ہے ۔ بعض دفعہ حاملہ کے

منہ میں اس قدر پانی بھر آتا ہے کہ وہ تھوکتے تھوکتے تنگ آجاتی ہے ۔

متلی وقے

حمل ٹھہر جانے کے ایک سے چار ہفتے بعد صبح کے وقت
حاملہ کا جی متلاتا اور بعض وقت اس کو ابکائیاں بھی آیا کرتی ہی
لیکن بعض عورتوں کو وضع حمل تک یہ شکایات رہا کرتی ہے۔ جس سبب سے حا
کبھی اس قدر کمزور ہو جایا کرتی ہے کہ اس کی حفظ صحت وحیات کے لئے
حمل گرا دینے کی ضرورت پڑتی ہے ۔

تغیر اندام نہانی

اندام نہانی ۔ لب شرم گاہ ۔ تیسرے ماہ سے ہی بڑھنے
شروع ہو جاتے ہیں اور نہایت پلپلے اور متخلل ہو جاتے
تاکہ بوقت وضع حمل ضرورت کے مطابق پھیل کر وضع حمل میں مددگار ثابت ہوں ۔
حمل کے تیسرے ماہ سے ہی اندام نہانی سے لیسدار رطوبت خارج ہونے لگتی ہے

تغیر پستان

قرار حمل کے دو ماہ بعد چھاتیاں بڑھنی اور سخت ہونا شر
ہو جاتی ہیں ۔ دبانے سے درد کرتی ہیں ۔ بھٹنیوں کے گر
حلقے گہرے سیاہی مائل ہو جاتے ہیں ۔ ابتدا حمل میں بھٹنیوں کو دبانے سے بتی
رطوبت نکلتی ہے ۔ لیکن اخیر زمانہ حمل میں دودھ نکلتا ہے جس عورت کو پہلی
حمل ہو اس میں یہ علامت زیادہ قابل اعتبار ہوا کرتی ہے ۔

حرکت جنین

چوتھے پانچویں مہینے میں حمل کی علامات یقینی یعنی حرکات جن
اور ضربات قلب جنین بذریعہ سینہ بین محسوس ہو
لگتی ہیں ۔

نوٹ :- جنین میں قلبی حرکات فی منٹ ۱۳۰ سے ۱۴۰ تک ہوتی
ڈاکٹری تجربات میں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر قلبی حرکات فی منٹ ۱۲۴

ڑکا اور اگر ۱۴۴ ہوئی تو لڑکی ہوتی ہے ۔
یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ جنین کے قلب کی حرکات بے شک ۱۲۰ سے ۱۴۴ تک ہوتی ہے ۔ لیکن حاملہ کے قلب کی حرکات صرف ۷۵ تک ہوتی ہے ۔

شکم — چھٹے مہینے میں دیوار شکم بھر کر پیٹ تن جاتا ہے اور اس کا درمیانی خط ظاہر ہو جاتا ہے ۔ ساتویں مہینے دیوار شکم پر چند ایک زرد مائل دھاریاں پیدا ہو جاتی ہیں ۔

فم رحم — آٹھویں ۔ نویں مہینے فم رحم قدرے کھل جاتا ہے ۔

قارورہ — قرار حمل کے دو ماہ بعد سے اخیر وقت یعنی وضع حمل تک پیشاب میں البیومن اور چربیلے اجزاء خارج ہوتے رہتے ہیں جن کی موجودگی سے تجربہ کار حکیم یا ڈاکٹر حمل کی تشخیص کر لیا کرتے ہیں ۔

اماس تہوج — بعض حاملہ عورتیں جن کے جگر گردے پہلے سے تیز ہوتے ہیں ۔ حمل کے آٹھویں ماہ سے ان کے جسم پر سوجن اماس اور تہوج ہو جایا کرتا ہے ۔ بعض حاملہ عورتوں کو اتنی سوجن آجاتی ہے کہ وہ چلنے پھرنے سے مجبور ہو جاتی ہے

چکر آنا — حمل کے تیسرے ماہ سے آٹھویں ماہ تک غدی تحریک بڑھتی رہتی ہے جونہی غدی تحریک کا اثر دخل بڑھتا ہے فوراً ضعف قلب شروع ہو جاتا ہے جس سے حاملہ کو اٹھتے بیٹھتے چکر آتے رہتے ہیں

قبض پیچش — حاملہ کو ابتدائے ایام میں اکثر قبض رہا کرتی ہے لیکن حمل کے ساتویں سے آٹھویں ماہ اکثر پیچش اور مروڑ کے ساتھ کئی کئی بار پاخانے آنے لگتے ہیں ۔ اگر پیچش شدید ہو جائے تو اکثر حمل گر جایا

کرتا ہے یعنی اسقاط حمل ہوجایا کرتا ہے۔

چولہ اترنا حمل کے چھٹے ساتویں ماہ اکثر عورتوں کے دائیں یا بائیں ٹانگ کا اوپر کا جوڑ جسے چولہ کہتے ہیں اتر جاتا ہے جس سے حاملہ چلنے پھرنے کی کوشش کرے تو سخت درد ہوتا ہے۔

خروج رحم جس طرح پیچش کی شدت سے کانچ باہر نکلنے لگتی ہے اسی طرح رحم میں غدی تحریک سے خروج رحم کی تکلیف ہوجایا کرتی ہے۔ جسے عرف عام میں بھار پڑنا کہتی ہے۔

وضع حمل کے جھوٹے درد ہونا

حمل کے آٹھویں نویں ماہ بوجہ قبض یا ریاح وضع حمل کی طرح پیٹ میں درد ہونے لگتے ہیں جس سے ناتجربہ کار دائی یا نرس وضع حمل کا وقت سمجھ کر غلطی سے وہ تمام تدابیر عمل میں لانا شروع کر دیتی ہے جو وضع حمل میں کی جاتی ہیں جب کئی دن تک وضع حمل نہیں ہوتا تو پھر قبض وغیرہ کا علاج کرنے سے تکلیف رک جایا کرتی ہے۔

دوران حمل حاملہ اور جنین کی حفظ صحت کے لئے مندرجہ ذیل قوانین حفظ صحت کے لئے اپنانے چاہئے۔

ہوا اور پانی

تازہ ہوا اور صاف پانی کی عام تندرست اشخاص کی نسبت حاملہ کو زیادہ ضرورت ہے کیونکہ ناصاف ہوا جس میں اگر گرد غبار ہو یا ہوا میں دھواں یا کاربن ڈائی

اکسائیڈ وغیرہ ہو تو اکثر نزلہ زکام یا سانس میں تنگی جسے تنگی تنفس بھی کہتے ہیں۔ ہو جاتی ہے جس سے نہ صرف حاملہ بلکہ اس کے جنین کی صحت پر بھی بہت برا اثر پڑتا ہے اگر ایسی حالت مسلسل قائم رہے تو اکثر حمل گر جایا کرتا ہے۔ لہذا حاملہ کو ہمیشہ صاف ستھرا ماحول اور تازہ اور صاف پانی نہایت ضروری ہے۔

غذا

جونہی نوجوان لڑکی کو حمل ہوتا ہے تو اس کے تمام جسم میں ہیجان برپا ہو جاتا ہے یعنی اس کا دل گھبراتا ہے اٹھتے بیٹھتے چکر آتے ہیں۔ بھوک بند، اکثر ابکائیاں اور قے آتی ہے۔ خصوصاً صبح کے وقت تو بہت برا حال ہوتا ہے۔ صبح کوئی چیز کھائے یا پیئے تو فوراً قے آجاتی ہے۔ آہستہ آہستہ بہت کمزور ہو جاتی ہے۔ لہذا حمل کا پتہ لگتے ہی مخصوص قسم کی متوازن غذا کھلانی چاہیے جو جلد ہضم ہو۔ اور حاملہ کی تقویت اور جنین کی نشو ونما میں مدد دے

حمل، حاملہ، غذا،

قارئین ذہن نشین کرلیں کہ جب بھی حمل قائم ہوتا ہے تو اس وقت رحم کے عضلات میں تحریک ہوتی ہے جس حاملہ کی تحریک پہلے اعصابی ہوتی ہے اسے بدہضمی، قے اور ابکائیاں زیادہ آیا کرتی ہیں لہذا ایسی عورتوں کو محرک عضلاتی اعصابی اغذیہ ادویہ کھلائیں۔ خصوصاً ترش چٹنیاں، ترش پھل، سکنجبین۔ مربہ آملہ، سیب، بیسنی روٹی وغیرہ جب تین ماہ گزر جائیں تو قے وغیرہ بند ہو جایا کرتی ہے تو پھر عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی غذائیں کھلائیں خصوصاً ایسی غذائیں جن میں

گوشت اور چربیلے اجزاء زیادہ ہوں۔ تاکہ بچہ کی نشو نما جلد ہو۔ سات ماہ بعد غذا میں گرم اجزاء کم کر دیں ورنہ غدی تحریک پیدا ہو کر حمل گر جانے کا خطرہ ہوا کرتا ہے لہذا گرم غذا دوا کھلائیں مثلاً شلغم، مولی، سبزی گوشت، ماش، مونگی کی دال، دودھ، کھن یا دام وغیرہ اس قسم کی غذا آٹھویں ماہ کے آخر تک کھلائیں

نویں ماہ کے شروع میں ایسی اغذیہ کھلائیں جن میں حرارت کم اور رطوبت زیادہ ہو تاکہ وضع حمل کے وقت رحم اور اس کے متعلقہ عضلات بچہ کے گرد اپنی گرفت کم کر دیں اور وضع حمل کے وقت آسانی سے بچہ کو چھوڑ دیں اور بچہ پیدا ہونے میں کسی قسم کی رکاوٹ و مشکل پیدا نہ ہو۔

اس مقصد کے لیے دودھ چاول، فرنی، ساگودانہ، کھچڑی دلیہ وغیرہ مناسب غذائیں ہیں پھلوں میں تربوز، خربوزہ، میٹھے، کیلا، امرود وغیرہ بہت مفید ہیں کبھی کبھی دودھ میں گھی ملا کر بھی پلانا چاہیئے حمل کے آخری ایام میں حاملہ کو قبض نہ ہونے دیں۔ اگر قبض زیادہ رہے سونف اور گلقند گرم دودھ کے ساتھ دینا مفید ہوتا ہے۔

لباس

چونکہ حمل کے دوران حاملہ کا تمام جسم فربہ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ خصوصاً پیٹ پہلے سے بہت بڑھ جایا کرتا ہے لہذا حمل قائم ہوتے ہی حاملہ کو تنگ لباس پہننے ترک کر دینے چاہئیں۔ خصوصاً پاجامہ یا شلوار اور ان کے ازار بند کس کر نہیں باندھنے چاہئیں۔ موسم کے مطابق سرد یا گرم ڈھیلا سلا ہوا لباس پہننا چاہیئے۔ میلے، گندے گیلے، بھیگے اور نمناک کپڑے بھی درست نہیں ہیں۔

غسل

موسم کے مطابق حاملہ کے لئے جہاں ڈھیلا لباس پہننا ضروری ہے وہاں غسل بھی موسم کے مطابق کرنا چاہیئے۔ لیعنی غسل موسم کے مطابق کرنا چاہیئے۔ یعنی گرمی کا موسم ہو تو عام تازہ ٹھنڈے کا پانی درست ہے لیکن اگر سردی شدید ہو تو ہمیشہ نیم گرم پانی سے غسل کرنا چاہیئے گرمی میں تو روزانہ دو تین بار بھی درست ہے لیکن سردیوں میں روزانہ ایک بار یا ہفتہ میں ایک بار نہانا ضروری ہے۔ پیشاب کرنے اور نہانے کیوقت اندام نہانی کو اچھی طرح پانی سے دھونا چاہیئے۔

حملے کے دوران جہاں پیٹ بڑھتا ہے وہاں حاملہ کے پستان بھی پہلے سے بڑے اور سخت ہوجایا کرتے ہیں۔ نہاتے وقت انہیں تیل لگاکر نیم گرم پانی سے دھونا چاہیئے تاکہ ان میں فاضل مادے جمع ہو کر گلٹیاں وغیرہ نہ بن جائیں۔ اگر ذراسی بے احتیاطی سے پستانوں میں درد ورم ہوجاتا ہے اگر بگڑ جائے تو پستان کا کینسر بن جاتا ہے جس کا نتیجہ پستان کاٹنا یا موت ہوا کرتا ہے۔

نیند

حاملہ کو روز سات گھنٹے سونا چاہیئے اگر گرمی کا موسم ہو تو دوپہر کو بھی ایک دو گھنٹہ سولیا جائے تو بہت اچھا ہوا کرتا ہے کیونکہ اس طرح تھکاوٹ جسم میں ہوا کرتی اگر حاملہ کو کسی تکلیف کی وجہ سے نیند کم آئے تو فوراً بے خوابی کا علاج کرنا چاہیئے خصوصاً پہلے اس تکلیف کا علاج کیا جائے جو نیند آنے کا سبب بنے۔

ریاضت یا ورزش

حاملہ کی تندرستی قائم رکھنے کے لئے معتدل ورزش اور ریاضت بھی کرنی چاہیئے۔ گھریلو کام کاج سے معتدل ورزش اور ریاضت بھی کرنی ۔ دیہاتی اور گھروں میں کچھ ایسے کام کرنے پڑتے ہیں جو حاملہ کو نقصان دے سکتے ہیں۔

مثلاً بھاری چیز اٹھانا جیسے چارے کا گٹھا، کھالے کے دوسری طرف جانے لئے چھلانگ لگانا اونچی جگہ سے چھلانگ لگانا، دوڑنا، کودنا۔ تانگہ یا بیل گاڑی کی سواری کرنا۔ خصوصاً ایسے خراب راستہ پر جہاں بہت ہچکولے لگیں۔ پرانی اور ٹوٹی ہوئی سڑک پر جانے والی بس پر چڑھنا اکثر اسقاط حمل کا سبب بن جایا کرتا یاد رکھیں حمل کے تین ماہ بعد خصوصاً آخری مہینوں میں ایسی سواری پر چڑھنا خطرناک

اگر حاملہ کو شہری ماحول میسر ہے تو اسے گھریلو کام کاج کے بعد کچھ دیر آرام کرنا چاہیئے اگر وقت مل سکے تو صبح و شام تھوڑی دیر کسی صحت افزا مقام پر جاکر چہل قدمی کرنی چاہیئے۔

اعراض نفسانی

اعراض نفسانی سے مراد نفسانی جذبات ہیں۔ طب اسلامی خصوصاً مفرد اعضاء میں نفسیاتی جذبات کے امراض اور علاج اور امراض میں بڑی اہمیت ہے نفسیاتی جذبات کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا کہ اب تو ماہر نفسیات نے سائیکالوجی کا علیحدہ شعبہ مقرر کر دیا ہے۔ بعض ماہر نفسیات تو مریض کی نفسیات تبدیل کر کے خطرناک امراض کا علاج کر دیتے ہیں

لہذا حاملہ جو ایک نہایت حساس جسم بن چکی ہوتی ہے کو نفسیاتی جذبات سے مغلوب نہ ہونے دیں۔ یعنی رنج، غم، غصہ، خوف وغیرہ جذبات سے عورت کو بچائیں۔ ہمیشہ خوش وخرم رکھیں۔ شوہر یا گھر والوں کو چاہیئے کہ وہ دوران حمل میں حاملہ سے نہایت اچھا سلوک کریں۔

اس کو حتی الامکان ہرگز رنجیدہ یا غمگین نہ ہونے دیں اگر بدقسمتی سے اس قسم کے جذبات مسلسل قائم ہوجائیں تو اکثر حمل گر جایا کرتا ہے۔

فصد یا مسہل

فصد سے مراد کسی ضروری ورید یا شریان کاٹ کر خون نکالنا۔

اطبار متقدمین بہت سی لاعلاج امراض کا علاج فصد کے ذریعہ کیا کرتے تھے آج کل بھی بعض حکما فصد کے ذریعہ علاج کرتے ہیں لیکن ایسے حکما بہت کم ہیں

حاملہ کے پیٹ میں چونکہ بچہ نشو نما پا رہا ہوتا ہے لہذا حاملہ کو فصد نہیں کرانا چاہیئے کیونکہ بعض دفعہ کافی خون بہہ جانے کی وجہ سے بچہ کے لئے حاملہ کے جسم میں غذا یکدم کم ہوجاتی جس سے اکثر بچہ مرجایا کرتا ہے اور اسقاط حمل ہو جایا کرتاہے۔ یا اگر بچہ نہ مرے تو غذائیت کی کمی کی وجہ سے بچہ کمزور رہ جاتا ہے جس سے بچہ کی نشو نما رک جاتی ہے اور وقت پر پیدا نہیں ہوتا بلکہ پیٹ میں کئی کئی سال پڑا رہتا ہے جب بھی خون میں اس کی غذا بڑھ جاتی ہے تو وہ دوبارہ نشو نما پاکر پیدا ہوجاتا ہے لہذا اگر فصد انتہائی ضروری نہ ہو یا بغیر فصد کے تکلیف کا ازالہ ہوسکتا ہو تو فصد نہ کرائیں بلکہ خوردنی غذا دوا سے علاج کرائیں

مسہل ایسی غذا دوا جو پتلے پاخانے لائے مسہل کہلاتی ہے۔ مسہل دوا

غذا کی اس وقت ضرورت ہوتی ہے جب پاخانہ خشک آئے یا کئی کئی دن تک پاخانہ نہ آئے ۔

ضروری ہدایت

قارئین ذہن نشین کرلیں کہ مسہل ادویہ ایک ہی مزاج کی نہیں ہوتیں بلکہ جیسے قبض ہر مزاج میں ہو سکتی ہے اسی طرح ہر مزاج کی غذا دوا ملین و مسہل ہے مریض کے صرف قبض بتانے سے معالج کو فوراً جلاب آور دوا غذا تجویز نہیں کر دینی چاہیے بلکہ تحریک کے مطابق قبض کشا یا مسہل تجویز کرنی چاہیے ۔

اوّل :۔ حاملہ کے لئے تو اور بھی ضروری ہے ۔ کیونکہ اوّل مسہل دوا غذا خون سے پانی خارج کرکے پاخانے لاتی ہے جس سے خون میں رطوبات کی کمی ہو کر بچہ کی صحت پر بُرا اثر پڑ جاتا ہے

دوم :۔ اگر مسہل دوا غدی تحریک کی ہو جیسے جمالگوٹہ کا جلاب ایسے جلاب سے انتڑیوں میں سوزش ہو جاتی ہے ۔ جس سے قے اور مروڑ کے ساتھ پاخانے آنے لگتے ہیں مریضہ کو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ابھی پاخانہ باقی ہے اور وہ اسے خارج کرنے کے لئے کوشش اور زور لگاتی ہے اس کے ساتھ ہی ایک اور خرابی واقع ہو جاتی ہے چونکہ رحم بھی غدی جسم ہے اس میں بھی تحریک شروع ہو جاتی ہے اور وہ بھی اپنے اندر کی چیز کو باہر خارج کرنے لگتا ہے ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بار بار جلاب لینے سے اسقاط حمل ہو جاتا ہے ۔

لهذا اگر حاملہ کو قبض ہو تو اس کی تحریک معلوم کریں پھر ملین غذا دوا سے پاخانہ لانے کی کوشش کریں ۔ جلاب دینے کی بجائے انیما بھی کرا سکتے ہیں جس سے کوئی تکلیف نہیں

ہوتی اور انتڑیاں صاف ہو جاتی ہیں۔

متعدی امراض

بعض امراض ایسی ہیں جو متعدی کہلاتی ہیں۔ مثلاً چیچک خسرہ نزلہ زکام قانون مفرد اعضاء انہیں امراض تو نہیں کہتا بلکہ بعض امراض کی علامات قرار دیتا ہے مثلاً چیچک خسرہ غدی تحریک کی پیداوار ہیں زکام اعصابی تحریک سے ہوتا ہے وغیرہ۔

اگر خدانخواستہ محلہ میں چیچک خسرہ کی وبا پھیل جائے تو حاملہ کو چاہیے کہ ان تکالیف میں مبتلا مریضوں کے پاس نہ جائے نہ ان کی تیمارداری کرے کیونکہ ان کے قریب جانے یا ان کی چیزیں استعمال کرنے سے اسے بھی چھوت لگنے کا خطرہ ہے جس سے حاملہ اور جنین کی زندگی خطرہ میں پڑ جاتی ہے۔

صورت و سیرت مولود

یہ ایک حقیقت مسلمہ ہے کہ والدین کی صورت اور سیرت کا اثر مولود میں ضرور ہوا کرتا ہے۔
آپ کے بعض جگری دوست ضرور ہوں گے اتفاق سے اگر ان کے بچے کہیں مل جائیں تو ان کے چہروں کو دیکھ کر ان بچوں کو آپ ضرور یہ پوچھنے پر مجبور ہوں گے کہ بیٹا تم فلاں آدمی کے بیٹے ہو؟ وہ بچہ بھی جواب دیتا ہے کہ ہاں جی میں فلاں آدمی کا بیٹا ہوں۔

ایک دلچسپ حقیقت

اذیرِ والدین کے چہرہ کی مناسبت سے بچہ کی صورت دیکھ اس کے ماں باپ ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

اس کے برعکس ڈاکٹر ہنس راجہ شیرما صاحب نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب "دستور علاج" میں لکھا ہے کہ چہرہ دیکھ کر تو ہر شخص بچہ اور اس کے والدین کو پرکھ سکتا ہے۔ لیکن حکما و معالج حضرات کو چاہیئے کہ وہ نبض کے اتنے ماہر ہوں کہ وہ پہلے کسی آدمی کی نبض دیکھے پھر اس کے بچوں کو جو دوسرے کئی بچوں میں بٹھائے ہوں صرف بچوں کی نبض دیکھ کر بغیر چہرہ دیکھے ان بچوں کو باہر نکالتا جائے جو اس شخص کے بیٹے ہوں جس کی نبض پہلے دیکھی تھی۔ لہذا یہاں یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ بچہ اور والدین کے صرف چہرے ہی نہیں ملتے بلکہ ان کے جسم و خون کا مزاج بھی ایک جیسا ہوتا ہے لھذا جب یہ حقیقت ہے کہ بچہ اور والدین کا مزاج بھی ایک جیسا ہوتا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ان کی سیرت والدین سے مختلف ہو۔ قارئین یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ انسانی بچہ کی صورت و سیرت کا انسانی والدین سے ملنا ضروری نہیں ہے بلکہ حیوانات میں بھی یہ حقیقت صاف اور واضح ہوا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب تو حیوانات کی اچھی اچھی نسلیں پیدا کی جارہی ہیں۔

جب یہ حقیقت ہے کہ سیرت و صورت والدین سے ملتی ہے تو لہذا والدین کو چاہئے کہ اچھے اخلاق و کردار کو اپنا شعار بنائیں تاکہ جب ان کے وارث پیدا ہوں تو وہ بھی اچھے اخلاق و کردار کے مالک ہوں اور وہ ان کے لئے باعث عزت و خوشی اور مسرت ہوں۔

اس لئے حاملہ کے لئے تو اور بھی ضروری ہے کہ وہ اچھے اخلاق کو اپنائے۔ ایام حمل میں مجامعت سے احتراز کرے۔ انفعالات نفسانیہ، تصورات و تخیلات فاسدہ سے دور رہے۔ بلکہ اپنے خیالات کو نیک رکھے زیادہ وقت تزکیہ نفس میں گزارے۔ پانچ وقت نماز ادا کرے اپنے آپ کو ہمیشہ خوش و خرم رکھنے کی کوشش کرے تاکہ بچہ خوبصورت اور خوش سیرت پیدا ہو۔

دورانِ حمل تکالیف اور ان کا علاج

دردِ سر

حاملہ کو شروع حمل میں اکثر بدہضمی ہو جایا کرتی ہے۔ کبھی قے۔ ابکایاں آتی ہیں کبھی قبض ہو کر دردِ سر ہونے لگتا ہے۔

لہٰذا اگر قبض وغیرہ سے دردِ سر ہو تو تیز جلاب نہ دیں بلکہ ضرورت کے مطابق ملین و قبض کشا دوا دیں مثلاً دودھ گھی پلا دیں یا ۶ ماشہ سے ایک تولہ بادام روغن پلائیں۔ گلقند بھی دے سکتے ہیں۔ اگر قبض وغیرہ نہ ہو تو امرت دھارا پیشانی پر لگائیں۔ ست پودینہ اکیلا بھی چہرہ پر لگا سکتے ہیں۔ صندل کو گلاب کے عرق میں گھس کر بھی لیپ کر سکتے ہیں۔

حاملہ کو نیند نہ آنا

بدہضمی، نفخ شکم، قے گھبراہٹ مسلسل رہنے سے حاملہ کو اکثر نیند نہیں آتی جس سے وہ بہت تنگ آ جاتی ہے

لہٰذا جو سبب معلوم ہو تو اسے فوراً رفع کرنے کی کوشش کریں تاکہ ضعف قلب و خفقان قلب پیدا نہ ہو جائے۔

اگر بدہضمی اور نفخ شکم کے سبب نیند نہ آنے تو دافع ریاح اور ہاضمہ کی دوا دیں۔ اگر فکر رنج و غم اس کا سبب ہو تو اس کا ازالہ کریں روغن کاہو روغن خشخاش کا سر پر مالش کرائیں۔

حاملہ کا درد دانت

ایام حمل میں اگر کسی دانت میں درد ہو تو اسے فوراً نکلوانا نہیں چاہیے۔
اگر دانت میں سوراخ ہو اور اس میں کیڑا ہو تو سوراخ میں ست پودینہ روغن لونگ، روغن دارچینی یا کلوروفارم روئی کی مدد سے لگائیں۔
قبض ہو تو کسی دوا سے رفع کریں۔ جب دانت درد رک جائے اگر سوراخ ہو تو اسے صاف کر کے چاندی وغیرہ سے بند کر دیں۔
اگر مسوڑوں میں سوزش کی وجہ سے درد ہو تو غدی عضلاتی ملین مسوڑوں کو لگائیں اللہ شفا دے گا۔

حاملہ کو بکثرت تھوک آنا

شروع حمل میں اکثر یہ شکایت ہو جایا کرتی ہے خصوصاً ایسی عورتیں جنہیں پہلی بار حمل ہوا ہو وہ اس تکلیف میں زیادہ مبتلا ہوا کرتی ہیں حاملہ تھوکتے تھوکتے تنگ آجاتی ہے۔
چونکہ حمل عضلاتی تحریک میں ہوتا ہے لہذا عضلاتی تحریک شروع ہوتے ہی رطوبات کے اخراج کے لئے عضلات میں نچوڑ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے ایسی صورت میں عضلاتی تحریک کو جلد ختم کرنے کی کوشش کریں تاکہ نچوڑ کا عمل جلد ہو جائے اس مقصد کے لئے ہر قسم کی ترش اغذیہ ادویہ کھلائیں۔
جوارش آملی، جوارش مصطگی، بہترین دوائیں ہیں ان اغذیہ ادویہ سے ایک تو تھوک بدہضمی دور ہوتی ہے دوسرا حمل محفوظ ہو جاتا ہے۔ تیسرے ۹۰٪ اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔

حاملہ کا درد پستان

حمل قائم ہونے کے چار پانچ ماہ بعد عضلاتی غدی تحریک تمدی عضلاتی تحریک بڑھنا شروع ہوتی ہے۔

چونکہ بذات خود پستان غدد ہیں جب ان میں غدی تحریک پیدا ہوتی ہے تو ان میں تحریک سے دوران خون بڑھنا شروع ہو جاتی ہے جس سے ان میں سختی اور درد ہونے لگتا ہے اگر معمولی درد ہو تو نیم گرم پانی سے دھوئیں یا کسی روغن خصوصاً گل روغن کی مالش کرائیں اگر برداشت سے زیادہ تکلیف ہونے لگے تو روغن خشخاش کی مالش کرائیں اور اعصابی غدی تریاق کھلائیں۔

حاملہ کی کھانسی

جب حمل کو آٹھواں یا نواں مہینہ شروع ہوتا ہے دوبارہ رطوبات پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں چنانچہ رحم سے تو رطوبات ہر وقت بہتی رہتی ہے لیکن بعض عورتوں کے پھیپھڑوں میں بھی رطوبات کی سکریشن شروع ہو جاتی ہے جن کے اجتماع سے کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔

یادداشت

بعض معالج کھانسی کے ساتھ نکلنے والی پتلی بلغم دیکھ کر فوراً انہیں خشک کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس سے حاملہ کو چند دن آرام رہ کر پہلے سے زیادہ تکلیف ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ وضع حمل میں بھی وقت پیدا ہو جاتی ہے

کیونکہ نویں ماہ کے آخر میں بچہ کی پیدائش ہوتی ہے اس وقت اعصابی تحریک زوروں پر ہونی چاہئیں رحم میں رطوبات غلیظ ہونے کی بجائے پتلی ہونی چاہئیں۔ رحم کے عضلات کی گرفت مضبوط ہونے کی بجائے نہ ہونے کے برابر ہونی چاہئیں تاکہ بچہ جلد پیدا ہو سکے۔ لہذا اگر حاملہ کو آٹھویں مہینے کے قریب کھانسی ہو تو محرک اعصابی غذا دوا کھلائیں اس مقصد کے لئے لعوق سپستان یا شربت اعجاز پلائیں۔ یہ جوشاندہ بھی بے حد مفید ہے۔

جوشاندہ :- ابریشم۔ گل سرخ۔ سونف، گودہ املتاس، ہر ایک تین ماشہ رات کو ایک پاؤ پانی میں بھگو دیں۔ صبح اُبال کر آدھا صبح آدھا شام پلادیں

حاملہ کا دل دھڑکنا

اسے عرف عام میں خفقان القلب بھی کہتے ہیں حاملہ میں یہ حالت حمل کے ساتویں آٹھویں مہینے میں پیدا ہوتی ہے، حاملہ کا رنگ زرد، پھیکا، کمی خون اور گھبراہٹ ہوتی ہے۔ دل کبھی تیز کبھی سست دھڑکنے لگتا ہے۔ مریضہ کو چکر آتے ہیں اکثر چہرہ پر بدنما دھبے پیدا ہو جاتے ہیں۔

علاج چونکہ خفقان قلب یا دل دھڑکنا غدی تحریک سے ہوتا ہے لہذا ایسی مریضہ کا علاج اعصابی محرک اغذیہ یا ادویہ سے کریں

خمیرہ گاؤزبان سادہ یا عنبری کھلائیں، جوارش شاہی خفقان قلب کی بہترین دوا ہے کمی خون ہو تو فولاد کے مرکبات دیں، مربہ آملہ، مربہ ہلیلہ بھی کمی خون کے واسطے بہت اچھے ہیں، اکسیر جگر بے حد مفید رہتا ہے۔ مریضہ کو قبض نہ ہونے دیں۔

حاملہ کی غشی

غشی کی علامت بعض حاملہ عورتوں کو لاحق ہوجاتی ہے یہ علامت بھی دماغ و اعصاب کے سکون کی وجہ سے پیدا ہوا کرتی ہے۔ ڈاکٹری میں اس حالت کو نروس بریک ڈاؤن NERVIS BREAKDOWN کہتے ہیں یعنی جب یکلخت اعصاب میں تسکین ہوجائے تو فوراً غشی کی حالت پیدا ہوجاتی ہے۔

غشی چونکہ غدی عضلاتی تحریک سے ہوتی ہے لہذا فوراً غدی اعصابی سے اعصابی غدی غذا دوا دیں۔ دورہ کی حالت میں کوئی تیز اعصابی نسوار سنگھائیں۔ ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں۔ نوشادر اور چونا ایک شیشی میں ڈال کر قدرے پانی ملا کر سنگھائیں۔

وضع حمل کے وقت اگر غشی پیدا ہوجائے تو حاملہ کے تلف ہوجانے کا بہت خطرہ ہوتا ہے۔ غشی کے لئے جوارش شاہی، خمیرہ گاؤ زبان، عرق گلاب، عرق گاؤ زبان وغیرہ سے کوئی چیز کھلائیں۔ مستقل علاج کے لئے صبح مربہ گاجر یا مربہ آملہ دیں اگر قبض ہو گلقند کھلائیں۔ دوپہر مولی، شلغم، کدو توری، ٹینڈے، پیٹھا وغیرہ کا سالن کھلائیں۔

حاملہ کی بدہضمی

حمل قائم ہونے کے چند دن بعد حاملہ کو اکثر بدہضمی ہوجاتی ہے اکثر قبض و نفخ ہوجاتا ہے، بھوک بند ہوجاتی ہے۔

علاج:۔ اگر قبض ہو تو ملین غذا دوا دیں۔ مثلاً ساگ کھلائیں۔ دوا ملین مثلاً اطریفل سیاہ یا اطریفل زمانی وغیرہ میں سے کوئی ایک کھلائیں۔ عرق چہار بھی بے حد مفید ہیں

علاج :- اگر قبض ہو تو کوئی ملین غذا دوا دیں۔ مثلاً ساگ کھلائیں دوا میں ہلیلہ سیاہ یا اطریفل زمانی وغیرہ میں کوئی ایک کھلائیں۔ عرق چہار بھی بے حد مفید ہے جوارشِ املی، لونگ دارچینی کا قہوہ دیں فوراً آرام آجائے گا۔

حاملہ کی قے اور متلی

حمل قائم ہونے کے چند دن بعد اور بعض کو ڈیڑھ ماہ یا دو ماہ بعد قے کی شکایت ہوجایا کرتی ہے جو اکثر چوتھے ماہ تک قائم رہتی ہے۔ اگر خفیف قے ہو تو حمل کو کوئی اندیشہ نہیں ہوتا

اگر بار بار قے و متلی ہو تو نہ صرف عورت کمزور و نحیف ہوجاتی ہے بلکہ اکثر حمل ساقط ہوجاتا ہے اور کبھی حاملہ کی جان بچانے کے لئے حمل گرانا پڑتا ہے۔

یادداشت :- اس قسم کی متلی و قے اکثر صبح کے وقت خالی معدہ شروع ہوا کرتی ہے قے میں صرف جھاگ دار رطوبت معدی خارج ہوا کرتی ہے۔

علاج :- قے و متلی خفیف ہو یا شدید حاملہ کو زیادہ چلنے پھرنے نہ دیں بلکہ آرام کرنے کی ہدایت کریں۔ کھانے کے لئے ایسی غذا دیں جس میں ترشی کا اثر غالب ہو صبح اٹھتے ہی مربہ آملہ کھلائیں اور اس کے ساتھ جوارش املی دیں۔ دودھ دلیا وغیرہ بند کردیں سکنجبین لیموں یا شربت نارنج یا شربت انار پلایا کریں۔ دوپہر کو سبزی، سبزی گوشت کھلائیں۔ پیاز ٹماٹر کھانے کے ساتھ ضرور کھلائیں۔

نسخہ چٹنی

طباشیر، زہر مہرہ خطائی، انار دانہ، زرشک، پودینہ ہم وزن، شربت لیموں یا شربت انار

اتنا ملائیں کہ قوام نرم ہو جائے ضرورت کے وقت ایک تولہ سے ۲ تولہ کھلائیں۔

حاملہ کو قبض ہونا

حمل کے دوران اکثر غذا کی کمی بیشی سے قبض ہو جایا کرتی ہے۔ رفع قبض کے لئے حاملہ کو تیز جلاب یا مسہل نہیں دینا چاہیئے مثلاً جمالگوٹہ وغیرہ اول تو غذا کی تبدیلی سے قبض رفع کریں اگر مریضہ دودھ پیتی ہو تو اسے گھی پلائیں یا بادام روغن ایک تولہ ایک پاؤ دودھ میں ملا کر پلائیں۔ گل سرخ اور سونف کی چائے پلا دیں یا گلقند کھلا دیں۔

اگر ان ملینات سے قبض رفع نہ ہو تو کسٹرائل ۲ تا ۳ تولہ دودھ میں ملا کر پلائیں اگر پھر بھی رفع نہ ہو تو تیز جلاب دینے کی بجائے ۵ تولہ کسٹرائل نیم گرم پانی ملا کر حقنہ کرائیں بعدہٗ گل سرخ ایک تولہ، املتاس پانچ تولہ، اور سونف ایک تولہ، سنا مکی ایک تولہ کا جوشاندہ روزانہ پلایا کریں۔

حاملہ کو دست آنا

حاملہ کو اکثر پیچش ہو جایا کرتی ہے، دست شاذ و نادر ہی لگتے ہیں، ناواقفیت کی وجہ سے اکثر عورتیں پیچش کو دست بتاتی ہیں کیونکہ انہیں پیچش اور دستوں میں فرق کا پتہ نہیں ہوتا۔

نئے معالج دستوں کا نام سنتے ہی فوراً دست بند کرنے والی دوائیں دینا شروع کر دیتے ہیں جس سے اکثر آرام نہیں آتا اور اکثر حمل گر جایا کرتا ہے۔

یادداشت:۔ قارئین یہ بات خاص طور پر یاد رکھیں کہ حمل عضلاتی تحریک سے شروع ہوا کرتا ہے اور غدی تحریک سے گزرتا ہوا اعصابی تحریک پر اختتام پذیر

ہوتا ہے۔ شروع حمل میں اکثر قبض رہا کرتی ہے پانچ چھ مہینے کے بعد قبض کی بجائے پیچش کی شکایت ہوا کرتی ہے اور یہی دن حمل کے مشکل ہوتے ہیں۔

یادداشت یاد رکھیں دست جب بھی آئیں بغیر درد اور مروڑ کے آیا کرتے ہیں اگر پاخانہ تھوڑا تھوڑا آؤں آمیز آئے مروڑ اور پیچش کہتے ہیں اس کا علاج دستوں سے بالکل الٹ ہوا کرتا ہے۔

علاج اگر واقعی دست آتے ہوں تو جوارش املی، جوارش آملہ، وغیرہ کھلائیں یا مرچ سرخ، رائی ہم وزن چار چار رتی دن میں تین چار بار کھلائیں۔ فوراً پاخانے رک جائیں گے۔ پھلوں میں انار دیں۔ گوشت کا شوربہ بھی پلائیں۔ اگر پیچش ہو تو انتڑیوں کے لیس کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔ جس کے لئے سب سے اچھی دوا یہ ہے۔

ھوالشافی

ہلیلہ سیاہ بریان کرلیں ۳، ۳ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ لسی یا دہی یا پانی کھلائیں۔ شام تک آرام آ جاتا ہے۔

انار یا شربت انار بہترین دوائے غذا ہے۔ بیسنی روٹی کھانے کو دیں۔ اللہ فوراً شفا دے گا۔

حاملہ کی بواسیر

حمل کے دوران اکثر پاخانہ کے ساتھ خون آنے لگتا ہے جسے ناواقف عورتیں اپنے آپ کو بواسیر میں مبتلا سمجھنے لگتی ہیں

حقیقت یہ ہے کہ حاملہ کو بواسیر ہی نہیں ہوا کرتی بلکہ اسے پیچش ہوا کرتی ہے

پوچھنے پر یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اسے دن میں تین یا چار بار پاخانہ خون آمیز آیا کرتا ہے ۔

یادداشت قارئین یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ بواسیر کے مریض کو کئی کئی دن تک پاخانہ کی حاجت نہیں ہوتی ۔ جب ہوتی ہے تو سدہ بڑی مشکل سے خارج ہوتا ہے جس کے ساتھ خون دھاروں کے شکل میں خارج ہونے لگتا ہے ۔

پھر ذہن نشین کر لیں کہ بواسیر کے مریض کو پاخانہ خون آمیز نہیں آیا کرتا بلکہ سدہ نکلتے ہوئے مقعد کے مسے زخمی ہو جاتے ہیں جن سے خون بہنے لگتا ہے ۔

یاد رکھیں پانچ فی صد عورتوں کو حمل کے دوران بواسیر ہو سکتی ہے وہ بھی پہلے سے بواسیر کی مریضہ ہوا کرتی ہیں ۔

علاج اگر واقعی بواسیر ہو تو غدی عضلاتی ملین اور اعصابی غدی تریاق جدید کھلائیں ۔

غذا صبح :۔ مکھن بادام کھلا کر دودھ پلا دیں ۔ دوپہر :۔ مولی شلغم ساگ ، شام :۔ اگر بھوک شدید ہو تو دوپہر والا سالن کھلائیں ۔

اگر پاخانہ کبھی بار خون آمیز آئے تو پیچش کا علاج کریں دو تین دن میں آرام آ جائے گا

حاملہ کے پیٹ کا لٹک جانا

بعض عورتوں کا پیٹ وضع حمل کے بعد سکڑ کر اصلی حالت پر آنے کی بجائے لٹک جاتا ہے اور بدنما لگتا ہے

علاج :۔ اس کا پہلا علاج ، علاج بالتدبیر ہے ۔ یعنی ایک خاص قسم کی

ولائیتی پٹی پیٹ پر باندھنی چاہئے جو پیٹ کو اوپر اٹھائے رکھتی ہے اگر فوری طور پر وہ مخصوص پٹی نہ مل سکے تو فلالین کی پٹی باندھنی چاہیئے اندرونی طور پر عضلاتی، اعصابی غذا دوا کھلائیں جس سے عضلات میں سکیڑ ہو کر پیٹ اصلی حالت میں آجائے گا۔ اور پٹی بھی نہیں لگانی پڑے گی۔

حاملہ کو بار بار پیشاب آنا

حمل کے ابتدائی دنوں میں اور حمل کے آٹھویں نویں مہینے بار بار پیشاب آیا کرتا ہے

وجہ شروع حمل میں رحم جب اپنے حجم میں بڑھنا شروع ہوتا ہے تو اس کا دباؤ مثانہ پر پڑ جاتا ہے۔ جس سے مثانہ دب جاتا ہے گردوں سے جونہی پیشاب آتا ہے مثانہ میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے فوراً حاجت ہو کر خارج ہو جاتا ہے۔ لہذا تھوڑا تھوڑا پیشاب آتا رہتا ہے۔ لیکن جب رحم پیڑو سے اوپر چڑھ جاتا ہے تو اس کا دباؤ مثانہ پر ختم ہو جاتا ہے۔ اور پیشاب پھر دیر سے اور ٹھیک آنے لگتا ہے جب حمل کے آخری دن آتے ہیں تو پھر رحم نیچے اتر آتا ہے اور پھر مثانہ پر دباؤ ڈالنے لگتا ہے جس سے دوبارہ پیشاب بار بار آنے لگتا ہے۔

علاج:۔ اس کا علاج بھی علاج بالتدبیر سے کرنا بہتر ہے۔ تدبیر یہ ہے کہ حاملہ زیادہ تر آرام کیا کرے اونچی جگہ سے نیچے آہستہ اترا کرے۔ چھلانگ نہ لگائے چارپائی کی پائنتی اونچی کر کے سونا چاہیئے تاکہ رحم کا دباؤ مثانہ پر نہ پڑے قبض نہ ہونے دیں کیونکہ قبض سے بھی مثانہ پر دباؤ پڑ جاتا ہے دودھ گھی ملا کر پلاتے رہیں غذا میں سبزیاں، سبزی گوشت اور اکثر پھل بھی ساتھ کھلایا کریں تاکہ طاقت قائم رہے

پیشاب کا بند ہونا

جیسا کہ اوپر لکھ چکا ہوں کہ رحم کا مثانہ پر دباؤ پڑنے سے پیشاب بار بار آنے لگتا ہے۔ اگر مجری البول پر زیادہ دباؤ پڑ جائے تو اکثر بند ہو جاتا ہے۔

علاج چونکہ پیشاب کے بند ہونے کا سبب مجری بول پر رحم کا دباؤ ہوتا ہے لہذا اس کا علاج بھی علاج بالتدبیر سے کرنا چاہیے۔ یعنی رحم کو دو انگلیوں سے اوپر کو اٹھائیں تو پیشاب خارج ہو جائے گا اگر پھر بھی نہ آئے تو کیتھی ٹر سے حاملہ خود پیشاب خارج کر سکتی ہے۔

اگر قبض کا دباؤ مجری بول پر پڑتا ہو تو قبض کا علاج کرنا چاہیے اگر قبض معمولی ہو تو دودھ گھی پلایا کریں، اگر قبض شدید ہو تو دودھ میں بادام روغن ۱/۲ تولہ یا کسٹر ائل ۱ تولہ دودھ میں ملا کر پلائیں۔

حاملہ کی شرمگاہ کی خارش

حمل کے دوران اکثر حاملہ عورتوں کی شرمگاہ میں خارش ہونے لگتی ہے۔ حاملہ ہر وقت کھجلاتی ہے۔ بعض اوقات ماؤف جگہ زخمی ہو جاتی ہے جس سے حاملہ سخت پریشان رہنے لگتی ہے۔

علاج:- اول شرمگاہ کو نیم یا بیری کے پتوں کے جوشاندہ سے دھوئیں۔ پھر یہ نسخہ بنا کر شرمگاہ پر لگائیں۔

ہوالشافی	غذی عضلاتی اکسیر،	کافور -	ویزلین ،
	۱ تولہ	۲ ماشہ	۵ تولہ

ملا کر بوقت ضرورت اندام نہانی پر لگائیں۔ اگر فوری طور پر یہ چیزیں نہ مل سکیں تو ملتانی مٹی لگائیں یا خطمی کا لعاب لگائیں۔ غدی عضلاتی ملین کو تیل میں جلا کر صاف کر کے لگائیں اس سے بھی فوراً آرام ہو جاتا ہے۔

حاملہ کی شرمگاہ کا ورم

اکثر حاملہ عورتوں کو جب خارش ہوتی ہے تو بعض اوقات شدت اختیار کر جاتی ہے اور یہی خارش ورم میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا شرمگاہ کے ورم کا علاج شرمگاہ کی خارش والی ادویہ استعمال کریں فوراً آرام آ جائے گا۔

احتیاطی طور پر مریضہ کو آرام سے چت لٹائے رکھیں، دن میں دو بار جوشاندہ پوست سے دھوئیں بلکہ روئی کی گدی بنا کر تر کر کے مقام ماؤف پر رکھائیں۔

حاملہ کو سفید رطوبت آنا

حاملہ کو جو سفید رطوبت آتی ہے اسے اکثر حکماء لیکوریا سمجھ لیتے ہیں اور لیکوریا کا علاج کرنے لگتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حاملہ کو جو رطوبت آتی ہے وہ بعض کو تو شروع حمل سے ہی آنے لگتی ہے لیکن اکثر چھٹے ساتویں مہینے سے یہ رطوبت زیادہ آنی شروع ہوتی ہے اس کا رنگ بالکل سفید اور انڈے کی سفیدی کی طرح لیسدار ہوتی ہے۔

یادداشت: قارئین ذہن نشین کر لیں کہ حاملہ کو تقریباً سات ماہ تک عضلاتی تحریک رہتی ہے اس دوران اکثر یہ رطوبت آیا کرتی۔ آٹھویں ماہ غدی تحریک شروع ہو جاتی ہے جس سے البتہ رطوبات

ہو کر براہ رحم و اندام نہانی خارج ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ شروع میں اس کا رنگ ہلکا سرخی مائل زرد ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد اس کا رنگ سفید ہو جاتا ہے۔ لیکن قوام میں گاڑھی لیسدار ہوتی ہے جہاں گرتی ہے وہاں زمین پر پانی کی طرح پھیلتی ہے نہ جذب ہوتی ہے یعنی اس میں پانی یا اعصابی رطوبت نہیں ہوتی۔

نویں مہینے یہی رطوبت قوام میں پتلی اور پہلے سے بھی زیادہ آنے لگتی ہے۔

علاج اگر حاملہ کی صحت میں کوئی کمی بیشی نہ ہو اور اس کی حالت صحت درست ہو تو اس رطوبت کو روکنے کی کوشش نہ کریں، وضع حمل کے بعد یہ خود بخود ختم ہو جایا کرتی ہے۔ اگر کچھ کم کرنا چاہیں تو پھٹکڑی سفید کی اندام نہانی میں پچکاری کرائیں۔

نوٹ اگر حاملہ کو ڈوش کرنا پڑے تو ڈوش بڑی احتیاط سے کرنا چاہیئے ڈوش کی نلکی اندام نہانی میں ہی رکھیں رحم تک نہ جانے دیں اور ڈوش کی نلکی صرف آدھی کھولیں تاکہ پانی آہستہ آہستہ اندر جائے نلکی رحم سے نہ ٹکرانے دیں۔ اور تیزی سے پانی نہ داخل کریں۔ ورنہ رحم متاثر ہو کر سوزشناک ہو جاتا ہے اور حمل کے گر جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

حاملہ کے رحم میں درد ہونا

بعض حکماء حاملہ کے رحم میں درد ہونے کا سبب رحم کا ٹل جانا تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ نہیں ہے کیونکہ شروع حمل میں تو شاید ایسا ممکن ہو کیونکہ اس وقت رحم بڑھا ہوا نہیں ہوتا لیکن چھ سات ماہ بعد رحم اپنے مقام سے پھنسا ہوا ہوتا ہے بلکہ اوپر پیٹ کی جانب بھی بڑھ رہا ہوتا ہے ایسی حالت میں رحم کے ٹل جانے یا الٹ

جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اس کے برعکس پیٹ پر چوٹ لگ جائے جس سے رحم بھی متاثر ہو جائے تو درد رحم ممکن ہے۔

قبض سے رحم پر دباؤ پڑتے رہنے سے بھی درد ممکن ہے، غدی تحریک سے رحم میں سوزش ممکن ہے کیونکہ رحم بھی ایک غدد ہے سوزش سے پیشاب جل کر اور درد سے آنے لگتا ہے۔

علاج اگر قبض ہو تو اس کا علاج کریں۔ قبض کا دباؤ رفع ہوتے ہی رحم میں درد ختم ہو جائے گا۔

اگر سوزش رحم ہو تو اعصابی غدی دوا دیں فوراً سکون ہوگا۔

حاملہ کے ہاتھ پاؤں چہرہ پر اماس ہونا

حمل کے ساتویں ماہ بعد اکثر حاملہ عورتوں کے ہاتھ پاؤں اور چہرہ پر اماس یعنی سوجن ہو جایا کرتی ہے بلکہ شدید حالتوں میں تمام جسم پر سوزش ہو جایا کرتی ہے۔

یادداشت یاد رکھیں سوجن، تھوج و اماس ہمیشہ غدی تحریک سے آیا کرتی ہے۔ پیشاب میں البیومن اور رطوبت بیضہ خارج ہونے لگتی ہے۔ پیشاب تھوڑا تھوڑا اور جلن کے ساتھ آتا ہے۔ اکثر قبض ہوتی، دم چڑھتا، دل گھبراتا ہے۔

علاج قانون مفرد اعضاء کے اصول کے مطابق مریضہ کو غدی اعصابی ملین دیں اگر قبض ہو تو غدی اعصابی مسہل

بھی ضرور دیں جس سے دو تین پاخانے پتلے آجائیں شربت بزوری بے حد مفید ہے

غذا

صبح مربہ گاجر یا گلقند کھلائیں اور سونف ۳ ماشہ گل سرخ ۲ ماشہ کی چائے پلائیں

دوپہر:۔ کدو، توری، ٹینڈے، پیٹھا، مولی، گاجر، شلغم وغیرہ کا سالن کھلائیں اگر مربہ گاجر کھلائیں اگر شدید بھوک لگے تو دوپہر والا کوئی سالن کالی مرچ سے پکا کر کھلائیں

حاملہ کا نقص الدم یا کمی خون

حمل کے شروع میں تو کمی خون نہیں ہوتی لیکن جونہی غدی تحریک شروع ہوتی ہے تو صفرا بڑھ جاتا ہے اور خون کا رنگ پھیکا یا زرد پڑ جاتا ہے۔ کمزوری دن بدن بڑھتی ہے۔ کمی خون واضح ہو جاتی ہے، دل گھبراتا ہے، ضعف قلب ہوتا ہے جسم پر اماس آنے لگتا ہے۔

علاج

غدی اعصابی غذا دوا کھلائیں اور صفرا و حرارت کو کم کریں فاضل صفرا خارج ہوتے ہی خون کا رنگ درست ہو جائے گا یعنی کمی خون رفع ہو جائے گی۔

غذا

صبح:۔ مربہ آملہ کھلا کر سونف کی چائے دیں۔

دوپہر:۔ کدو، توری، ٹینڈے، پیٹھا، مولی گاجر، شلغم کا سالن کالی مرچ سے پکا کر کھلائیں۔ سبزی گوشت بھی دیں،

شام:۔ مربہ آملہ یا گاجر کا مربہ کھلائیں

نوٹ:۔ شربت فولاد بھی غذا کے ساتھ پلایا جائے تو نہایت فائدہ ہوتا ہے

حاملہ کا تشنج

شروع حمل میں اکثر نئی حاملہ عورتوں کے ہاتھ پاؤں میں تشنج ہونے لگتا ہے اس کے دورے روزانہ کئی کئی بار بھی ہونے لگتے ہیں۔

یادداشت:۔ تشنج ایک قسم کا کڑل ہے یا ہچکی کی طرح ایک غیر طبعی حرکت ہے جو عضلاتی تحریک سے ہوا کرتی ہے۔

علاج غدی اعصابی غذا دوا کھلائیں قبض ہو تو مسہل کھلائیں دودھ گھی زیادہ پلاتے رہیں خشکی کی شدت رفع ہوتے ہی تشنج کے دورے ختم ہو جائیں گے

حاملہ کا جنون

غدی عضلاتی تحریک سے اعصاب میں سکون ہو کر ذہنی توازن بگڑ جاتا ہے جس سے مریضہ شعور سے باتیں کرنے کی بجائے پاگلوں کی طرح باتیں کرنے لگتی ہے یا اسے کسی چیز کے حاصل کرنے یا اسے کسی چیز سے دور رہنے کا خیال ہر وقت رہنے لگتا ہے غدی اعصابی غذا کریں، اللہ شفا دے گا

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی:۔ گل گاؤزبان، گل سرخ، گل سیوتی، ابریشم، کشنیز خشک، ہر ایک ایک تولہ سب کو عرق گاؤزبان ۱/۲-سیر میں پکائیں، چھان کر شہد ایک پاؤ میں قوام بنائیں۔ چھ ماشہ سے ایک تولہ صبح دوپہر شام کھلائیں

حاملہ کا بخار

ایام حمل میں ملیریا بخار یا کھانسی نزلے سے اکثر بخار ہو جایا کرتا ہے۔

علاج ملیریا بخار ہو تو کونین زیادہ مقدار میں نہ دیں کیونکہ اس سے رحم کا منہ کھل جاتا ہے اور حمل کے ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے

اگر کونین کھلانی پڑے تو اس کے ساتھ افیون کا کوئی مرکب ضرور دیں۔

رات کو گلو ۳ ماشہ، اجوائن ۳ ماشہ بھگو دیں۔ صبح چھان کر پلا دیں صرف دو تین دن میں آرام آجائے گا

حاملہ کا فالج

حاملہ کو اعصابی فالج شاذو نادر ہی ہوا کرتا ہے کیونکہ حمل کے دوران اُسے اعصابی تحریک ہی نہیں ہوتی۔ حمل کے دوران عضلاتی یا غدی تحریک ہوا کرتی ہے اگر شروع حمل میں فالج ہو جائے تو اکثر نچلے دھڑ کا فالج ہوتا ہے اور اس کا علاج غدی تحریک پیدا کر کے کیا جا سکتا ہے

لیکن اگر سات آٹھ ماہ گذر جائیں تو اکثر غدی فالج ہوا کرتا ہے جو زیادہ تر دائیں طرف ہوتا ہے۔

تشخیص سے جو فالج تشخیص ہو تو تحریک کے مطابق علاج کریں۔

غدی فالج معلوم ہو تو اعصابی غدی غذا و دوا کھلائیں فوراً فالج میں کمی واقع ہو جائے گی مستقل طور پر وضع حمل کے بعد رفع ہو جائے گا۔ اگر ہاتھ پاؤں پر سوجن اور اماس ہو تو پیشاب آور چیزیں کھلائیں، اللہ شفا دے گا۔

حمل کے دوران حفظان صحت

پاکستان میں بہت سی حاملہ عورتیں یا تو حفظانِ صحت کو سمجھتی ہی نہیں اگر سمجھتی ہیں تو اس پر عمل نہیں کرتیں یا پھر اپنے حالات کی وجہ سے ان کے لئے ان اصولوں پر عملدرامد کرنا ممکن نہیں تو مشکل ضرور ہوتا ہے مثلاً دیہات کی عورتوں کو وہ سہولتیں حاصل نہیں جو شہری آبادی کی عورتوں کو میسر ہیں۔ مگر چند تجاویز اس موقع پر ضبط تحریر کرنے کا واحد مقصد یہ ہے کہ ان معلومات کی طرف حاملہ مستورات یا معالجین کی توجہ مبذول کرائی جائے تاکہ حاملہ عورت اپنی جنین کی صحیح طریقے سے حفاظت و نگداشت کر سکے

سب سے پہلے یہ بتا دینا ضروری ہو گا کہ حمل کیا چیز ہے۔ اور حمل کیسے ٹھہرتا ہے اس کی آسان تعریف تو یہی ہے کہ بیضہ کا بار آور ہو کر رحم کی اندرونی دیواروں میں پیوست ہونا حمل کہلاتا ہے۔ دراصل بعد از جماع کرم منی میں سے چند اپنی طبعی حرکت کے ساتھ مہبل رحم میں سے گزر کر رحم کی بالائی سطح پر پہنچ کر بیضہ انثی میں داخل ہو جاتے ہیں اور بیضہ بار دار ہیں زندگی کے آثار پیدا ہونے لگتے ہیں۔ یہ بیضہ نشو نما پاکر قریباً ایک ہفتہ بعد جوف رحم میں آکر رحم کی دیوار کے ساتھ پیوست ہو جاتا ہے چنانچہ بیضہ انثی میں جو تغیرات رونما ہوتے ہیں ان کا مختصر ذکر یوں ہے کہ سب سے پہلے بیضہ مذکور کی نوات دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے اور پھر دو کے چار اور چار سے آٹھ حصوں میں اور اس طرح بار آور بیضہ بے شمار خلیوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔

اور پھر وہ ذرات اپنی اوپر کی جھلی کے اندر ہی اندر مرکز سے محیط کی طرف ایک موٹا سا طبقہ بنا دیتے ہیں جسے طب میں ادمہ جرثومہ اور ڈاکٹری میں بلاسٹوڈرم کہتے ہیں۔

اس کی تین تہیں ہوتی ہیں ان میں سے بیرونی تہہ سے جنین کی جلد اور دماغ و نخاع

اور حواس خمسہ بنتے ہیں۔ جب کہ درمیانی تہہ سے عضلات وعظام اور عروق وغیرہ اور بیرونی تہہ سے اعضائے تنفس اور اعضائے ہضم وغیرہ بنا کرتے ہیں۔

حمل کی قسمیں

گو حمل کی کئی اقسام ہیں مگر مضمون کی مناسبت سے یہاں پر صرف حمل طبعی یا حمل رحمی کی بات کی جائے گی جو عام عورتوں میں قرار پاتا ہے۔ حمل قرار پانے کے متعلق ڈاکٹر غلام جیلانی اپنی کتاب (مخزن حکمت) میں لکھتے ہیں کہ حمل قرار پانے میں عورت کا ارادہ اور مرضی لازمی نہیں ہوتی کیونکہ جماع جبری میں باوجود عورت کی عدم مرضی وخواہش کے حمل قرار پا سکتا ہے بلکہ اگر مجامعت کے وقت عورت عالم سکر یا بے ہوشی میں بھی ہو تب بھی حمل قرار پانا ممکن ہے، یہ ٹھیک ہے کہ حمل قرار پانے میں عورت کی خواہش یا عدم خواہش کا کوئی تعلق نہیں، اسی طرح مدت حمل کے لئے اپنی کتاب میں موصوف لکھتے ہیں کہ حمل کی مدت بالواسطہ دو سو اٹھتر دن قرار دی ہے یعنی ماہ شمسی یا انگریزی مہینوں کے حساب سے نو ماہ اور آٹھ دن، بشرطیکہ ہر ایک ماہ تیس دن کا ہو اور ماہ قمری یا اسلامی مہینوں کے حساب سے نو ماہ اور بارہ دن،

موصوف رقمطراز ہیں کہ کبھی کبھی اس مدت سے چند روز پہلے یا چند روز بعد بھی بچہ پیدا ہو جایا کرتا ہے، اسی طرح قوانین یورپ میں حمل کی مدت ایک سو اسی دن یا چھ ماہ سے زیادہ متعین نہیں۔ یعنی اگر کوئی عورت شادی کے کم از کم چھ ماہ بعد یا زیادہ سے زیادہ دس ماہ بعد بچہ جنے تو وہ بچہ حلال اور جائز ہوگا اور جائز وارث قرار پاتا ہے

ایک بات قابل غور یہ ہے کہ اگر سات ماہ سے پہلے بچہ پیدا ہو جائے

تو زندہ نہیں رہتا مگر شاذ و نادر ساتویں ماہ بچہ پیدا ہو جائے تو وہ زندہ رہتا ہے۔
یہاں پر ایک اور بات اپنے تجربے کی لکھ رہا ہوں کہ اگر بچہ آٹھ ماہ کا پیدا ہو تو زندہ نہیں رہتا البتہ سات ماہ کا بچہ دیکھنے میں آیا ہے کہ وہ زندہ رہ جاتا ہے حالانکہ آٹھ ماہ اور سات ماہ کے بچے میں صرف ایک ماہ کا فرق ہے۔

مذکورہ بالا بیان کے بعد یہ مناسب ہوگا کہ حاملہ کے حفظانِ صحت کے اصولوں کو بیان کیا جائے تاکہ حاملہ اور جنین دونوں کو فائدہ پہنچے۔ اسلام نے تمام مذاہب سے بڑھ کر صحت اور صفائی پر توجہ دی ہے۔ جہاں عذاب و ثواب کا ذکر آیا ہے وہاں اگر غور سے اس کے فلسفہ کی طرف عمیق نظر سے دیکھا جائے تو شفاء للناس کے مطابق پائیں گے۔ مطلب یہ ہوا کہ اچھائی اور برائی دونوں برابر کا درجہ رکھتی ہیں اس طرح اچھائی تب ہی مل سکے گی۔ جب صحت کے اصولوں کو ملحوظ رکھا جائے گا اگر صحت کے اصولوں کو مدنظر نہ رکھا جائے تو نتیجہ اتنا بہتر نہیں ہوگا البتہ الٹا نقصان ہوگا۔
اب اس کو یوں سمجھنا چاہیئے کہ صحت کے اصولوں کو اپنانا قانون فطرت کے عین مطابق ہے اور صحت کے اصولوں پر عمل نہ کرنا قانون فطرت کی خلاف ورزی ہے۔

زمانہ قدیم کے لوگ اکثر توہم پرست ہوتے تھے اس کی مثال یوں ہے کہ بعض متعدی امراض جو جسم یا خون میں عفونت کی وجہ سے پیدا ہوتی تھیں وہ لوگ اسے دیوتا یا دیوی کی ناراضگی پر محمول کرتے تھے جیسا کہ پاکستان اور بھارت میں بھی بے علم توہم پرست لوگ مرض خسرہ، موتی جھرا، چیچک یا تجیر وغیرہ سے جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اس کو وہ دیوتا یا دیوی کی آمد بتا کر اس کا علاج چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ ان امراض میں صحت و صفائی اور احتیاط کی اشد ضرورت ہوتی ہے اگر کسی حاملہ کو کبھی یہی مرض لاحق ہو جائے تو فوری طور پر کسی اچھے معالج سے رجوع کرنا چاہیئے تاکہ اس کا صحیح علاج ہو سکے۔ ان امراض میں دل اور دماغ

کی تقویت کی طرف بالخصوص توجہ دینی چاہیئے کیونکہ ایسے امراض میں بخار، خفقان اور گھبراہٹ لاحق ہو جاتی ہے لہذا ایسے حالات میں حاملہ کو مندرجہ ذیل احتیاطیں کرنی چاہئیں

احتیاطیں

کمرہ حاملہ کو ایک ہوادار کمرے میں سونا اور بیٹھنا چاہیئے اس کمرے میں ہوا کے علاوہ روشنی اور دھوپ کی آمد و رفت ہونی چاہیئے کیونکہ تازہ ہوا سے جسم میں تندرستی قائم رہتی ہے اور دھوپ کی آمد سے کمرے کے جراثیم مر جاتے ہیں

غذا حاملہ کو غذا صاف ستھری ملنی چاہیئے اور کھانے میں لطیف اور زود ہضم غذا دینی چاہیئے، سبزیوں میں گاجر، مولی، پالک، شلغم توری، کدو، ٹینڈے، ٹماٹر، سلاد، چھوٹا گوشت (اگر میسر ہو) ورنہ گائے کا گوشت مونگ کی دال، مسور کی دال، چپاتی اور پھلکہ وغیرہ دیں، بادی اشیاء مکمل پرہیز کریں،

لباس:۔ حاملہ کا لباس سردیوں میں گرم اور گرمیوں میں ہلکا اور نرم اور ڈھیلا ہونا چاہیئے۔

غسل:۔ حاملہ کو روزانہ غسل کرنا چاہیئے۔ بالخصوص گرمیوں میں صبح و شام دو بار اور سردیوں میں دوسرے تیسرے دن ضرور نہانا چاہیئے البتہ نیم گرم پانی سے نہانا مفید ہو گا

متعدی امراض:۔ حاملہ کو متعدی امراض چیچک خسرہ والے مریضوں کے گھر نہیں جانا چاہیئے اور جہاں تک ممکن ہو ایسی جگہ سے بچنا چاہیئے کیونکہ اس کا اثر جنین اور حاملہ پر ہوتا ہے۔

مجامعت:۔ حاملہ کو ایام حمل میں ہم بستری سے بچنا چاہیئے۔

بالخصوص حمل کے آخری دنوں میں۔

فصد: حاملہ کو فصد نہیں کروانی چاہیئے۔ نہ ہی قوی جلاب لینا چاہیئے اور نہ ہی تیز ادویات اور مقوی دوائیں استعمال کرنی چاہییں۔

رنج وغم: حاملہ کو رنج وغم اور رنجیدہ باتوں سے بچنا چاہیئے۔ خوف وہراس مار پیٹ اور غصہ سے بھی بچنا ضروری ہے۔ ورنہ جنین پر اس کا اثر ہوگا یا اسقاط ہونے کا سخت اندیشہ ہوتا ہے۔

منشیات: حاملہ کو منشی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

حاملہ کو پہلے تین ماہ تو بہت احتیاط کرنی چاہیئے کیونکہ پہلے تین مہینوں میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ گھر میں یا باہر کسی چیز سے ٹھوکر کھانا یا کسی اونچی نیچی جگہ پر پیر پڑ جانا یا کسی اونچی جگہ سے گرنا یا گرانا یا کوئی بھاری چیز اٹھانا مثلاً گھڑا، پلنگ یا کسی اور بوجھ کا اٹھانا۔ یہ ساری باتیں حمل کے خطرہ کا باعث ہوتی ہیں اور حفظانِ صحت کے خلاف ہیں، اس سے جنین کے نقصان کے ساتھ ساتھ حاملہ کو بھی ضعف پہنچ سکتا ہے۔

احتیاط تدابیر کے بعد اب ان تکالیف کا ذکر کیا جائے گا جو حمل کے دورانِ پیدا ہو سکتی ہیں اور وہ حسبِ ذیل ہیں۔

حمل کے دوان کی تکالیف

سردرد: سب سے پہلے سردرد کی وجہ دریافت کریں اور اس کے مطابق علامات دریافت کریں اور اس کے مطابق علاج تجویز کریں۔

بدھضمی: اگر حاملہ کو بدہضمی ہو جائے تو جوارش کمونی، عرق پودینہ یا عرق

بادیان کے ساتھ دیں یا یہ سفوف بنا کر استعمال کروائیں۔

پوست ہلیلہ کابلی، بادیان، قند سفید، برابر وزن سفوف بنالیں اور صبح و شام دو ماشہ تازہ پانی سے استعمال کرائیں

متلی :- گاہے لگاہے حاملہ عورت کو متلی بھی ہوا کرتی ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ سب عورتوں کو متلی ہو۔ بعض عورتوں کو متلی کے ساتھ قے بھی ہوتی ہے۔
بعض عورتوں کو تو اتنی قے ہوتی ہے کہ حمل ضائع ہونے کا سخت خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں شربت نارنج یا شربت انار ترش چٹائیں یا حسب ذیل نسخہ استعمال کروائیں۔

کہربا شمعی۔ طباشیر اصلی۔ زہر مہرہ خطائی۔ دانہ الائچی خورد، ہم وزن کوٹ کر سفوف بنالیں، دن میں تین بار۔ ایک سے دو ماشہ شربت نارنج کے ساتھ دیں

بے خوابی :- حاملہ کو نیند بھی نہ آنے کی تکلیف ہو جایا کرتی ہے۔
ایسی صورت میں اصل سبب معلوم کریں کہ وہ کچھ سوچتی تو نہیں رہتی یا کوئی صدمہ یا رنج لاحق تو نہیں۔ اگر کوئی سبب ان میں سے ہو تو اسی سبب کو دور کرنے کی کوشش کریں

کثرت لعاب :- حاملہ کو کبھی کبھی لعاب بہت آتا ہے۔ ایسی صورت میں کیکر کی چھال ایک تولہ یا سوا تولہ تین پاؤ پانی میں جوش دے کر اس میں دو ماشہ پھٹکڑی بریاں ملا کر کلیاں کروائیں اور دوا جوارش مصطگی استعمال کروائیں۔

کھانسی :- اگر حاملہ عورت کو کھانسی ہو تو شربت اعجاز چٹائیں یا لعوق سپستان دیں۔ بصورت دیگر جوشاندہ بھی دیا جا سکتا ہے، شام کو حسب معمول نمبر میں رکھ کر چوسیں۔

غشی: غشی کی صورت میں مریضہ کو فوراً لٹا دیں گلے کے بٹن اور سینے کی بندش کھول دیں اور سر کو کسی قدر نیچے رکھیں اور چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں۔ اگر پھر بھی ہوش نہ آئے تو ہسپتال لے جائیں۔

خفقان: اگر حاملہ کو اختلاج قلب کا عارضہ لاحق ہو جائے تو اسے آرام سے لٹا دیں اور مکمل آرام کرنے کی ہدایت کریں اور مقویات قلب ادویات استعمال کرائیں۔ مثلاً مربہ سیب، مربہ آملہ چاندی کے ورق کے ساتھ یا خمیرہ گاؤزبان یا خمیرہ مروارید عرق بید مشک میں دیں۔ نیز سفوف طباشیر طلائی بھی مفید ہے

احتباس بول: اگر حاملہ کا پیشاب رک جائے اکثر مجری بول پر رحم کے دباؤ پڑنے سے پیشاب رک جاتا ہے ایسی صورت میں رحم کو دو انگلیوں سے اوپر کو اٹھانے سے پیشاب خارج ہو جاتا ہے

خارش: حاملہ کی شرمگاہ کی خارش عموماً پھٹکڑی والے پانی سے آبدست کرنے سے دور ہو جاتی ہے۔ اگر اس سے افاقہ نہ ہو تو سبب معلوم کر کے اس کا علاج کریں۔

کمی خون: حاملہ کے خون میں کمی کے باعث حاملہ کے چہرہ کا رنگ زرد اور ہونٹوں کا رنگ سفید پڑ جاتا ہے۔

ایسی صورت میں سب سے پہلے قبض ہو تو اسے دور کریں بعد میں کشتہ فولاد دو چاول مکھن یا خمیرہ گاؤزبان میں ملا کر دیں۔ غذا میں دودھ یا یخنی دیں۔

اسہال: حاملہ کو اگر اسہال آتے ہوں تو یہ سفوف دیں۔

ھوالشافی پوست ہلیلہ زرد، طباشیر، دانہ الائچی خورد، زہر مہرہ، کہربا شمعی، حجر الیہود یا سفوف رائی برابر کی مصری اور دانہ الائچی خورد چوتھا حصہ، گوند کیکر چوتھا حصہ کا

سفوف بنا کر شامل کر دیں اور بقدر دو تا تین ماشہ صبح، دوپہر، شام ہمراہ آب آب تازہ استعمال کرائیں۔ اگر پیچش ہو تو اس میں بیلگری کا اضافہ کریں۔

بخار:۔ حاملہ کو اگر بخار ہو جائے تو اس صورت میں طباشیر، ست گلو، دانہ الائچی خورد ہم وزن پیس کر سفوف بنائیں۔

خوراک ۲ تا ۳ ماشہ ہمراہ آب تازہ اگر سردی سے بخار ہو تو اسی سفوف میں مرچ سیاہ پسی ہوئی اور کشتہ گاؤزبان نیم والا دو رتی فی خوراک شامل کریں۔

سیلان الرحم:۔ حاملہ کو سفید رطوبت والا پانی کبھی کبھی آنے کی شکایت ہو جاتی ہے ایسی صورت میں مریضہ کی طرف فوراً توجہ دینی چاہیئے اس لئے کہ ایک تو مریضہ کمزور ہو جاتی ہے دوسرے یہ کہ اگر پانی زیادہ آئے گا تو اس سے جنین کو بھی ضعف پہنچے گا سنگ جراحت کا کشتہ بالائی میں رکھ کر دو رتی کی خوراک دیں اور پھٹکڑی ملے پانی سے دن میں آبدست کرائیں۔

قبض:۔ حاملہ کو قبض کی شکایت نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ قبض سے جہاں بہت سے امراض پیدا ہوتے ہیں وہاں ایک موذی مرض بواسیر کی بھی شکایت لاحق ہو جاتی ہے لہذا قبض کا خاص طور پر خیال رکھیں اُسے رفع کرنے کے لئے روغن بادام دو تولہ ایک پاؤ نیم گرم دودھ میں ملا کر دیں۔ حاملہ کو تیز مسہل سے بچ کر رہنا چاہیئے

پیٹ لٹکنا:۔ حاملہ عورتوں میں بعض کا پیٹ لٹک جاتا ہے کچھ درد کی شکایت بھی محسوس ہوتی ہے۔ ویسے عورتیں پیٹ کے لٹک جانے کی کوئی خاص تکلیف محسوس نہیں کرتی مگر کچھ برا سا محسوس کرتی ہیں لہذا ان کو چاہیئے کہ چھ سے آٹھ انچ چوڑی فلالین کی پٹی باندھ کر رکھیں۔

جب پستان حمل کے زمانہ میں بڑھنے لگیں تو اس قسم کی انگیا ہر روز پہننی چاہئے انگیا صحیح ناپ کی ہونی چاہیئے جس کے کندھے کے اوپر جانے والے تسمے چوڑے ہوں یہ پتلے مسام دار کپڑے کی بنی ہوئی ہو جس میں ہوا کی آمدرفت ہو سکے اس کو ہر روز دھونا چاہیئے

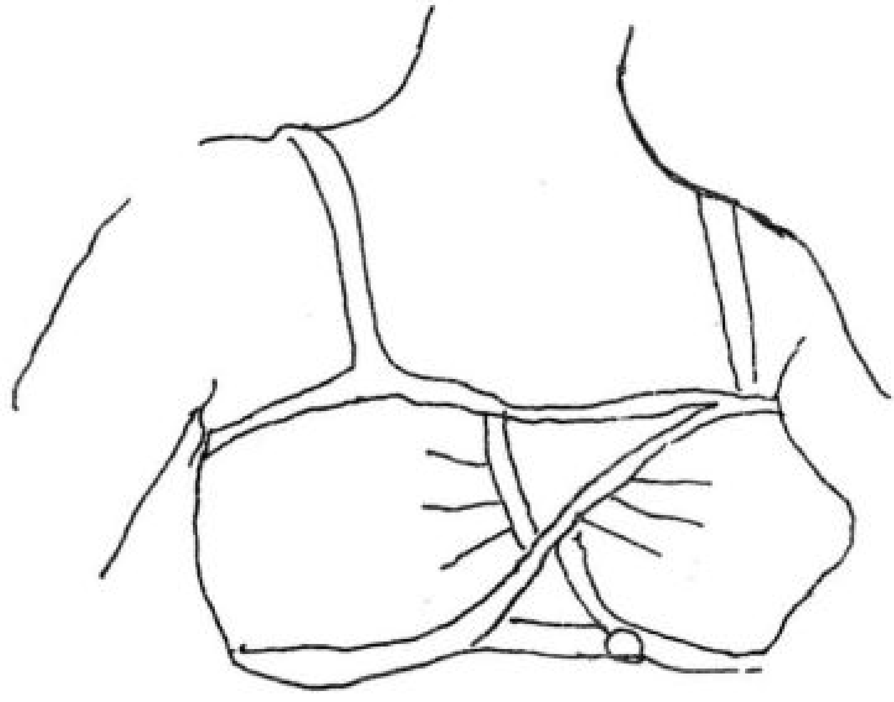

اسقاط حمل

ملتان شہر سے ایک نوجوان مریضہ اپنی عزیز عورتوں کے ساتھ فری کیمپ غذا سے علاج میں آئی۔ مریضہ کی ساتھی عورتوں نے بتایا کہ اس کو غور سے دیکھو ہم مایوس ہو کر آپ کے پاس آئی ہیں۔ اس کو چھ بار حمل ضائع ہو چکا ہے۔ تین ماہ سے پہلے ہی شدید خون جاری ہو کر حمل ضائع ہو جاتا ہے کوئی علاج بھی کارگر ثابت نہیں ہوتا۔ تعویذ وغیرہ بھی بہت کرائے ہیں لیکن فائدہ نہیں ہوتا۔ میں نے انہیں تسلی دی کہ فکر نہ کریں اللہ تعالیٰ بہتری کریں اب انشاء اللہ حمل ضائع نہیں ہوگا اور لڑکا پیدا ہوگا۔

کیفیت و علامات

کمی خون اس قدر کہ مریضہ کا رنگ سفید کپڑے کی طرح ہو چکا تھا، سانس پھولنا کبھی قبض اور پتلے دست آنا سارے جسم میں ہلکا ہلکا درد رہنا۔ طبیعت میں کبھی خوف اور کبھی غصہ کا پایا جانا ہر وقت مایوس رہنا جب حمل ہوتا تو بس اس طرح محسوس ہوتا کہ اب بھی ضائع ہوا آخر تین مہینے سے پہلے کا حمل ہو کر گر جاتا جس سے خون جاری ہو کر کمزوری پیدا ہو نا فطری تھا، نزلہ زکام کا اکثر رہنا، پیشاب سفید اور زیادہ کرنا۔

تشخیص

میں نے جب نبض دیکھی تو بے حد اعصابی عضلاتی تھی، بلغم اور رطوبات کی وجہ سے رحم پھول کر ڈھیلا اور کمزور ہو گیا تھا۔

غذائی علاج

صبح:۔ مربہ آملہ، یا بھنے ہوئے چنے اور کشمش کھا کر دہی کی لسی یا لونگ دارچینی کا قہوہ۔

دوپہر:۔ چنے کی روٹی، گوشت، دال اور چٹنی زیادہ استعمال کرنے کی ہدایت کی گئی
رات:۔ دوپہر والی غذا کھا کر چھلکا جامن کا قہوہ۔

غذائی علاج تقریباً دو مہینے جاری رکھا اس دوران حمل ہوگیا اب غذائی علاج کے ساتھ دوائی علاج بھی شروع کردیا گیا کیونکہ مریضہ بوجہ خوف دوا کھانے پر مُصر تھی۔ دوا کے ساتھ غذائی علاج بھی حسبِ سابق جاری رہا اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی سے کمی خون بھی دور ہوگئی اور پورے نو ماہ بعد خوبصورت بچہ پیدا ہوا۔

دوائی علاج عضلاتی اعصابی ملین، فولادی، جوارش املی تجویز کی گئی جن سے فوراً گھبراہٹ ٹھیک ہوگئی رطوبت کا اخراج بند ہوکر بچہ پیٹ میں نشوونما پا رہا ہے انشاءاللہ پورے نو ماہ بعد پیدائش ہوگی

نسخہ جات: ہوالشافی

آملہ	کرنجوہ	پھٹکری	ہلیلہ سیاہ
۱تولہ	۱تولہ	۲ماشہ	۳تولہ

سب کو باریک پیس کر نخودی گولیاں بنالیں، دو گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ یا شربت الجبار۔

افعال اثرات: میں عضلاتی اعصابی سرد خشک ہے جسم میں خارج ہونے والی رطوبتوں کو فوراً بند کرتی ہے۔ مقوی عضلات ہے،
ضعف عضلات سے ہونے والے اسقاط حمل کے لئے بے حد مفید ہے۔ اس کے علاوہ نزلہ زکام کمی خون سیلان الرحم کے لئے مفید ہے۔

فولادی ہوالشافی:۔

ترپھلہ	کشتہ فولاد	کشتہ کچلہ
۵تولہ	۱تولہ	۴تولہ

سب کو باریک کر کے نخودی گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک:۔ ۱تا۲ گولی دن میں تین بار ہمراہ نیم گرم پانی یا قہوہ۔

افعال اثرات میں عضلاتی غدی مقوی ہے۔ کمی خون سانس پھولنا عام کمزوری موٹاپا، سیلان رطوبت، نزلہ زکام، عام جسمانی کمزوری بوجہ ضعف عضلات، اعصابی تحریک سے ہونے والے اسقاط کے لئے تریاق ہے بے حد مقوی رحم ہے۔

جوارش املی

بحوالہ شافی: املی ۱ پاؤ، آلو بخارہ ۱ پاؤ، پودینہ دیسی ۱۰ تولہ، سونٹھ ۵ تولہ

انار دانہ ۱۰ تولہ، زرشک ۱۰ تولہ، منقیٰ ۱۰ تولہ، آملہ ۵ تولہ، ست لیموں ۵ تولہ، چینی ۳ تولہ

ترکیب تیاری: املی آلو بخارہ کو پانی میں بھگو دیں کچھ عرصہ بعد ہاتھ صاف کرکے خوب ملیں اور چھاننی سے چھان لیں، دوسری تمام ادویات کا باریک سفوف تیار کرلیں۔ املی آلو بخارہ کے زلال میں چینی ڈال کر گاڑھا قوام تیار کریں پھر خشک پسی ہوئی ادویہ ملا دیں بس جوارش املی تیار ہے۔

مقدار خوراک: ۶ ماشے تا ۱ تولہ دن میں تین بار۔

افعال اثرات میں عضلاتی اعصابی ہے، بے حد مقوی و محرک قلب ہے۔ صرف ایک خوراک سے ہی دل خوش ہو جاتا ہے۔

حاملہ کی قے کے لئے بیحد مفید ہے، گھبراہٹ، پیاس کی شدت، دست قے کے لئے فوری اثر ہے، اعصابی تحریک سے ہونے والے اسقاط حمل کیلئے مفید ہے

نوٹ: مریضہ کو دورہ کی حالت میں یعنی جب اسقاط حمل کی علامات شروع ہو چکی تھیں، مندرجہ بالا دوائیں شربت الجبار میں، تخم سرپالہ ۱ تولہ ملا کر پلائیں۔ جس سے فوراً پانی اور خون بند ہو کر اسقاط حمل کا خطرہ ٹل گیا۔

ولادت و تکالیف زچہ و بچہ

بچہ پیدا ہونا

ڈاکٹری نام	طبی نام	اردو نام
پارچوریشن	وضع حمل	بچہ پیدا ہونا
لے بر	ولادت	بچہ جننا

یادداشت جب بچہ پورے دنوں یعنی ۹ مہینے دس دن بعد پیدا ہوتا ہے تو اُسے طب میں ولادت یا وضع حمل اور عرف عام میں بچہ پیدا ہونا اور ڈاکٹری میں پارچوریشن کہتے ہیں

وضع حمل کا وقت حاملہ کے لئے بہت نازک ہوتا ہے پس اس وقت کامل احتیاط کی ضرورت ہے اگر ذراسی بے احتیاطی یا لاپرواہی برتی گئی تو بعض عورتوں کی زندگی خطرے میں پڑجاتی ہے۔ لہٰذا چند ضروری ہدایات درج کرتا ہوں جن پر عمل کرنا ضروری ہے۔

ولادت خانہ جب حاملہ کے حمل کے دن پورے ہونے والے ہوں تو وضع حمل سے چند دن قبل اس کمرہ کو صاف ستھرا کرنا ضروری ہے جس میں ولادت کرانی ہے۔ کمرہ ہوادار اور روشنی والا ہو موسم کے مطابق اس میں پورا انتظام ہو کہ اگر سردی کا موسم ہو تو وقت ولادت اس کمرہ کو مناسب گرم کیا جائے۔ اور اگر گرمی ہو تو اس میں گرمی اعتدال پر لانے کا پورا

انتظام ہو تاکہ زچہ و بچہ دونوں کو مناسب ماحول میسر آسکے اور گرمی سردی سے انھیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو

زچہ و دایہ

وضع حمل کے وقت حاملہ کو پاک و صاف لباس پہننا نہایت ضروری ہے۔ ہمارے ملک کے دیہاتی اور غریب لوگ خاص خیال نہیں کرتے بلکہ بعض گھروں میں زچہ کے علاوہ دایہ کا لباس بھی نہایت گندہ اور کثیف ہوتا ہے جس وجہ سے بعض اوقات زچہ و بچہ دونوں کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ یعنی بعض اوقات دونوں شدید اور مہلک تکالیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً زچہ کی اندام نہانی میں یا پیڈو میں ورم ہو کر پرسوت کا بخار ہو جاتا ہے کبھی اس سے سرخباد ہو کر موت کا اندیشہ ہوتا ہے کبھی رحم یا اندام نہانی میں ورم ہو کر پیپ پڑ جاتی ہے جس کا اثر تمام زندگی متاثر کرتا ہے۔ اسی طرح لاپرواہی اور بے پرواہی سے نوزائیدہ بچہ تشنج، کزاز وغیرہ خطرناک اور مہلک تکالیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اگر ایسی تکالیف میں بچہ مبتلا ہو جائے تو اکثر ہلاک ہو جاتا ہے۔

لہٰذا زچہ کا کمرہ کھلا اور فراخ ہو۔ صاف ستھرا اور روشنی والا ہو۔ اگر سردی کا موسم ہو تو کمرے کو ہیٹر یا انگیٹھی سے اتنا گرم کر لینا چاہیئے کہ کپڑا وغیرہ اوڑھنے کی ضرورت نہ رہے اگر انگیٹھی کوئلہ والی ہو تو کمرے کے دروازے اور کھڑکیاں بند نہیں کرنی چاہیئے تاکہ کمرے میں کاربن ڈائی اکسائیڈ گیس اور دھواں جمع ہو کر دم گھٹنے کا سبب نہ بن جائے۔

زچہ کی چارپائی دروازے کے سامنے نہ ہو تاکہ زچہ کو سرد جھونکا نہ لگے۔ وضع حمل کے وقت زچہ کے پاس دایہ کے علاوہ ایک دو ہوشیار عورتیں ہونی چاہئیں فالتو عورتیں اور بچے باہر نکال دیئے جائیں دایہ ایسی بلانی چاہیئے جو خود تندرست

ہو جائے گی۔ اگر پیشاب بند ہو جائے تو قاطیر یا ربڑ کی سلائی سے نکال دیں تاکہ تکلیف نہ رہے۔

ولادت کا پہلا درجہ

وضع حمل کے پہلے درجہ میں رحم کا منہ کشادہ ہونے لگتا ہے اور رحم بار بار زور سے سکڑ کر اس پانی کی تھیلی کو جس میں جنین ہوتا ہے باہر کو دھکیلتا ہے اس لئے رحم میں ٹھہر ٹھہر کر درد ہوتا ہے آخر کار رحم کا منہ پندرہ انگشت کے قریب کھل جاتا ہے اور تھیلی مذکور پھٹ کر اس کے پانی کا حصہ خارج ہو جاتا ہے اور باقی بچے کے فم رحم میں آنے کی وجہ سے بند ہو جاتا ہے۔ اگر اس وقت زچہ کو قے شروع ہو جائے تو کچھ فکر نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ وہ مفید ہوا کرتی ہے۔

(۱) درد زہ شروع ہوتے ہی زچہ کو مذکورہ بالا زچہ خانہ میں لے جانا چاہیئے۔ اور دایہ یا ڈاکٹر کو بھی بلا لینا چاہیئے۔ زچہ خانہ میں ضروری سامان موجود ہونے کے علاوہ زچہ کے لئے ایک صاف کپڑوں کا جوڑا بھی ہونا چاہیئے۔

(۲) اس درجہ ولادت میں زچہ کو گرم دودھ پلانا یا چھوہارے دودھ میں گرم کر کے کھلانا اور دودھ پلانا چاہیئے گوشت وغیرہ کا شوربہ بھی دے سکتے ہیں۔ زچہ کو بیٹھنے یا لیٹنے کی بجائے اُسے آہستہ آہستہ ٹہلانا چاہیئے۔ تاکہ تھیلی مذکورہ پھٹ کر اس کا پانی خارج ہو جائے تاکہ بچہ رحم میں آسکے۔

یاد رکھیں اس طریقہ سے بہت فائدہ ہوتا ہے کیونکہ اس طرح بچے کا سر نیچے رہتا ہے اور فم رحم جلد کھلتا ہے۔

(۳) اسی درجہ ولادت میں اگر زچہ کو قبض ہو یعنی درد ۔ سے چھ گھنٹے قبل پاخانہ نہ آیا ہو تو کسٹر ائل وغیرہ سے قبض رفع کر لینی چاہیئے یا نیم گرم پانی سے انیما کر کے پاخانہ خارج کر دینا چاہیئے۔

اگر پیشاب بھی نہ آیا ہو تو اُسے بھی ربڑ کی نالی سے خارج کر دینا چاہیئے تاکہ رحم پر کسی قسم کا غیر طبعی دباؤ نہ رہے۔

(۴) بعض نادان دائیوں کی یہ سخت غلطی ہوتی ہے کہ زچہ کو درد شروع ہوتے ہی بیٹھنے زور لگانے اور کو نتھنے کی تاکید کرتی ہیں اور پیٹ کو دباتی ہیں جو بہت مضر ہوتی ہے کیونکہ اس طرح زچہ شروع ہی تھک جاتی ہے اور ولادت کے دوسرے درجہ میں زور لگانے کے قابل نہیں رہتی۔ اسی طرح فم رحم کے کشادہ نہ ہونے سے پہلے ہی اگر پانی والی تھیلی پھٹ جائے یا پھاڑ دی جائے تو ولادت میں سخت تکلیف ہوتی ہے

(۵) اس درجہ ولادت میں بعض دفعہ پانی والی پوری تھیلی بمعہ بچہ باہر آجاتی ہے۔ بعض نااہل دائیاں یہ نہیں جانتیں کہ اس میں بچہ زندہ موجود ہے پس ایسی صورت میں اس تھیلی کو فوراً احتیاط سے چیر کر بچہ کو نکال لینا چاہیئے ورنہ بچہ دم گھٹ کر مرجائے گا۔

ولادت کا دوسرا درجہ

ولادت کے دوسرے درجہ میں بچہ پیدا ہو جایا کرتا ہے اس درجہ کی مدت ایک سے دو گھنٹہ ہوتی ہے یہ مدت رطوبت کے خارج ہونے سے لے کر بچے کے پیدا ہونے تک سمجھی جاتی ہے۔

اس درجہ میں زچہ کو بستر پر لیٹے رہنا چاہیئے۔ کبھی سیدھی یعنی پیٹھ کے بل پر اور کبھی کروٹ پر لیٹنا چاہیئے۔ بائیں کروٹ پر لیٹنا مفید ہے اگر زچہ کو بول براز کی

حاجت ہو تو بٹھانے کی بجائے لیٹے ہی کرنا چاہیئے ۔

جب اندام نہانی سے پانی آنا بند ہو جائے تو زچہ کا بستر اور اس کے کپڑے بدل دینے چاہئیں اور اگر شرمگاہ پر بال ہوں تو انہیں قینچی وغیرہ سے کاٹ دینے چاہئیں ۔

جب بچہ باہر آنے لگتا ہے تو اس کا سر کار حم سے نکل کر پیڑو میں اتر آتا ہے اس وقت زچہ کو زور زور سے درد ہونے لگتا ہے اور دم بند کر کے نیچے کو زور لگاتی ہے ۔ آخر کار پہلے بچے کا سر باہر نکلتا ہے پھر تھوڑی دیر بعد درد اٹھ کر ایک کندھا باہر آجاتا ہے ، پھر دوسرا کندھا اور پھر بغیر تکلیف کے سارا جسم باہر آجاتا ہے ۔

وضع حمل کے وقت ضروری ہدایات

(۱) زچہ کی چارپائی کے سرہانے ایک تولیہ یا پٹکا باندھ دیں تاکہ درد زہ کے وقت زچہ اُسے پکڑ کر نیچے کو خوب زور لگا سکے ۔

(۲) اگر بچہ کا سر نکلتے وقت سیون پر بہت زور پڑے جس سبب سے اس کے پھٹ جانے کا ڈر ہو تو دایہ کی مددگار عورت کو چاہیئے کہ اپنے داہنے ہاتھ کو پھیلا کر ہتھیلی کو اس طریق سے زچہ کی سیون پر رکھے کہ انگوٹھا اندام نہانی کے ایک طرف اور باقی انگلیاں دوسری طرف کو ہوں اور ہتھیلی سے سیون کو صرف ذرا سا سہارا دینا چاہیئے نہ زیادہ دبانا چاہیئے ۔

(۳) جب بچہ کا سر باہر نکل آئے تو اس کی گردن پر ہاتھ پھیر کر دیکھیں اگر اس پر نال لپٹی ہوئی ہو تو اُسے آہستہ آہستہ تھوڑا باہر کھینچ کر سر کے اوپر کو کر دیں

اگر گردن پر چار یا پانچ بل پڑے ہوئے ہوں جس سے بچے کے گلے گھٹنے کا ڈر ہو یا نالی کے ٹوٹنے سے جریان خون کا ڈر ہو تو نالی کو باندھ دینا چاہیئے۔ چنانچہ اس پر ایک تو بچہ کی طرف اور دوسرا بند زچہ کی طرف لگا کر ان دونوں بندوں کے درمیان سے بذریعہ قینچی کے نالی کو کاٹ کر بچے کی گردن سے ہٹا دینا چاہیئے۔

(۴) جب بچے کا سر باہر نکل آئے، تو دایہ کو چاہیئے کہ اُسے اپنے دائیں ہاتھ سے اٹھائیے۔ اور اپنے ہاتھ سے پیٹ کے اوپر رحم کو نیچے کی طرف دباتی رہے۔ اور جوں جوں رحم سکڑتا جائے اسے نیچے کی طرف دباتی رہے۔

(۵) جب بچے کا سر باہر نکل آئے اور اس کے باقی جسم کے نکلنے میں دیر معلوم ہو۔ تو اُسے کھینچ کر باہر نکالنے کے لئے اس کے سر کو پکڑ کر ہرگز نہیں کھینچنا چاہیئے کیونکہ ایسا کرنے سے بچے کے گردن کی ہڈی اکھڑ جاتی ہے اور بچہ فوراً مرجاتا ہے اس لئے دایہ کو چاہیئے کہ وہ اپنی دو انگلیاں بچے کی بغل میں ڈال کر آہستہ آہستہ باہر کھینچے۔

اسی طرح جب بچہ کا ایک ہاتھ باہر نکل آئے تو اسی طرح دوسرا ہاتھ بھی نکال لینا چاہیئے۔

لیکن اگر وقت ولادت دایہ اپنے ہاتھ سے زچہ کے پیٹ پر نیچے کی طرف نہ دبائے تو پھر ان ترکیبوں کی اکثر ضرورت نہیں پڑتی۔

یادداشت جب بچہ کو کھینچ کر نکالا جائے تو دایہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہاتھ سے زچہ کے پیٹ پر برابر دباؤ رکھے۔

کیونکہ اگر ایسا نہ کریں تو زچہ کو زور لگانے کی مدد نہیں ملتی اور کھینچے سے شریانیں پھٹ جاتی ہیں۔ اور سخت جریان خون ہو کر عورت ہلاک ہو جاتی ہے۔ لہذا یہ بات

نہایت ضروری ہے کہ جب تک آنول باہر نہ آوے یا جب تک زچہ کے پیٹ پر پٹی یا پٹکا وغیرہ نہ باندھ دیا جائے تب تک اس کے پیٹ پر دباؤ برابر رکھنا چاہیئے۔

(۶) جب بچہ پیدا ہو جائے تو اس کے منہ کو انگلی سے صاف کر دینا چاہیئے منہ صاف کرتے ہی بچہ رونے لگتا ہے جو اس کی دلیل ہے کہ اسے سانس آنے لگ گیا ہے لیکن اگر بچہ نہ روئے تو مصنوعی سانس جاری کرنے کی کوشش کریں۔

اوّل بچے کے منہ پر فوراً سرد پانی کے چھینٹے ماریں ایسا کرنے سے اکثر بچہ سسکیاں لے کر رونے لگتا ہے اگر نہ روئے تو دوسرا یہ عمل کریں۔

دوم بچے کو فوراً سرد پانی میں بٹھا کر اٹھالیں امید ہے بچہ فوراً روئے گا اگر پھر بھی نہ روئے تو تیسرا یہ عمل کریں۔

سوم بچہ کو اوّل گرم پانی میں بٹھائیں پھر اٹھا کر سرد پانی میں بٹھا کر اٹھالیں یہ عمل تین چار مرتبہ دہرائیں انشاء اللہ بچہ رونے لگے گا اگر بالفرض ایسا کرنے سے بھی بچہ نہ روئے تو مصنوعی تنفس جاری کرنے کی کوشش کریں۔

چہارم بچے کو اس طرح چت لٹائیں کہ اس کے دونوں کندھے جسم سے ذرا اونچے ہوں لیکن سر قدرے نیچے ہوں بچے کے کندھے سرہانے پر ہوں اور سر اور ٹانگیں سرہانے سے باہر ہوں۔

دونوں کہنیوں سے بچے کو پکڑ کر اوپر کو سیدھا سر کی طرف کھینچیں اور پھر بچے کے منہ میں پھونک ماریں تاکہ ہوا اس کے پھیپھڑوں میں چلی جائے پھر اس کے دونوں بازوؤں کو سینہ پر لے جا کر دبائیں تاکہ سینہ پر دباؤ پڑنے سے اس کے پھیپھڑوں کی ہوا نکل جائے پھر پہلے کی طرح بازوؤں کو سر کی طرف

کھینچ کر منہ میں ہوا پھونکیں اور بعد میں بازوؤں کو سینہ پر دبائیں تاکہ پھیپھڑوں کی ہوا نکل جائے یہ عمل کم از کم دو گھنٹے دہرائیں اگر پھر بھی بچے کو سانس نہ آئے تو سمجھیں کہ بچہ مرا ہوا ہے

نوٹ:۔ ایک منٹ میں کندھوں اور بازوؤں کو ۸ امرتبہ حرکت دیں جب بچہ رونے لگے تو پہلے نال کو بچے کے پیٹ کی طرف ذرا سوتنا چاہیئے تاکہ نال والا خون بچہ کے پیٹ میں چلا جائے پھر نال کو ناف سے تین انگشت چھوڑ کر ریشمی دھاگے سے کس کر باندھ دیں اور گانٹھ سے نصف انچ اوپر قینچی سے نال کو کاٹ دیں۔

نوٹ:۔ بچہ کی نال کاٹنے سے پہلے بچہ کی ماں کی طرف والی ناف کو بھی ریشمی دھاگے سے باندھ دیں تاکہ ماں کا جریان خون نال کے ذریعہ نہ شروع ہو جائے۔

یادداشت بعض نا اہل دائیاں بچے میں تنفس جاری کرنے کیلئے سر پر سرد پانی ڈال دیتی ہیں یا سیاہ مرچ پیس کر ناک میں ڈال کر پھونک مار دیتی ہیں جو سخت مضر ہوتی ہیں۔

اسی طرح بچے کی نال بھی قینچی سے کاٹنے کی بجائے باریک دھاگے سے رگڑ رگڑ کر کاٹتی ہیں اس سے ماں اور بچے کو سخت تکلیف ہوتی ہے اور مرض کزاز ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

یادداشت اگر بچہ پیدا ہو کر نہ روئے اور اس کا چہرہ و آنکھیں نیلگون ہوں تو نال کو کاٹنے سے پہلے بچے کی طرف سے اوپر کی طرف سوت کر ایک دو تولہ خون نکال کر کاٹیں اور پھر باندھ دیں اگر پھر بچہ نہ روئے

تو مذکورہ بالا مصنوعی تنفس جاری کریں۔

یادداشت اگر پیدائش کے وقت بچہ ضعیف ہو اور اس کے چہرے کا رنگ پھیکا ہو تو پہلے نال کو اوپر سے بچہ کی طرف سوتیں تاکہ کچھ خون بچہ کے پیٹ میں چلا جائے پھر معروف طریقہ سے نال باندھیں اور پھر کاٹیں۔

نوٹ اگر پیدائش کے بعد دو تین گھنٹہ تک پاخانہ کرے تو بہتر ورنہ نصف تولہ کسٹرائل شہد سے میٹھا کر کے چٹائیں تاکہ پاخانہ آکر اس کا پیٹ صاف ہو جائے کیونکہ قبض ہونے سے بچہ کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔

ولادت کا تیسرا درجہ

اس درجہ کی مدت نصف گھنٹہ تک ہوتی ہے اس میں آنول خارج ہوا کرتی ہے چنانچہ بچہ پیدا ہوتے ہی زچہ کے سر کے نیچے سے تکیہ نکال لینا چاہیئے اب زچہ کو اٹھنے بیٹھنے کی اجازت نہ دیں۔ نہ ہی زور لگانا چاہیئے اس درجہ کو زچہ کو اکثر سردی محسوس ہونے لگتی ہے اور کبھی کانپنے بھی لگتی ہے اس سے گھبرانا نہیں چاہیئے اس وقت زچہ پر کمبل وغیرہ ڈال دیں۔

بچہ پیدا ہونے کے عموماً پندرہ بیس منٹ بعد آنول رحم سے خارج ہو جایا کرتی ہے لیکن اگر نصف گھنٹہ تک خارج نہ ہو تو دایہ کو چاہیئے کہ وہ اپنا بایاں ہاتھ ترچھا کر کے پیٹ پر رکھ کر نیچے کو دبائے اور درد اٹھنے کے ساتھ ہی رحم کو پکڑ کر زور سے بھینچے تاکہ آنول رحم سے پھسل کر باہر نکل آئے بلکہ آنول خارج ہو جانے کے بعد دس پندرہ منٹ تک دبائے اور نچوڑتے رہنا چاہیئے تاکہ خون کے چھیچھڑے

وغیرہ بھی خارج ہو جائیں۔

آنول خارج ہو جانے کے بعد اجوائن اور پودینہ کا قہوہ شہد سے میٹھا کرکے دو تین دفعہ پلائیں۔

پیڑو اور رانوں کو خوب صاف وخشک کرلیں اور زچہ کے نیچے سے کثیف اور خون آلود کپڑے وغیرہ بھی نکال دیں۔

پھر پیٹ پر رحم کے مقابل فلالین کا کپڑا ذرا کھینچ کر باندھ دیں آنول خارج ہو جانے کے بعد جب پٹی پیٹ پر لگائی جاچکے تو زچہ کو آرام سے سو جانے دیں اور اس کے کمرہ میں کسی قسم کا شور نہ کرنے دیں۔

نوٹ: نال کو پکڑ کر کھینچنا یا ہاتھ ڈال کر آنول کو زور سے نکالنا نہایت خطرناک عمل ہے کیونکہ اس طرح جریان خون ہو کر زچہ کے مرجانے کا خطرہ ہوتا ہے خارج شدہ آنول کو کسی پلیٹ میں رکھ کر ادھر ادھر سے دیکھیں کہ اس کا کوئی حصہ رحم میں باقی تو نہیں رہ گیا۔ اگر رہ گیا ہو تو اسی وقت اسے نکالنے کی کوشش کریں ورنہ بعد میں بہت تکلیف ہوگی

اِنتظام زچہ و بچہ

جیسا کہ معلوم ہے کہ وضع حمل کے وقت زچہ کو بہت سخت تکلیف ہوئی ہوتی ہے جس سے وہ بہت ضعیف اور کمزور ہو جایا کرتی ہے لہٰذا یہ بات ضروری ہے تاکہ بچہ پیدا ہونے کے بعد زچہ کی مناسب نگہداشت اور حفاظت کی جائے۔ لہٰذا درج ذیل ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے۔

(۱) جب بچہ پیدا ہو جائے تو زچہ کو آرام سے لیٹے رہنا چاہیئے جس کرے میں

زچہ کو رکھا جائے وہاں کسی قسم کا شور و غل نہیں ہونا چاہیئے۔ صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ ہر قسم کی کثافت اور غلاظت دور کر دیں زچہ کے جسم کو بالکل خشک کر دیں کمرے میں ہوا اور روشنی کا خاص خیال رکھیں اگر سردی ہو تو کمرے کو انگیٹھی وغیرہ سے گرم کر دیں زچہ کو پیشاب پاخانہ باقاعدہ ٹھیک آنا چاہیئے۔ بجز دست اور مروڑ وغیرہ سے پاخانہ آئے تو فوراً علاج کریں ورنہ بخار وغیرہ ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اگر رحم میں سوزش اور ورم ہو جائے تو فوراً اس کا تدارک کریں ورنہ تشنج اور کزاز وغیرہ ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

(۲) بچہ پیدا ہونے کے آٹھ دس دن تک زچہ کو چلنا پھرنا نہیں چاہیئے۔ ورنہ اندر کے زخموں سے جریان خون ہو کر کا خطرہ ہوتا ہے۔ نیز آرام کرنے سے ہی رحم سکڑ کر اصل حالت پر آتا ہے ورنہ اگر لاپرواہی کی جائے تو رحم صحیح حالت پر نہیں آتا۔

(۳) بچہ پیدا ہونے کے تین ہفتہ تک زچہ کو گھر کا کام کاج نہیں کرنا چاہیئے۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد ایک ماہ تک زچہ کو سرد پانی سے نہانا نہیں چاہیئے ورنہ نفاس بند ہو کر بیمار ہونے کا خطرہ ہے اسے منہ ہاتھ دھونے، استنجا کرنے کے لئے بھی گرم پانی استعمال کرنا چاہیئے۔

نوٹ: پہلے دس روز زچہ کے بدن کو آب گرم سے بھیگے ہوئے تولیے صاف کرنا چاہیئے بعد ازاں بیس روز تک گرم پانی سے غسل دینا مناسب ہے سرد پانی غسل مت کرنے دیں ورنہ جسم میں دردیں، کھانسی یا وجع المفاصل ہونے کا خطرہ ہے۔

(۴) ولادت کے چھ گھنٹے بعد زچہ کو پیشاب آجانا چاہیئے اگر اس سے زیادہ

دیر لگے تو اس کے پیڈ و اور اندام نہانی پر سینڈک کرنا چاہیئے۔

ولادت کے ۲۴ گھنٹہ بعد زچہ کو پاخانہ بھی آجانا چاہیئے ورنہ ۲ اونس یعنی پانچ تولہ کسٹرائل گرم دودھ میں ملا کر پلانا چاہیئے بعد میں قبض کا خیال رکھیں۔

(۵) بچہ پیدا ہونے کے ۱۲ گھنٹے بعد زچہ کی چھاتیوں میں گرانی و تناؤ اور سرسراہٹ معلوم ہوا کرتی ہے اور ۴۸ گھنٹے بعد دودھ اتر کر پستان متورم ہو جایا کرتے ہیں جس کی وجہ سے اسے خفیف سا بخار ہو جایا کرتا ہے جسے عرف عام میں دودھ کا بخار کہتے ہیں۔

ولادت کے بعد جب پستانوں میں دودھ اتر آئے تو بچہ کو ماں کا دودھ پلانا چاہیئے کیونکہ ایسا کرنا زچہ بچہ کیلئے بہتر رہتا ہے۔ تحقیقات سے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ رحم اور پستان کا تعلق اعصاب کے ذریعہ ہوتا ہے۔ جونہی بچہ پستان کو منہ میں لے کر کھینچتا ہے تو رحم سکڑنے لگتا ہے اور زچہ قدرتی طور لذت محسوس کرتی ہے نیز پستانوں سے دودھ نکل کر ان کا تناؤ کم ہو جاتا ہے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ ماں کا پہلا دودھ دست آور و قبض کشا ہوتا ہے۔ جس سے بچہ کا پیٹ جلد صاف ہو جاتا ہے لہٰذا یہ سخت غلطی ہے کہ دو دن تک بچہ کو ماں کا دودھ نہیں دیا جاتا جس سبب سے اکثر پستانوں میں دودھ اکٹھا ہو کر زچہ کو بخار میں مبتلا کر دیتا ہے۔

(۶) وضع حمل کے بعد تقریباً ایک ماہ تک رحم سے ایک لیسدار رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے جسے طب میں نفاس اور ڈاکٹری میں لوکیا کہتے ہیں نفاس کا کھل کر آتے رہنا صحت کے لئے بے حد ضروری ہے۔

پہلے چھ روز تک تو نفاس خون آمیز اور سرخ رنگ کا ہوتا ہے لیکن ساتویں سے گیارہویں

دن تک اس کی رنگت سبزی مائل ہو جاتی ہے پھر رنگت گدلے پانی کی طرح ہو جاتی ہے
اگر نفاس جلدی کم یا بند ہو جائے یا بدبودار ہو جائے تو زچہ کو اکثر پر سوت کا بخار ہو جاتا ہے
ایسا ہو تو اندام نہانی کو کاربالک لوشن یا نیم کے جوشاندہ سے دھونا چاہیئے۔

(۷) وضع حمل کے بعد چند روز تک اندام نہانی پر ورم رہا کرتا ہے خصوصاً ایسی عورتوں کو جنہیں پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہو ایسے ورم کو سینک دیا کریں فوراً ورم ختم ہو جاتا ہے۔
ولادت کے بعد رحم سکڑنا شروع ہو جاتا ہے دو ہفتہ تک رحم کا وزن اور حجم قریباً نصف رہ جاتا ہے دوسرے ماہ میں اخیر تک سکڑ کر اصلی حالت پر آجاتا ہے ولادت کے چند گھنٹے بعد رحم میں تشنج ہو کر درد ہونے لگتا ہے جس سے رحم کی بقیہ اندرونی رطوبت و آلائش خارج ہوتی ہے اگر آلائش وغیرہ رحم کے اندر رک جائے تو رحم متورم ہو جاتا ہے اور رحم متورم ہو جاتی ہے۔

(۸) زچہ کو ولادت کے بعد تین چار دن چاول، ساگودانہ، ارارورٹ کھچڑی وغیرہ دیں۔ اس کے بعد عام غذا دے سکتے ہیں۔

زچہ کے امراض

جریان خون بعد از ولادت

بچہ کی پیدائش کے چند گھنٹے بعد یا چند دن بعد جریان خون شروع ہو جاتا ہے جو سخت خطرناک ہوتا ہے اگر مناسب علاج نہ کیا جائے تو زچہ اکثر ہلاک ہو جایا کرتی ہے۔

اسباب بچہ کی پیدائش کے تھوڑی دیر بعد آنول وہ تھیلی جس میں بچہ لپٹا ہوتا ہے خارج ہوا کرتی ہے۔ اگر چند گھنٹے آنول نہ نکلے یا اس کے نکلنے

میں کوئی رکاوٹ ہو جائے تو اکثر نا سمجھ دائیاں آنول کو کھینچ کر باہر نکال لینے کی کوشش
کرتی ہیں جس سے رحم کی اندرونی دیوار زخمی ہو جاتی ہے زخم ہوتے ہی جریان خون شروع
ہو جاتا ہے۔

آنول کھینچتے وقت رحم کے اندر اس کا کچھ حصہ یا ٹکڑا رحم کے اندر چپکا رہ جانا۔
زچہ کا جلدی چلنے پھرنے لگنا
وضع حمل کے وقت زچہ کا زیادہ زور لگانا جس سے رحم کی دیواریں تن کر شریانیں
پھٹ جاتی ہیں۔

علامات

رحم سے سرخ شوخ رنگ کا خون نکلتا ہے بعض دفعہ بوٹیوں کی صورت میں جما ہوا خون نکلتا ہے خون کے زیادہ خارج ہونے سے زچہ کے چہرہ کا رنگ پھیکا اور زرد پڑجاتا ہے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں جسم پر ٹھنڈا پسینہ آنے لگتا ہے نبض تیز چلتی ہے چکر آنے لگتے ہیں۔
مریضہ بکثرت اخراج خون سے گھبرا جاتی ہے، کبھی غشی طاری ہو جاتی ہے بعض دفعہ تشنج یعنی کڑل ہونے لگتے ہیں اور مریضہ ہلاک ہو جاتی ہے۔

علاج

مریضہ کو فوراً آرام سے چارپائی پر لٹا دیں اور بالکل کسی قسم کی حرکت نہ کرنے دیں۔ کمرے کی کھڑکیاں کھول دیں مریضہ کو پنکھا کریں۔
دایہ رحم کے اندر انگلی پہنچا کر معلوم کرے کہ آنول یا جھلی کے ٹکڑے یا چھیچھڑے وغیرہ موجود ہوں تو ڈوشں سرنج یا انیما سرنج سے کاربالک لوشن سے یا نیم کے جوشاندے سے رحم کو صاف کرے اگر رحم ڈھیلا ہو تو پیٹ پر کس کر رومال یا کپڑا باندھ دیں تاکہ رحم دبا رہے پیڑو پر سرد پانی کی پٹی رکھوائیں تاکہ مریضہ کمزور ہو تو سرد پانی یا پھٹکڑی کے پانی کی پچکاری رحم میں کرائیں۔

اگر زچہ کمزور ہو اور خون بند نہ ہوتا ہو تو پھٹکڑی یا ٹنکچر سٹیل ایک حصہ میں آٹھ حصہ پانی ملا کر رحم کے اندر پچکاری کرائیں مریضہ کے بازوؤں پر پٹیاں بندھوا دیں۔ اندرونی طور پر گل انار اور دم الاخوائین یا تریاق اصغر کھلائیں۔ قانون مفرد اعضاء کے اعصابی غدی نسخہ جات بھی بے حد مفید ہیں۔ شربت انجبار عرق گلاب اور گاؤزبان میں حل کر کے پلانا بے حد مفید ہے۔

نفاس کا بند ہو جانا

بچہ پیدا ہونے کے بعد رحم سکڑنے لگتا ہے اور اس کے اندر کے فضلات آہستہ آہستہ کبھی خون آمیز کبھی پتلے اور گدلے رنگ کے خارج ہوتے رہتے ہیں اور یہ فضلات تقریباً چالیس روز تک نکلتے ہیں حتی کہ رحم سکڑ کر پہلے حالت پر آجاتا ہے اور اس کے اندر فضلات ختم ہو جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رحم نیا حمل قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے بد قسمتی سے بعض وجوہات کی وجہ سے رحم کے فضلات جو نفاس کی صورت میں خارج ہوتے ہیں کم یا بند ہو جاتے ہیں جس سے زچہ رحم کی کئی تکالیف میں مبتلا ہو جاتی ہے

مثلاً رحم اچھی طرح نہیں سکڑتا، رحم بوجھل رہتا ہے۔ جس سے پیٹ بھی بڑھا ہوا رہ جاتا ہے رحم میں اکثر درد رہنے لگتا ہے خون حیض صحیح نہیں آتا قاذف نالیوں کے منہ بند رہتے ہیں جس سے بیضہ انثی رحم میں داخل نہیں ہو سکتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رحم نیا حمل قبول نہیں کر سکتا اگر رحم میں فضلات متعفن ہو جائیں تو اکثر پرسوت کا بخار ہو جاتا ہے۔

اسباب:۔ زچہ کا جلد کام کاج کرنے لگنا۔ خصوصاً کپڑے دھونا، سردپانی

ے نہانا۔ سرد اغذیہ استعمال کرنا۔ رحم میں ورم و سوجن ہو جانا۔

علاج اصل سبب تلاش کر کے بالا اعضاء علاج کریں۔ حرارت جسم بحال کی کوشش کریں۔ اگر سردی کی وجہ سے نفاس بند ہو تو گرم اغذیہ ادویہ کھلائیں خصوصاً ایسی اغذیہ ادویہ جن سے نالی دار غدد تیز ہوں یعنی غدی اعصابی نسخہ جات کھلائیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے غدی اعصابی نسخہ جات نفاس کھولنے کے لئے بے حد مفید ہیں۔

عام دیہاتی عورتیں تو کپاس کے ڈوڈے جنہیں سکری کہتے ہیں ابال کر عرق گوکاسنی کے ساتھ استعمال کرتی ہیں چند دنوں میں رحم صاف ہو جاتا ہے نفاس کھولنے کے لئے یہ نسخہ بے حد مفید ہے۔

ہوالشافی :۔ سناکی، املتاس، سونف، اجوائن دیسی، گل سرخ، ہر ایک ایک تولہ رات کو پانی ½ سیر میں بھگو دیں۔ صبح جوش دیں ½ پاؤ پانی رہنے پر اتار لیں ½ پاؤ دن میں تین بار پلائیں۔ چند دن میں متواتر پلانے سے نفاس پھر جاری ہو جاتا ہے۔

دودھ کا بخار

بچہ پیدا ہونے کے بعد زچہ کے پستانوں میں دودھ جمع ہونے لگتا ہے جس سے زچہ کے پستانوں میں سختی اور تناؤ ہونے لگتا ہے اگر دو تین دن میں دودھ نہ نکالا جائے یا بچہ کو نہ پلایا جائے تو پستانوں میں سوزش ہو کر بخار ہو جاتا ہے جسے دودھ کا بخار کہتے ہیں۔

علاج :۔ بچہ پیدا ہونے کے چھ سات گھنٹے بعد بچہ کو ماں کا دودھ پلانا

شروع کر دینا چاہیئے، جوں جوں بچہ دودھ چوستا ہے ویسے ہی ان کی سختی کا
تناؤ کم ہو جاتا ہے اگر بخار ہو گیا ہو تو فوراً اتر جاتا ہے ۔

یادداشت اگر بچہ پورا دودھ نہ چوس سکے تو زچہ اپنے ہاتھوں سے بریسٹ پمپ سے دودھ نکال دے جونہی دودھ کا دباؤ کم ہو
ہے فوراً بخار اتر جاتا ہے اندرونی طور پر کوئی قبض کشا دوائی کھانی چاہیئے ۔ پستانوں پر
گل روغن کی مالش کر کے گرم پانی سے پستانوں کو دھوئیں ۔

اگر زیادہ تکلیف ہو تو یہ نسخہ بنا کر پستانوں پر لیپ کرائیں ۔ برگ مکو، برگ کاسنی ہر ایک
ہم وزن قیمہ کر کے دیگچی میں ڈال بھوئیں جب پک جائیں تو پستانوں پر لیپ کریں ۔

یہ نسخہ بنا کر پلائیں ۔

مغز خربوزہ، گاؤزبان، مکو، سونف، ہر ایک ایک تولہ پانی پاؤ سیر میں بھگو دیں ۔
صبح ابال کر چھان کر آدھا صبح آدھا شام ہمراہ شربت بزوری پلائیں ۔

پستانوں کا ورم

جب چھاتیوں سے بچے کو دودھ نہ پلایا جائے اور نہ دودھ نکالا جائے تو پستان
دودھ کی زیادتی سے تن جاتے ہیں ۔ اور ان میں ورم و سوزش ہو جاتی ہے ۔
اگر ورم کئی دن قائم رہے تو اس میں پیپ پڑ جاتی ہے ۔ پستان کے تناؤ کی وجہ سے
بھٹنی پستان میں ہی دھنس جاتی ہے جس سے دودھ نکالنا مشکل ہو جاتا ہے اور بچہ بھی دودھ
نہیں پی سکتا ۔ پستان کے تناؤ اور سوزش کی وجہ سے زچہ کو بخار ہو جاتا ہے

علاج جب بچہ پیدا ہو جائے تو چند گھنٹے بعد زچہ کے پستانوں کو نیم
گرم نمکین پانی سے دھوتے رہنا چاہیئے اگر فوری طور پر بچہ

دودھ نہ پیئے تو چھاتیوں سے بریسٹ پمپ کے ساتھ دودھ نکالتے رہنا چاہئے۔

بعض نااہل دائیاں دودھ نکالنے میں لاپرواہی کرتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دودھ کے اجتماع سے پستانوں میں ورم ہو جاتا ہے اگر بدقسمتی سے پستانوں میں ورم اور سوزش ہو جائے تو فوراً بریسٹ پمپ سے دودھ نکال دینا چاہیئے اگر درد شدید ہو تو جوشاندہ پوست کے نیم گرم پانی سے ٹکور کرائیں، چند منٹوں میں درد کم ہو جائے گا اس جوشاندہ سے صبح شام ضرور ٹکور کراتے رہیں۔

اگر پستانوں میں دودھ جم جائے اور گلٹیاں سی بن جائیں تو ان کو تحلیل کرنے کے لئے یہ ضماد استعمال کریں۔

ھوالشافی:- زردی بیضہ مرغ، روغن گل ایک تولہ، سرکہ ایک تولہ باہم ملا کر لیپ کرائیں اگر ورم میں پیپ بننا شروع ہو گئی تو السی کی پلٹس سے جلد پکانے کی کوشش کریں۔ جب بن جائے جس کی نشانی یہ ہے کہ بخار اتر جاتا ہے اور درد کم ہو جاتا ہے اور ورم نرم ہو جاتا ہے تو نشتر سے چیر دے کر پیپ نکال دیں۔

غذا زچہ کو ایسی غذا کھلانی چاہیئے جو زود ہضم اور لطیف ہو۔ یعنی غدی اعصابی غذا دوا کھلانی چاہیئے۔ تاکہ نالیاں کھل کر صاف ہو جائیں اور ان کے اندر کے فضلات اخراج پا جائیں، اگر قبض ہو جائے تو مگنیشیا وغیرہ کا مسہل دیں۔ غدی اعصابی مسہل بھی بے انتہا مفید ہے۔

بھٹنی کا زخم

بچہ پیدا ہونے کے فوراً بعد پستان اور بھٹنی کو نیم گرم نمکین پانی سے صاف کرنا چاہیئے تاکہ پستان کے مسام کھلے رہیں اور اندر دودھ جمنے نہ پائے اور بھٹنی کو مسل مسل کر دھونا

چاہیے تاکہ بھٹنی کے ۲، ۳، سوراخ کھل جائیں تاکہ جب بچہ بھٹنی دبائے تو آسانی سے دودھ نکلتا رہے۔ بعض نا اہل دائیاں پستان اور بھٹنی کو جلد بھیں دھو کر کے باہر نضلات جم کر زخم کر دیتے ہیں جن سے بچہ کو دودھ پلانا مشکل ہوجاتا ہے کیونکہ زخموں میں درد ہوتا ہے اگر بھٹنی یا پستان پر زخم ہوجائیں تو بچہ کو دودھ پلانا چاہیے اگر بچہ ماں کے دودھ کی بجائے دوسرا دودھ نہ پیئے تو نپل شیلڈ غلاف سر پستان استعمال کرنا چاہیے دودھ پلانے کے بعد سر پستان پر یہ نسخہ لگائیں

ھوالشافی:۔ ہلدی گھی دیسی۔ دونوں کو ملا کر گرم کر کے روئی کا پھایا تر کر کے پستان پر لگائیں۔ ۲ ماشہ۔ صرف ایک تولہ دو تین بار لگانے سے آرام آنا شروع ہوجاتا ہے، چند دن استعمال سے کلی آرام آجاتا ہے بھٹنی کے زخموں کے لئے یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی:۔ کتھ سفید۔ سفیدہ کاشغری۔ مردہ سنگ، سنگ جراحت۔ ہر ایک ہم وزن۔ تمام ادویہ کو باریک پیس کر محفوظ کرلیں بوقت ضرورت سر پستان پر تیل لگا کر تیار شدہ سفوف زخموں پر چھڑکیں۔ اللہ شفا دے گا۔

دودھ کی زیادتی

بعض اعصابی مزاج کی زچہ عورتوں کی چھاتیوں میں دودھ زیادہ بنتا ہے۔ جبکہ بچہ دودھ پورا پی نہیں سکتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دودھ کی زیادتی سے پستانوں میں تکلیف شروع ہوجاتی ہے چنانچہ پستانوں بوجھل ہوجاتے ہیں ان میں درد اور تناؤ ہونے لگتا ہے۔

بعض زچہ عورتیں کسی بیماری میں مبتلا ہوتی ہیں لہذا اول بچہ دودھ نہیں پیتا۔ دوسرے معالج کے مشورہ سے ایسی عورت کا دودھ بچہ کو پلانا منع کر دیا جاتا ہے اس طرح پستانوں

میں دودھ جمع ہو جاتا ہے ایسی کوئی بھی صورت ہو تو پستانوں میں دودھ کی پیدائش کم کر دینی چاہیئے۔

علاج سب سے اول تدبیر یہ ہے اگر پستانوں میں دودھ زیادہ جمع ہو گیا ہو ان میں تناؤ ہو کر درد ہونے لگے تو بریسٹ پمپ سے دودھ نکال دیں۔ اس کے بعد دودھ کی پیدائش کم کرنے کے لئے مسور کی دال سرکہ میں پیس کر چھاتیوں پر لیپ کریں۔

قانون مفرد اعضاء کا عضلاتی اعصابی ملین نسخہ سرکہ میں تر کر کے پستانوں پر لیپ کرنا چاہیئے۔ چند دنوں میں دودھ کی پیدائش کم ہو جاتی ہے۔

اگر یہی نسخہ کھانے کے لئے دیا جائے تو سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے

غذا: زچہ کی غذا میں اعصابی غذا نہیں ہونی چاہیئے بلکہ عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی غذا اور دوا کھلائیں۔

مثلاً صبح۔ انڈا فرائی یا انڈا میں بیسن ملا کر ٹکی بنا کر کھلائیں۔ ہر یڑ کا مربہ بھی کھلا سکتے ہیں دوپہر: کوئی گوشت اچار پکوڑے۔ دہی بھلے، آلو چھولے وغیرہ میں سے کوئی چیز کھلائیں۔ پھلوں میں سیب، آم بہترین ہیں۔

شام: مربہ آملہ کھلا کر قہوہ لونگ دارچینی۔

دودھ کی کمی

بعض مٹی کٹی خشک مزاج عورتوں کے پستانوں میں دودھ کم بنتا ہے جس سے بچہ کا پیٹ نہیں بھر سکتا۔ بھوکا رہنے کی وجہ سے بچہ ہر وقت روتا رہتا ہے۔

لہذا ایسی عورتوں میں دودھ زیادہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

علاج دودھ ایسی عورتوں کے پستانوں میں کم بنتا ہے جن کے مزاج میں خشکی ہو۔ ایسی عورتوں میں خشکی کے اثرات کم کرنے کی کوشش کریں۔ انہی ایسی غذا دوا کھلائیں جو گرم تر ہو خشکی کے اثرات سے مبرا ہو۔ اعصاب میں ہلکی تحریک پیدا کرنے والی ہو یعنی غدی اعصابی سے اعصابی غدی غذا دوا ہونی چاہیئے۔

چھاتیوں پر برگ ارنڈ کوٹ کر گرم کر کے تیل ملا کر لیپ کریں۔ یا روغن گل کی مالش کرائیں۔ گدھی کے دودھ کی مالش بھی بے حد مفید ہے۔

ھوالشافی ۔ سونف، زیرہ سفید، الائچی خورد اور نوشادر ہم وزن پیس کر ۳،۲ ماشہ صبح دوپہر شام کھلائیں ہمراہ دودھ گرم غذا میں گیہوں کا دلیا۔ یا سوئیاں دودھ میں پکا کر کھلایا کریں۔

سبزیوں میں مولی، مونگرے، گاجر، شلغم وغیرہ کا سالن کالی مرچ سے پکا کر کھلائیں قانون مفرد اعضا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات بے حد مفید ہیں۔

زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم

تعارف بچہ پیدا ہونے کے چند دن بعد ہونے والی تکالیف میں سب سے تکلیف دہ زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم ہے

علامات بچہ پیدا ہونے کے تقریباً دس پندرہ دن بعد زچہ کی اکثر بائیں ٹانگ میں کولہے کے نیچے پاؤں کی طرف تمام ٹانگ میں شدید درد ہوتا ہے، گھبراہٹ بے چینی ہوتی ہے، نیند نہیں آتی۔ لرزے کا بخار رہتا ہے تمام ٹانگ یعنی ران سے پاؤں تک اماس ہو جاتا ہے اماس سے پہلے درد شروع ہوتا ہے۔

درد شروع ہونے کے ۲۴ گھنٹے کے اندر تمام ٹانگ متورم ہو جاتی ہے یہ ورم اتنا سخت ہوتا ہے کہ اماس اور تھوج کے ورم کی طرح دبانے سے نہیں دبتا نہ ہی دبانے سے گڑھا پیدا ہوتا ہے۔

متورم ٹانگ کا رنگ سفیدی مائل چمکدار ہو جاتا ہے اسی وجہ سے ڈاکٹری میں وائٹ لیگ WIGHT LEG اور طب میں زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم کہتے ہیں وریدیں سرخ اور رسی کی مانند سخت ہوتی ہیں۔

زچہ کی ٹانگ کا یہ ورم تقریباً دو ہفتہ بعد آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہو جاتا ہے شاذ و نادر ہی جگہ کر کبھی مادہ تک تکلیف دیتا رہتا ہے

اسباب اطباء متقدمین اس ورم کا سبب ران کی وریدوں میں خون کا جم جانا اور وہاں کا دوران خون رک جانا قرار دیتے ہیں اور یہ بھی تسلیم کیا جاتا ہے کہ یہ ورم اکثر جریان خون کے بعد ہوا کرتا ہے۔

قانون مفرد اعضاء اور سفید ورم

قانون مفرد اعضاء زچہ کی ٹانگ کے سفید ورم کا سبب جگر و گردوں کی تیزی قرار دیتا ہے خون میں صفرا بڑھ جاتا ہے جس سے اس کی سرخی کم ہو جاتی ہے۔

یادداشت قارئین یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ شریانیں عضلاتی مزاج کی حامل ہیں جبکہ وریدوں کا مادہ غدی ہے یعنی یہ غدی مادہ کی بنی ہوئی ہیں۔ چونکہ قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق جگر و غدد کی تحریک کا اثر بائیں طرف ہوتا ہے لہذا زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم اکثر بائیں ٹانگ میں ہوتا ہے۔ شاذ و نادر ہی دائیں ٹانگ متاثر ہوتی ہے۔

یہ حقیقت بھی ذہن میں رکھیں کہ جب غدد و جگر تحریک و تیزی میں ہوتے ہیں تو وریدوں میں بھی سکڑ شروع ہو جاتا ہے۔

یہ امر بھی یاد رکھیں کہ زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم ان عورتوں کو ہوتا ہے جن کی تحریک وضع حمل کے وقت غدی اعصابی ہوتی ہے جبکہ وضع حمل کے وقت خالص اعصابی عضلاتی تحریک ہونی چاہیئے۔

یادداشت زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم غدی عضلاتی نہیں ہے بلکہ غدی اعصابی ہے کیونکہ غدی عضلاتی ورم میں درد نہیں ہوتا غدی اعصابی ورم میں درد لازمی ہے۔

ایک فرق یہ بھی ہے کہ غدی عضلاتی ورم کا رنگ زردی مائل جبکہ غدی اعصابی ورم سفیدی مائل ہوتا ہے خصوصاً اس وقت جب مریضہ کو جریان خون ہو چکا ہو جس سے خون کی سرخی انتہائی کم ہو چکی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وضع حمل کے بعد جس عورت کو جریان خون ہو جاتا ہے اکثر وہی ٹانگ کے سفید ورم میں مبتلا ہوا کرتی ہے۔ غدی اعصابی تحریک سے وریدوں میں اس قدر سکڑ ہوتا ہے کہ ان کا دورانِ خون رکنے لگتا ہے جس سے اجتماع خون ہو کر درد ہونے لگتا ہے جوں جوں اجتماع خون ہوتا ہے ٹانگ دردناک ہونے کے ساتھ موٹی ہونی شروع ہو جاتی ہے۔

مقام ورم پر ہاتھ لگانے سے بلکہ کپڑا لگنے سے درد شدید ہونے لگتا ہے چونکہ تحلیل عضلات ہوتی ہے لہذا ضعف قلب کی شکایت نمایاں ہوتی ہے۔

علاج چونکہ زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم غدی اعصابی تحریک کی وجہ سے ہوتا ہے لہذا قانون مفرد اعضاء غدی سوزش کو رفع و تحلیل کرنے کیلئے اعصابی تحریک پیدا کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکو پیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات ٹانگ کے سفید ورم کے لئے بے حد مفید ہیں۔ اگر پیشاب کھل کر نہ آتا ہو تو اعصابی عضلاتی ملین کھلائیں قبض ہو تو اسبغول بھی دے سکتے ہیں۔ لیکن اگر پیشاب وغیرہ کی تکلیف نہ ہو تو اعصابی غدی ملین اور اعصابی غدی تریاق ملا کر کھلائیں قبض کی صورت میں اسبغول بھی کھلا سکتے ہیں۔

مقامی طور پر درد روکنے کے لئے پوست خشخاش ۱۰ ماشہ ۲ سیر پانی ابال کر ٹانگ پر بہائیں ٹانگ پر گرم گرم السی کی پلٹس بھی باندھ سکتے ہیں۔ مکو کاسنی کا عرق بھی ۵، ۵ تولہ، صبح دوپہر شام پلانا چاہیئے اگر پیشاب کم آتا ہو تو شربت بزوری کے ساتھ اعصابی عضلاتی ملین کھلائیں۔ چند دن ایسا کرنے سے ورم تحلیل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ درد میں آہستہ آہستہ تخفیف ہونی شروع ہو جاتی ہے۔

غذا

صبح مربہ گاجر اگر قبض ہو تو گلقند بھی کھلا سکتے ہیں اگر مریضہ چائے پینا چاہے تو اسے گل سرخ اور سونف کی چائے پلانی چاہیئے۔

دوپہر، مولی، شلغم، گاجر، کدو، توری، ٹینڈے۔ پیٹھا وغیرہ کا سالن کھلا سکتے ہیں شام، دوپہر والا سالن، اگر بھوک کم ہو تو مربہ گاجر یا گلقند وغیرہ میں سے مریضہ جسے پسند کرے کھائے۔

پرہیز:۔ گرم اور صفراوی اشیاء اور گوشت دانڈے بند کر دیں۔

اللہ شفا دے گا۔

زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم

جناب حکیم محمد علی رحمانی صاحب اور جناب حکیم محمد شریف صوفی صاحب میاں چنوں سے گیارہ بجے والی گاڑی سے دُنیاپور تشریف لائے۔ آتے ہی کہا ہم آپ کو لینے آئے ہیں کیونکہ صوفی صاحب کی ہمشیرہ کو بے حد تکلیف ہے تمام علاج کرا چکے ہیں تکلیف میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں پڑا یاد رہے کہ حکیم محمد علی رحمانی اور صوفی صاحب میرے شاگرد ہیں۔ اس لئے ان کو جواب نہ دے سکا۔ اس وقت دو بجے والی گاڑی پر تیار ہو کر چل دیئے۔ میاں چنوں رحمانی صاحب کے دواخانہ پر پہنچے ہی تھے کہ روزہ کا سائرن بج گیا روزہ افطار کیا۔ نماز سے فارغ ہو کر چک نمبر ۱۵/۱۲۵۔ ایل کو جانا تھا کیونکہ صوفی صاحب کی ہمشیرہ چک میں تھی جو میاں چنوں سے چار میل دور ہے۔ دو سائیکل کرایہ پر لئے ایک سائیکل صوفی صاحب کی تھی۔ ہم تینوں سائیکلوں پر چل دیئے۔ تقریباً ایک گھنٹہ میں چک پہنچ گئے۔ صوفی صاحب کی ہمشیرہ کی نبض دیکھی جس کی کیفیت و علامات درج ذیل ہیں:۔

کیفیت و علامات:۔ بچہ پیدا ہونے کے چار پانچ دن بعد بائیں ٹانگ میں شدید درد شروع ہو گیا۔ عام درد تصور کرتے ہوئے قاطع درد دوائیں دی گئیں جن سے بجائے آرام کے ٹانگ پر ورم آنا شروع ہو گیا۔ ورم بھی عجیب قسم کا تھا۔ کیونکہ رحمانی صاحب اور صوفی صاحب نے کہا کہ ہمارے لئے یہ نئی قسم کا مرض تھا۔ ورم کی رنگت سفیدی مائل تھی ایک دو دن اپنا علاج کرنے کے بعد ڈاکٹری علاج شروع کرایا۔ ڈاکٹر صاحب نے انجکشن اور کیپسول تجویز کئے ان سے بھی

کوئی فرق نہ پڑا ۔ مریضہ کا رنگ زرد، خون کی انتہائی کمی، بائیں ٹانگ پر اتنا ورم تھا کہ دیکھ کر خوف آتا تھا، شدید قبض، پیشاب زرد سرخی مائل، بھوک بند، کبھی کبھی قے بھی آجاتی تھی، نیند بھی نہیں آتی تھی ۔ مریضہ پر مایوسی کے آثار نظر آتے تھے

نوٹ :- ورم کو دبانے سے گڑھا پڑ جاتا تھا، بعض ایسی مریض عورتوں کو بھی دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے جن کو ورم کو دبانے سے گڑھا نہیں پڑا ۔ یاد رکھیں علاج دونوں کا ایک ہی ہے

تشخیص :- میں نے نبض و قارورہ دیکھ کر کہا کہ شدید غدی عضلاتی تحریک ہے جس سے ٹانگ پر ورم آگیا ہے ۔ گھبرانے اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں انشاء اللہ بہت جلد مریضہ کو آرام آجائے گا

غذائی علاج

صبح :- مکھن کھا کر دودھ پی لیں اگر اونٹنی کا دودھ مل جائے تو بہتر ہے

دوپہر :- کدو، توری، ٹینڈے، مولی، شلغم، پالک، مرچ سیاہ ڈال کر سالن پکائیں اور روٹی کے بغیر کھلائیں ۔

رات :- دوپہر والا سالن کھا کر دودھ پی لیں

دوائی علاج

حب انقلاب دن میں چار بار ہمراہ دودھ یا پانی ۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے دوا شروع کرتے ہی آرام آنا شروع ہوگیا چند روزہ علاج سے تمام تکلیف دور ہوکر صحت بحال ہوگئی ۔

حب انقلاب

ھوالشافی:۔ ریوند عصارہ، ریوند خطائی، سقمونیا، سرنجاں، نوشادر، مرچ سیاہ
۱ تولہ ۱ تولہ ۱ تولہ ۱ تولہ ۱ تولہ ۱ تولہ

ترکیب تیاری:۔ سب کو باریک کر کے نخودی گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک:۔ دن میں ۲ گولی چار بار ہمراہ پانی یا دودھ،

خوشخبری

قارئین قانون مفرد اعضا یہ خبر پڑھ کر خوشی محسوس کریں گے کہ ماہنامہ قانون مفرد اعضا کا ڈیکلریشن مل گیا ہے۔ ماہ اگست سے قارئین کو ماہنامہ قانون مفرد اعضا روانہ کیا جائے گا۔ سابقہ چندہ میں ہی مہیا کیا جائے گا۔

ماہنامہ قانون مفرد اعضا میں چار مستقل مضمون۔ (۱) تحقیقات علم الامراض (۲) تحقیقات ادویہ سازی۔ تحقیقات۔ تجربات۔ تحقیقات طبی اصطلاحات شائع ہوں گے۔

ادارہ یسین دواخانہ وطبی کتب خانہ دنیا پور

پرورش و امراض اطفال

بچہ بوقت پیدائش

پیدائش کے وقت تندرست بچے کا وزن تقریباً سات پونڈ اور تقریباً ۲۰ انچ لمبا ہوتا ہے۔

لڑکا لڑکی کی نسبت وزن اور قد میں کسی قدر بڑا ہوتا ہے پیدائش کے وقت جسم پر سفید لیسدار چکنی رطوبت لگی ہوتی ہے شروع میں نرم فلالین کے کپڑے سے صاف کر دیں کچھ دیر بعد گرم پانی بچے کو نہلا دیں اور اس بقیہ رطوبت کو صاف کر دیں۔

بچے کا رونا

بچہ پیدا ہوتے ہی رونے لگتا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ سانس لینے لگ ہے۔ اگر پیدا ہونے کے چند منٹ بعد بچہ نہ روئے تو پھر اس کی حرکت تنفس جاری کرنے کی کوشش کریں جس کا طریقہ اور ولادت کے دوسرے درجہ میں تفصیل سے درج کیا گیا ہے۔

یہاں صرف ایک نقطہ ذہن نشین کر لیں کہ اس مقصد کے لئے بچہ کی بیٹھ یعنی مقعد پر برف کا ٹکڑا رکھ لیں یا برف جیسے ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں جن سے بچہ سسکیاں لے کر رونے لگتا ہے۔

بچے کی نال کاٹنا

جب بچہ کے پیدا ہونے میں دیر لگے تو اکثر اس کی گردن کے گرد نال کا پیچ پڑ جاتا ہے یا نال بچے کے سر کے ساتھ باہر آ جاتی ہے۔

چونکہ نال کے ذریعہ بچہ کے اندر خون جایا کرتا ہے جس سے وہ زندہ ہوتا ہے اگر نال پر کسی قسم کا دباؤ آ جائے تو بچے کا دوران خون بند ہو کر وہ قریب المرگ ہو جاتا ہے پس ایسی حالت میں دایہ کو چاہیئے نال کے پیچ کو گردن پر سے علیحدہ کر دے یا اُسے کاٹ دے۔ نال کاٹتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ماں کی طرف سے نال کو سوت کر بچے کی پیٹ میں خون دھکیل کر دو تین انچ نال بچا کر ریشمی یا پلاسٹک کے دھاگہ سے باندھ دیں پھر ماں کی طرف دو انچ وقفہ سے بھی باندھ دیں۔

اب دونوں گرہ کے درمیان سے نال کاٹ دیں تاکہ بچہ اور ماں کا جریان خون نہ ہو نال کاٹنے کے بعد بغور دیکھیں کہ بچہ کی کٹی ہوئی نال سے خون تو نہیں نکل رہا اگر خون آتا ہو تو نال پر ایک اور دھاگہ سے گرہ لگا دیں تاکہ خون مکمل بند ہو جائے۔

بچے کا نہلانا دھلانا

بچہ کی نال کاٹنے کے کچھ دیر بعد بچے کو نیم گرم پانی سے خوب نہلانا چاہیئے تاکہ اس کے جسم کی تمام غلاظت دھل جائے اگر غلاظت چپک کر خشک ہو گئی ہو اور آسانی سے نہ اترتی ہو تو اسے مل کر نہ اتاریں بلکہ اس پر کوئی تیل لگائیں دوسرے تیسرے غسل سے خود بخود اتر جائے گی۔ غسل کے بعد بچہ کے جسم کو گرم اور خشک کپڑے سے صاف کر دیں پھر کوئی تیل جسم پر مل دیں اور بچہ کو اس کی ماں کے ساتھ لٹا دیں۔

یادداشت بچے کا لباس ملائم ہلکا اور ڈھیلا اور گرم ہونا چاہیئے۔
اگر گرمی زیادہ ہو تو ململ کا کپڑا بہتر ہے۔

بچے کو نہلانے کے بعد کپڑے پہنانے سے قبل اُس کے تمام جسم کو بغور دیکھیں۔ کہ اس کے جسم پر کوئی پیدائشی نقص تو نہیں ہے۔

مثلاً بعض بچوں کی مقعد بند ہوتی ہے جب بچے کو کئی دن پاخانہ نہیں آتا تو پتہ چلتا ہے اس وقت بچے کو پاخانہ کی تکلیف ہو چکی ہوتی ہے اس وقت مقعد کا کھولنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بچہ مسلسل روتا رہتا ہے بچہ چھوٹا ہو یا کمزور ہو اسے روزانہ ایک دفعہ غسل ضرور دینا چاہیئے۔

نوٹ: بچے کو سردی کی بہت کم برداشت ہوتی ہے لہذا بچہ معمولی سردی سے ہی متاثر ہو کر اکثر بیمار ہو جاتا ہے لہذا بچے کو سرد پانی اور سرد ماحول سے بچا کر رکھیں اگر ممکن ہو تو بچہ کو غسل بھی چولہے کے قریب ہی دیں غسل کے تین چار گھنٹہ تک بچہ کو باہر نہ نکالیں۔

بچے کو پاخانہ نہ آنا

پیدائش کے تھوڑی دیر بعد بچے کو پاخانہ آنا چاہیئے جو سیاہ رنگ کا لیدار ہوتا ہے۔ اگر دو تین گھنٹہ تک بھی پاخانہ نہ آئے تو اسے نصف تولہ کسٹرائل ۲ ماشہ شہد سے میٹھا کر کے بچے کو چٹانا چاہیئے تاکہ اس سے بچے کا پیٹ صاف ہو جائے اگر کسٹرائل نہ ملے تو یہ نسخہ بھی پلا سکتے ہیں۔

ھو الشافی: بنفشہ، ثنا، املتاس، عناب، گل سرخ، منقے، ہر ایک ایک ماشہ ½ پاؤ پانی اُبال کر تین چھان کر کپڑے کی بتی تر کر کے چوسائیں۔

یادداشت نوزائیدہ بچے کو چار پانچ روز تک سیاہی مائل پاخانہ آیا کرتا ہے جو کچھ دن بعد زرد مائل ہوجایا کرتا ہے

بچے کو روزانہ صرف ایک یا دو بار ہی پاخانہ آنا چاہیئے زیادہ پاخانہ بچے کو کمزور کردیتا ہے ہلکی قبض سے ہی بچہ پھلتا پھولتا ہے ۔

بچے کے ہاضمہ کو درست رکھنے کے لیئے یہ گھٹی دیتے ہیں تو اسے کسی قسم کی بیماریاں تنگ نہیں کرتیں ۔

ھوالشافی ۔ سونف ، برگ نیم ، منقے ، باؤبڑنگ ، زرکچور ، بلیلہ ، شاہترہ

؛ ۱ ماشہ ۳ عدد ۱ دانہ ۱ ماشہ ۱ ماشہ ۱ عدد ۱ ماشہ

؛ گل سرخ ، ثناکی ، عناب ، گودہ املتاس ،

؛ ۱ ماشہ ۱ ماشہ ۱ دانہ ۳ ماشہ

حسب ضرورت پانی میں جوش دے کر بچے کو چوسائیں ۔

بچے کو دودھ پلانا

بچہ کی پیدائش کے ۶ ، سات گھنٹے بعد جب غسل وغیرہ دے چکیں تو اسے ماں کا دودھ پلانا شروع کریں یہ بچہ اور زچہ دونوں کے لئے مفید ہوا کرتا ہے کیونکہ ماں کا دودھ نہایت بے ضرر ملین اور مسہل ہے ، بچے کو کسی جنم گھٹی پلانے یا کسٹرائل جیسی مسہل چیز دینے کی ضرورت نہیں ہے ۔ پیدائش کے ایک ماہ بعد بچے کو دو دو گھنٹے بعد دودھ پلانا چاہیئے ۔ جیسے جیسے عمر میں اضافہ ہو دودھ پلانے میں وقفہ بڑھاتے جانا چاہیئے ۔ مثلاً تین ماہ سے ۶ ماہ کے بچے کو تین تین گھنٹے بعد ماں دودھ پلائے ۔ آٹھ نو ماہ کے بچہ کو چار پانچ گھنٹے بعد دودھ پلانا چاہیئے ۔

جونہی بچہ بڑا ہوتا ہے اسے ماں کا دودھ اس کے پیٹ کی ضرورت پوری نہیں کرتا لہٰذا ماں کو چاہیئے کہ جب بچہ آٹھ نو ماہ کا ہو جائے اور وہ دودھ کے لئے بار بار ماں کو تنگ کرے اور روتا رہے تو وہ سمجھ لے کہ اس کا دودھ بچہ کے لئے کم ہے۔

اب اسے کھانے پینے کی چیزیں بھی کھلانا شروع کردے۔ مثلاً چاول دلیا، کھچڑی وغیرہ کھلائے اگر اس میں بکری کا دودھ بھی ملا لے تو بہت بہتر ہے۔

جب بچہ سال کے لگ بھگ ہو جائے تو اسے ہلکے مرچ مصالحہ والا سالن روٹی میں گوندھ کر کھلائے اس سے بچہ کا ہاضمہ بہت تیز ہو جاتا ہے اور بچہ کی نشوونما بڑھنے لگتی ہے دوسرے بچہ مختلف چیزیں کھا کر خوش رہتا ہے۔

دایہ کے دودھ پلانے کی ہدایات

بعض وجوہات کی بنا پر ماں کا دودھ بچے کو نقصان دیتا ہے لہٰذا مجبوراً دایہ کا دودھ پلانا پڑتا ہے پس دایہ کے مقرر کرنے میں درج ذیل ہدایات کو مدنظر رکھیں۔

(۱) دایہ کی عمر بچے کی ماں کے برابر ہو تو بہت ہی اچھا ہے ورنہ دایہ ۲۰ سال سے ۲۵ سال کے درمیان کی ہونی چاہیئے۔

(۲) دایہ کے اپنے بچے کی عمر بھی نئے بچے کی عمر جتنی ہونی چاہیئے تاکہ بڑا چھوٹا ہونے کی صورت میں دونوں بچے بھوکے نہ رہیں۔

(۳) دایہ اور اس کا بچہ بالکل تندرست ہونے چاہئیں۔ اگر کسی متعدی تکلیف میں مبتلا ہوں تو دایہ کا دودھ پلانا روک دیں اور بچہ کو دایہ سے الگ کر دیں۔

(۴) دایہ نشہ آور اشیاء کی عادی نہ ہو۔ مثلاً تمباکو، بھنگ افیون یا شراب نہ پیتی ہو

(۵) دایہ کا ہاضمہ درست ہونا چاہیئے تاکہ وہ اگر نرم سخت غذا کھائے تو فوراً ہضم

کا شکار نہ ہو جایا کرے اس سے بچہ کا ہاضمہ بھی بگڑ جاتا ہے ۔

(۶) دایہ کی غذا سادہ زود ہضم ہونی چاہیئے

(۷) دایہ سست اور آرام طلب نہیں ہونی چاہیئے بلکہ جفاکش اور محنتی ہو اس کے عادات و خصائل نیک ہونے چاہئیں ، بداخلاق ، بدعمل اور چرب زبان نہیں ہونی چاہیئے

بچہ کا حیوانات کا دودھ پلانا

بعض دفعہ نہ بچہ کو ماں کا دودھ موافق رہتا ہے اور نہ دایہ میسر آتی ہے ۔ مجبوراً گائے ، بکری ، یا گدھی کا دودھ پلانا پڑتا ہے ۔

جاننا چاہیئے کہ گائے کا دودھ ماں کے دودھ سے قدرے وزنی ۔ اور گاڑھا ہوتا ہے لہذا گائے کا دودھ پلانے سے پہلے قدرے گرم کرلیں اور اس میں آدھا پانی ملالیں ۔ اور ذرا سا میٹھا بھی کرلیں ۔

یادداشت ماں کے بعد بکری کا دودھ بہتر ہوتا ہے اس کے بعد گدھی اور اس کے بعد گائے کا دودھ بہتر ہوتا ہے ۔

چونکہ گدھی کا دودھ ہمارے ملک میں کم پلایا جاتا ہے بلکہ گدھی کے دودھ سے ماں بھی نفرت کرتی ہے ۔ لہذا اسے نہیں پلایا جاتا ۔ اگر پلایا جائے تو بے حد مفید اور زود اثر رہتا ہے

نوٹ :۔ بعض دفعہ بچے کو نہ ماں کا دودھ ہضم ہوتا ہے اور نہ گائے بکری کا جونہی دودھ پیتا ہے اس کا پیٹ ہوا سے بھر جاتا ہے اور پاخانے لگتے ہیں پیٹ گڑگڑ کرتا ہے ۔

علاج اول بچہ کو دودھ کم از کم تین گھنٹہ سے پانچ گھنٹہ بعد پلائیں اگر گائے یا بکری کا دودھ پیتا ہو تو دودھ میں چار سے عرق ملا کر پتلا کر کے پلائیں۔ اگر عرق نہ ملیں تو اجوائن دیسی ا ماشہ اور پودینہ ا ماشہ دودھ میں ابال کر پلائیں لونگ ۲ عدد دارچینی ا ماشہ بھی دودھ میں ابال کر پلا سکتے ہیں

دودھ کی شیشی

جس شیشی میں بچہ کو دودھ پلایا جاتا ہے بہتر ہے کہ وہ شیشے کی بنی ہوئی ہو۔ آج کل پلاسٹک کی شیشیاں بھی استعمال کرائی جاتی ہیں لیکن یہ شیشے کی شیشی کی طرح نہ صاف ہوتی ہیں نہ بے بو ہوتی ہیں شیشی کے منہ پر جو ربڑ کی چوسنی لگی ہوتی ہے۔ ایک دو بار دودھ پلانے سے اس سے بدبو آنے لگتی ہے لہذا شیشی اور چوسنی کو ہر بار دودھ پلانے کے بعد گرم پانی سے دھونا چاہیئے۔

بچے کو دودھ چھڑانا

عام طور اکثر ممالک میں بچے کو دوڈھائی سال تک ماں کا دودھ پلایا جاتا ہے، اور اس کے بعد اکثر ماں کا دودھ پیدا ہونا رک جاتا ہے یا اتنا کم ہو جاتا ہے کہ بچہ کی ضرورت پوری نہیں ہوتی اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جب ماں کا دودھ کم پیدا ہوتا ہے تو بچہ ماں کو بہت تنگ کرتا ہے جس سے ماں بچہ کو اکثر مارتی ہے اور اب اسے دودھ پلانے کا لطف بھی نہیں آتا۔ لہذا فطرتاً ماں خود بچے کو دودھ چھڑانا چاہتی ہے، بعض دفعہ ماں کو نیا حمل ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے دودھ چھڑانا ضروری ہو جاتا ہے،

لہٰذا بچے کو وضع حمل سے ۳ ماہ قبل لازمی دودھ چھڑا دینا چاہیئے ایسا واقعہ نو ماہ سے قبل نہیں ہوا کرتا یعنی کم از کم ماں کا دودھ نو ماہ تک پی سکتا ہے اسی بنیاد پر محققین نے رائے قائم کی ہے کہ اگر ہر بچہ کا دودھ نو ماہ تک پلانے کے بعد چھڑا دیا جائے تو بچہ اور ماں کے لئے درست رہتا ہے۔

لیکن میرا خیال ہے کہ اگر حمل وغیرہ یا ماں کو کسی بیماری کا خطرہ نہ ہو تو بچے کو دو ڈھائی سال تک ہی پلانا چاہیئے اور یہ بچہ کا پیدائشی حق ہے۔

اور یہ حقیقت ہے کہ جن بچوں کو نو ماہ یا دس ماہ کے بعد دودھ چھڑایا جاتا ہے، ان کی صحت دو ڈھائی سال تک ماں کا دودھ پینے والے بچوں سے بہت کمزور ہوتی ہے

یادداشت جب بچہ ۶ ماہ کا ہوتا ہے تو اسے دانت نکلنے شروع ہو جاتے ہیں جو دودھ کے دانت کہلاتے ہیں۔

بچے کا لباس

چھوٹے اور ننھے بچوں کے کپڑے ہلکے اور ڈھیلے ہونے چاہئیں تنگ اور کسے ہوئے کپڑے نہ پہنائیں۔ موسم کے مطابق بچے کے کپڑے بنائیں اگر موسم گرما ہو تو ململ کے کپڑے بہتر رہتے ہیں لیکن اگر سردی کا موسم ہو تو فلالین اور اونی کپڑے پہنائیں ورنہ سردی لگنے کا اندیشہ رہتا ہے اور اکثر زکام ہو جایا کرتا ہے جس کے نتیجے میں بلغم ریشہ اور دم کشی ہو جایا کرتی ہے سردی کے موسم میں سر اور پاؤں ننگے نہیں ہونے چاہئیں سر پر ٹوپی اور پاؤں میں جرابیں پہنائیں تو زائیدہ بچے کے دن کے کپڑے علیحدہ اور رات کے کپڑے الگ ہونے چاہئیں

لہذا صبح کے کپڑے شام کو اتار دیں اور رات کے کپڑے پہنا دیں۔

بچے کی نیند

ننھے بچے زیادہ سویا کرتے ہیں اور جوں جوں عمر بڑھتی ہے نیند کم ہوتی جاتی ہے، ننھے بچے کو ماں اکثر اپنے ساتھ سلا لیا کرتی ہے بعض دفعہ ماں کو اتنی گہری نیند آتی ہے کہ بعض دفعہ بچہ ماں کی کروٹ لیتے وقت نیچے آجاتا ہے اور اکثر ہلاک ہو جاتا ہے لیکن ماں کو اس وقت پتہ لگتا ہے جب وہ جاگتی ہے لہذا ایسی عورتوں جنہیں زیادہ گہری نیند آتی ہو اسے اپنے ساتھ نوزائیدہ بچے نہیں سلانا چاہیئے بلکہ اسے چھوٹی سی چارپائی پر الگ سلانا چاہیئے۔

اگر بچہ جھولے پر لٹایا جائے تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ روتا ہوا بچہ بھی اس پر جلد سو جاتا ہے جب بچہ سو جائے تو اسے جگانا نہیں رات کو بھی بچہ کو زیادہ دیر جگائے نہیں رکھنا چاہیئے۔

بعض دفعہ کسی تکلیف کی وجہ سے بچے کو نیند نہیں آتی ماں تنگ آکر بچے کو سلانے کے لئے افیون کھلا دیتی ہیں، جس سے بچہ فوراً سو جاتا ہے لیکن اگر افیون کی ذرا سی مقدار زیادہ ہو تو بچہ سونے کی حالت میں ہی ہلاک ہو جاتا ہے لہذا بچہ کو افیون نہیں دینا چاہیئے

بچے کو ٹیکہ کرانا

متعدی امراض سے بچاؤ کے لئے اکثر حکومت کی طرف سے مفت ٹیکے لگائے جاتے ہیں اور یہ ٹیکے بچوں کو ضرور لگوانے چاہئیں۔

پس اگر بچہ موٹا تازہ ہو تو ایک یا ڈیڑھ ماہ کی عمر میں اسے ٹیکہ لگوا دینا چاہیئے۔ اگر کمزور ہو تو تین سے چھ ماہ کی عمر تک ضرور ٹیکہ لگوا لینا چاہیئے۔

بچے کا دانت نکالنا

عام طور پر چھوٹے بچوں کو چھٹے ساتویں مہینے دانت نکلنے شروع ہو جاتے ہیں اور ۲۵ ماہ تک پورے بیس دانت نکل آتے ہیں۔

جب بچے کو دانت نکلنے لگتے ہیں تو بچے کے مسوڑے پھول جاتے ہیں اس کے منہ سے رال بہتی ہے دانت نکلتے وقت عصبی خراش کے سبب بچے کے کئی امراض میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

تندرست اور موٹے تازے بچے تو آسانی سے دانت نکال لیا کرتے ہیں لیکن کمزور یا خنازیری یا آتشکی بچوں کے دانت ہمیشہ مشکل اور دیر سے نکلا کرتے ہیں دانت نکلنے کے زمانے میں بچے بے چین اور روتا رہتا ہے اکثر اس کے سر میں درد رہنے لگتا ہے جس سے دل گھبراتا رہتا ہے کبھی دست آنے لگتے ہیں کبھی قبض ہو جاتی ہے بعض بچوں کی آنکھیں دکھنے لگتی ہیں بعض کے گلے پڑ جاتے ہیں بعض کو زکام نزلہ کھانسی ہونے لگتی ہے۔ بعض بچوں کو کزاز۔ ٹیٹنس یعنی تشنج اور کمیڑہ ہونے لگتا ہے۔ بعض کو ام الصبیان کے دورے ہونے لگتے ہیں جب بچے کے دانت نکلنے لگیں گے تو اسے پاک صاف اور کھلی ہوا میں رکھنا چاہیئے سوائے ماں کے دودھ کے کوئی غذا نہ دینی چاہیئے۔ شیرینی وغیرہ سے پرہیز کرانا چاہیئے۔

اگر قبض ہو جائے تو بچہ کو کسٹرائل پلائیں اگر دست آتے ہوں جھر تو سیاہ ہرڑ کو بریاں کر کے پیس کر ۴، رتی کی مقدار میں دو تین بار لسی وغیرہ سے کھلائیں

نزلہ زکام ہو تو لونگ ۲ عدد دارچینی ۳ رتی تھوڑے پانی میں ابال کر پلائیں۔

جب دانت نکل رہے ہوں تو اکثر بچے کے گلے میں ایسی چیز ڈال دیں جسے بچہ منہ میں رکھ کر چوسنے یا چبانے کی کوشش کرتا رہے۔

مثلاً ملیٹھی کی گرہ یا عود صلیب کی گانٹھ یا ربڑ کی چوسنی اس طرح دانت بآسانی نکل آیا کرتے ہیں۔

اگر بچے کے مسوڑھے زیادہ سخت ہوں خاص طور پر دانت نکلنے کی جگہ پھولی ہوئی ہو اور سفید ہو تو کسی ماہر سے شگاف دلوا دیں اس طرح دانت بآسانی نکل آتے ہیں اور سب تکالیف رفع ہو جاتی ہیں۔

اگر دانت نکلنے میں بہت دیر ہو گئی ہو یعنی ۶ ر سات ماہ سے زائد عرصہ گذر جائے تو چونے کا کوئی مرکب یا فاسفیٹ آف لائم وغیرہ پلائیں۔ یہ

یہ نسخہ بھی دانت نکلنے کے زمانہ میں پلانا بے حد مفید ہے۔

ھوالشافی ان بجھ چونا ۲/۱ ۲ تولہ آب مقطر ایک بوتل دونوں کو ملا کر دن میں دو تین بار ہلائیں دوسرے دن نتھرے ہوئے پانی کو الگ کر کے محفوظ کر لیجئے۔

مقدار خوراک: چائے کا نصف چمچہ، صبح نصف شام چینی ملا کر پلائیں

جب چھ سات دانت نکل آئیں تو دودھ چھڑانے پر غور کیا جا سکتا ہے جب دودھ چھڑانے کا ارادہ ہو تو بچے کو دودھ کے ساتھ چاول، ڈبل روٹی ساگو دانہ وغیرہ ملا کر کھلانا چاہیئے۔

مکھن حریرہ وغیرہ بھی کھلا سکتے ہیں جب بچہ کھانے لگے تو آہستہ آہستہ سے آسے ہلکے مرچ مصالحہ والے سالن بھی کھلانا شروع کریں روٹی بھی ساتھ

کھلا سکتے ہیں جب بیرونی غذا کھانے لگے تو اسے آہستہ آہستہ ماں کا دودھ کم کر دینا چاہیئے اور پھر بند کر دینا چاہیئے۔

جب دودھ چھڑانا ہو تو بچہ منع کرنے پر دودھ نہیں چھوڑتا نہ مارنے سے رکتا ہے بلکہ اس کی آسان ترکیب یہ ہے کہ ماں کے پستانوں پر کوئی کڑوی چیز یا بدبودار چیز لگا دینی چاہیئے۔ جیسے افسنتین کا پانی یا ذراسی ہینگ لگا دینی چاہیئے۔ آہستہ آہستہ بچہ دودھ سے نفرت کرنے لگتا ہے اور دودھ چھوڑ دیتا ہے اور اس کی بجائے غذا اور باہر کا دودھ پینے لگتا ہے۔

بچے کا لباس

نوزائیدہ بچے کے کپڑے ہلکے اور ڈھیلے ڈھالے ہونے چاہیں یعنی کسے ہوئے اور تنگ نہ ہونے چاہئیں

موسم کے مطابق کپڑے بنانے چاہئیں اگر بچہ گرمی کے موسم میں پیدا ہو تو اسے صرف پاجامہ اور کھلی سی بغیر بٹن والی قمیص پہنانی چاہیئے۔

البتہ اگر سردی کا موسم ہو تو پاجامہ اور قمیص کے علاوہ سر پر ریشمی ٹوپہ بھی ہونا چاہیئے پاؤں پر جرابیں پہنا دیں تاکہ بچہ سردی سے محفوظ رہے۔

بچہ دن میں کئی بار پیشاب اور کئی بار پاخانہ کیا کرتا ہے۔

یادداشت بعض دفعہ قے بھی کر دیتا ہے جس سے اس کے کپڑے خراب ہو جایا کرتے ہیں لہذا نوزائیدہ بچے کی کئی کپڑوں کے جوڑے ہونے چاہئیں تاکہ جو کپڑے خراب ہو جائیں انہیں دھو کر سکھانے کے لئے دھوپ میں رکھا جا سکے اور دوسرے کپڑے پہنا دیئے جائیں۔

بچے کی نیند

نوزائیدہ بچے ماں کا دودھ پیتے پیتے ہی سو جایا کرتے ہیں جب کسی وقت
بھوک لگتی ہے تو جاگتے ہیں۔ کچھ دیر جاگنے اور دودھ پینے کے بعد پھر سو جاتے
ہیں۔ بچے کی عمر جوں جوں بڑھتی ہے اس کی نیند آہستہ آہستہ کم ہوتی رہتی ہے

یادداشت نوزائیدہ بچے کو ماں کے ساتھ سلانے کی بجائے ماں کی
چارپائی کے متصل پنگھوڑے میں سلانا چاہیئے تاکہ بچہ
ماں کے نیچے آکر دب نہ جائے۔

بعض دفعہ ماں بچے کو لیٹ کر دودھ پلاتے پلاتے سو جاتی ہے۔ بچہ بھی
دودھ پیتے سو جاتا ہے لیکن ماں کے پستان کی نپل بچہ کے کان میں لگ جاتی ہے
جس سے دو تین قطرے دودھ کے بچے کے کان میں چلے جاتے ہیں جس سے
کے کان میں دودھ متعفن ہو کر اس میں کیڑے پڑ جاتے ہیں جو بچے کے کان میں سوزش
اور زخم کر دیتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچے کے کان میں اوّل درد ہونے لگتا ہے
چند دن بعد پیپ آنے لگتا ہے چند دن بعد پیپ آنے لگتی ہے۔

بچے کو ماں بیٹھ کر دودھ پلائے جب بچہ دودھ پلائے جب بچہ دودھ پی چکے تو اس
کے ساتھ کچھ دیر کھیلنا چاہیئے ماں اسے مختلف طریقوں سے خوب ہنسائے
جب معلوم ہو کہ بچہ اب تھک گیا ہے تو اسے پنگھوڑے میں ڈال کر آہستہ آہستہ جھولانا
چاہیئے تاکہ بچہ سو جائے ماں بچے کو سلانے کا یہی طریقہ اپنائے تو بہت اچھا رہے گا
جب بچہ سو جائے تو اس کے کمرہ میں شور و غل بند کر دیا جائے کمرہ بھی صاف ستھرا
اور روشنی والا ہو۔

نوٹ:۔ سوئے ہوئے بچہ کو خود نہ جگائیں البتہ اگر کئی گھنٹے ہو گئے ہوں تو مضائقہ نہیں۔

نوٹ:۔ بعض دفعہ بچے کو کوئی تکلیف یا بے چینی ہوتی ہے جس سے تنگ آ کر ماں بچے کو افیون کھلا کر سُلاتی ہے آہستہ آہستہ بچہ افیون کا عادی ہو جاتا ہے۔ ایسی عادت بچہ کے لئے تمام عمر تکلیف کا باعث بن جاتی ہے۔

بعض عورتیں خصوصاً نئی ماں بننے والی مائیں افیون کی مقدار خوراک سے واقف نہیں ہوتیں ذرا سی افیون دیکھ کر سوچتی ہیں کہ اس سے کیا اثر ہوگا وہ تنہائی میں ذرا سی افیون اور ملا کر بچے کو دے دیتی ہیں اور سلا کر کام کاج میں مبتلا ہو جاتی ہیں بچہ تو افیون کی زیادتی سے اسی وقت مر جاتا ہے۔ جب ماں بچے کو کافی دیر تک سونے کے بعد دیکھتی ہے اور جگاتی ہے تو وہ بچے کو بے حس و حرکت پا کر حیران ہو جاتی ہے۔ گھر والوں کو بچہ دکھاتی ہے تو یہ سن کر انگشت بدنداں رہ جاتی ہے کہ اس کا بچہ مر چکا ہے لہذا اول تو افیون کھلانی نہیں چاہیئے اگر مجبوراً کھلانی پڑے تو کسی سمجھدار عورت سے افیون کی مقدار خوراک لکھوائے۔ بہتر یہ ہے کہ بچے کے نہ سونے اور تکلیف کا سبب معلوم کر کے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے

بچے کو حفاظتی ٹیکے لگانا

چیچک، خسرہ، پولیو، خناق، تشنج، ام الصبیان وغیرہ ایسی متعدی اور خطرناک تکلیفیں ہیں کہ ان کی قبل از وقت روک تھام ضروری ہے۔

اس مقصد کے لئے حکومت نے مدافعتی ٹیکے لگوانے کا مفت انتظام کیا ہے۔

لہذا نوزائیدہ بچے کو ایک ماہ کے بعد جب تین چار ماہ حد چھ ماہ تک حفاظتی ٹیکے خود سرکاری ہسپتالوں میں جا کر لگوانے چاہئیں۔

امراض اطفال

ننھے بچوں کے امراض و تکالیف بتانے سے پہلے یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ بیچارے ننھے بچے اپنی تکالیف کو اپنی زبان سے نہیں بتا سکتے کیونکہ ابھی بولنا نہیں سیکھے ہوتے لہذا معالج ان کے چہرے زبان۔ پاخانہ، پیشاب آرام و سکون کی حالت سے اندازہ لگاتے ہیں۔ لہذا مندرجہ ذیل علامات کا بغور مطالعہ کرنے سے مختلف تکالیف کی تشخیص کر کے علاج کریں

(۱) صحت کی حالت میں ننھے بچوں کا چہرہ ہشاش بشاش اور صاف رہتا ہے اور اس پر کہیں بل نہیں پڑتا اور بچہ خوب چین و سکون سے رہتا ہے۔ آرام سے سوتا جاگتا ہے لیکن بے تکالیف کی حالت میں وہ بے چین رہتا ہے اکثر روتا رہتا ہے خواب میں کبھی کبھار ڈر جاتا ہے

(۲) اگر بچہ روتا ہے اور دبلا و کمزور ہونے لگے تو یہ سمجھیں کہ وہ کسی نہ کسی تکلیف میں مبتلا ہے۔

اگر اس کی پیشانی پر بل پڑیں اور سوتے ہوئے چونک اٹھیں اور رونے لگے تو یہ سمجھیں کہ اسے کوئی نہ کوئی سینہ کی تکلیف ہے کھانسی اور درد پسلی میں بچہ کھانستے وقت بہت روتا ہے اور سانس کھینچ کر لیتا ہے۔ اس کے سینہ میں گڑھا پڑتا ہے سانس لیتے وقت اس کے ناک نتھنے پھولتے ہیں۔ بچہ منہ کھول کر سانس لیتا ہے۔

نتھنوں کا پھولنا نمونیہ کی علامت ہے۔ منہ کھول کر سانس لینا ریشہ اور

اور نزلہ زکام کی علامت ہے

(۳) اگر بچہ روتا ہے اور اس کا مزاج چڑ چڑا ہو گیا ہو تو سمجھیں کہ اسے کوئی سر کی تکلیف ہے۔ کان وغیرہ کے درد میں بچہ اپنا ہاتھ بار بار ماؤف کان کی طرف لے جایا کرتا ہے اگر کان پر ماں کا ہاتھ وغیرہ لگے تو زیادہ رونے لگتا ہے۔

(۴) اگر بچے کی زبان میلی ہو یا اسے پاخانہ بدبودار اور سیاہی مائل آئے اور قبض ہو یا اس کے سینہ کے قریب بل پڑیں تو سمجھیں کہ اس کے پیٹ میں خلل ہے۔ پیٹ کے درد میں بچہ گھٹنے سکیڑ لیتا ہے اور بھویں چڑھا لیتا ہے

(۵) اگر بچے کا پیشاب کچی لسی کی طرح آئے تو سمجھیں کہ اس کا ہاضمہ خراب ہے اگر پیشاب سرخ رنگ کا آئے تو سمجھیں کہ اسے گرمی خشکی ہو گئی ہے بخار ہونے کا اندیشہ ہے

(۶) اگر پیٹ میں گڑگڑ ہو اور پاخانہ کئی بار آئے تو پیٹ میں خمیر اور ریاح کا ثبوت ہے۔ پاخانہ لیسدار آئے گا پاخانہ کرتے وقت بچہ اکثر زور لگاتا ہے اور رونے لگتا ہے۔

(۷) اگر بچہ نیند میں دانت پیسے اور ناک کھجائے یا پاخانہ کی جگہ بہت ملتا رہے تو اس کے پیٹ میں چرنے یا چھوٹے ہیں۔

(۸) ننھے بچوں کو ذرا سی شکایت پر دوا دینی مناسب نہیں بلکہ دایہ یا بچہ کی غذا کا مناسب انتظام کرنا چاہیے اگر پھر بھی رفع نہ ہو معمولی علاج کریں

(۹) بچوں کو دوا دینے پر اس بات کو یاد رکھیں کہ وہ خوش ذائقہ اور خوش ذائقہ اور خوش رنگ ہو اس کی مقدار بچہ کی عمر کے مطابق ہو۔
بچے کو تیز مسہل یا کوئی زہریلی یا نیند لانے والی دوا اگر دینی ہو تو نہایت احتیاط سے دینی چاہیئے دوا اگر سیال ہو تو وہ میٹھی ہونی چاہیئے یا شربت کی شکل میں ہو۔

(۱۰) شیر خوار بچوں کے علاج میں اس بات کو یاد رکھیں کہ اس کی ماں اور دایہ کو بھی ضرور دوا پلانا اور غذائی پرہیز کرانا چاہیئے۔ کیونکہ بذریعہ دودھ بچے میں غذا اور دوا کی تاثیر بچہ میں منتقل ہو جایا کرتی ہے۔

بچے کا یرقان

بعض نوزائیدہ بچوں کو دو تین دن یا پانچ چھ دن بعد یرقان ہو جایا کرتا ہے جو اکثر ایک ہفتہ رہا کرتا ہے اگر خفیف ہو تو خود بخود رفع ہو جایا کرتا ہے۔ اور اگر شدید ہو تو خطرناک ثابت ہوتا ہے۔

علاج اگر بچہ ماں کا دودھ پیتا ہو تو بند کرا دیں بلکہ ماں کے دودھ کی بجائے بکری کا دودھ پتلا کر کے پلائیں۔

عرق مکوہ و کاسنی میں بکری کا دودھ ملا کر بھی پلا سکتے ہیں اگر قبض ہو تو ریوند عصارہ ۲/۱ رتی بکری کے دودھ میں پلائیں ایک دو دست آکر تمام صفرا نکل جاتا ہے۔ اور آرام آجاتا ہے۔ شربت دینار یا شربت بزوری بھی بے حد مفید ہے۔

بچے کی آنکھ دُکھنا

نوزائیدہ بچوں کی آنکھوں کا دکھنا والدین کی طرف سے ہوتا ہے یعنی اگر والدہ کو سوزاک ہو تو اکثر نوزائیدہ بچے کی آنکھیں دکھنے آجایا کرتی ہیں۔ آنکھیں نہایت سرخ اور متورم ہوتی ہیں ان سے گاڑھا مواد خارج ہوتا ہے۔ بعض شدید حالتوں میں ماؤف آنکھ زخمی ہو کر گل کر بیٹھ جاتی ہے۔

علاج اگر والد یا والدہ کو سوزاک ہو تو ان کا دودھ پلانا بند کرا دو۔ سوزاک غدی تحریک ہے۔ لہٰذا بچے کی آنکھیں بھی غدی تحریک سے دکھنے لگتی ہے۔ ان کا علاج اعصابی غدی غذا دوا سے کریں۔

بچے کی نال کا ورم

جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس وقت دائی بچہ کی نال کو کاٹ کر باندھ دیتی ہے جو چار پانچ دن بعد خشک ہو کر گر پڑتی ہے۔

لیکن بعض بچوں کی صفائی نہ رہنے کی وجہ سے نال ورم کر آتی ہے جس سے بچے کو شدید تکلیف ہو جاتی ہے اکثر بخار چڑھ جاتا ہے۔

علاج بچہ پیدا ہونے کے بعد جب نال کاٹ دی جائے تو فوراً نال کو کپڑا سے ڈھانک دیں تاکہ کوئی مکھی وغیرہ نہ بیٹھے نال [illegible] پانی نہ لگنے پائے۔ اگر پانی لگ جائے کیونکہ بچہ کو اکثر نہلانا پڑتا ہے۔ لہٰذا نہلانے کے بعد ناف کو اچھی طرح خشک کر دینا چاہیئے۔ صرف چار پانچ دن ایسی احتیاط کرنے سے ناف خشک ہو کر گر پڑتی ہے۔

لیکن بعض دفعہ احتیاط نہ رکھنے یا ناف پر چوٹ وغیرہ لگنے سے ناف ورم کر آتی ہے تو ایسی صورت میں دن میں دو تین بار نیم کے جوشاندہ سے نال کو دھوئیں۔ پھر مردار سنگ، سفیدہ، رسونت اور کیلہ آب مکو میں پیس کر مقام ورم پر ضماد کریں اگر پیپ بھی پڑ گئی ہو تو وہ بھی دو تین دن میں نکل کر ورم و زخم ٹھیک ہو جائے گا۔ بچہ کو قبض ہو تو کسٹر ائیل پلائیں۔

اگر بخار ہو تو کسی اندرونی دوا دینے کی ضرورت نہیں ہے جب ورم کم ہو گا پہلے بخار ہی اترے گا۔

بچے کی چھاتیوں کا ورم

بعض نوزائیدہ بچوں کی چھاتیاں متورم ہو جاتی ہیں جس کا سبب چھاتی پر چوٹ لگنا یا بچے کے جسم کی صفائی نہ رکھنا ہوتا ہے۔

علاج

جو تدابیر و دوا وغیرہ نال کے ورم میں دی جاتی ہیں وہی چھاتیوں کے ورم میں استعمال کریں۔

اگر سردی کا موسم ہو تو چھاتیوں پر ٹکور کریں اور اگر گرمی کا موسم ہو تو چھاتیوں پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھیں اگر درد زیادہ ہو تو پھر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں نہ رکھیں بلکہ گل روغن یا خشخاش روغن مل مل کر ٹاکی تر کر کے ورم پر رکھائیں اگر قبض ہو تو اسے کسٹر ائیل وغیرہ سے رفع کریں۔

بچے کی ناف پھولنا

پیدائش کے بعد بعض بچے بیمار ہو جاتے ہیں والدین کو ان کی تکلیف کا پتہ

نہیں لگتا یا والدین سستی کرتے ہیں بچہ بیچارہ تکلیف سے بے چین ہو کر روتا رہتا ہے جس سے بچہ کی ناف باہر نکل کر پھول جاتی ہے جب رونا بند کر دیتا ہے پھر واپس چلی جاتی ہے ۔ لیکن اگر کئی ماہ تک ناف پھولتی رہنے تو پھر واپس کم جاتی ہے

علاج بچہ کی صحت کے بارے میں اس کی ماں سے پوری معلومات حاصل کر کے اصل تکلیف کا ازالہ کریں ناف خود بخود نکلنا بند ہو جائے گی ۔ اگر بہت زیادہ نکلتی ہو جس سے بچہ کو تکلیف بھی ہوتی ہو تو ناف کو کسی نرم چیز سے دبا کر باندھ دیں ۔

مثلاً کپڑے کی گدی یا لکڑی کا ایک چوڑا اور گول بٹن نما ٹکڑا بنا کر باندھ دیں ۔ یا موٹی ربڑ کا ٹکڑا باندھ دیں تقریباً دو تین ماہ ایسا کرتے رہنے سے آرام آ جاتا ہے

بچے کی کھانسی

ننھے بچے صرف ماں کا دودھ یا بازاری دودھ پر زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں بعض دفعہ بچہ کی والدہ کسی کام میں مشغول ہوتی ہے مثلاً کھانا پکانے یا کپڑے دھونے میں لگی ہوتی ہے ۔

چھوٹے بچے تھوڑی دیر بعد دودھ پیتے ہیں ماں مصروفیت کی وجہ سے جلد دودھ نہیں پلا سکتی

بچہ دودھ کے لئے رونے لگتا ہے اسے جلد دودھ نہ ملے تو چیخیں مارنے لگتا ہے ۔ ماں اگر گرمی میں کام کر رہی ہے تو اپنی چھاتیوں کو ٹھنڈا کئے بغیر دودھ پلانے لگتی ہے اسی طرح زیادہ سردی میں کام کرتی ہے تو پستانوں کو نیم گرم کئے بغیر دودھ پلانا شروع کر دیتی ہے ۔

بچہ کی طبیعت نہایت حساس ہوتی ہے جو گرم یا سرد دودھ ملتا ہے لیے فوراً نزلہ زکام ہوجاتا ہے اگر نزلہ پھیپھڑوں پر گر جائے تو چند دن بعد اسے کھانسی ہوجاتی ہے اکثر معمولی کھانسی ہوکر آرام آجاتا ہے لیکن بعض وقت شدید کھانسی ہوجاتی ہے جس کے ساتھ دم کشی بھی ہوجاتی ہے جو بچہ کے لئے نہایت خطرناک ہے اکثر بچے ایسے وقت ذراسی لاپرواہی سے چند دن میں ہی ہلاک ہوجاتے ہیں۔
لہذا بچہ کو معمولی کھانسی ہو یا شدید فوراً علاج کرائیں جو بچوں کی امراض اور ان کے علاج کا ماہر ہو۔

علاج اگر سردی کا موسم ہو تو بچہ کو گرم کپڑے پہنادیں ماحول زیادہ سرد ہو تو روئی یا ریت وغیرہ سے بچہ کے سینہ پر سینک کریں۔ دن میں تین چار بار گرم پانی کی بھاپ دیں۔
اگر قبض ہو تو کسٹرائل یا ریوند عصارہ ۱/۲ رتی کھلائیں۔ اس سے بچہ کو دست آکر بلغم خارج ہوجائے گی۔ اگر قے آجائے تو اور بھی بہتر ہے اگر بچہ بہت کمزور ہو تو قے لانے کی کوشش نہ کریں۔

یادداشت یاد رکھیں ننھے بچے کھانس تو لیتے ہیں لیکن جو بلغم پھیپھڑوں سے نکلتی ہے وہ تھوکنے کی بجائے بچہ نگل لیتا ہے جو پھیپھڑوں سے نکل کر معدہ کو بھی کمزور کردیتی ہے لہذا بچہ کو ایک دو دست روزانہ آجایا کریں تو کوئی حرج نہیں بلکہ بے حد مفید رہتے ہیں۔

یادداشت بعض دفعہ بچہ کو شدید تکلیف ہوتی ہے اور وہ کئی کئی دن تک نہیں سوتا۔ ماں تنگ آکر اسے افیون کھلادیتی ہے جس سے اس کا سینہ پہلے ہی تنگ ہوجاتا ہے بلغم اور کھانسی آنی بند ہوجاتی ہے،

اسی دم بند ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔ لہٰذا جب بچہ کو کھانسی ہو تو بغیر معالج کے مشورہ کے افیون نہ دیں معمولی کھانسی ہو تو کاکڑا سنگی باریک پیس کر تین گنا شہد ملا کر تھوڑا تھوڑا بچہ کو چٹائیں۔ چند روز دن میں تین چار مرتبہ چٹائیں بالکل آرام آجائے گا اگر کھانسی شدید ہو تو یہ نسخہ شہد میں ملا کر بچہ کو چٹائیں۔ اللہ شفا دے گا

ھوالشافی لونگ۔ جائفل، جلوتری۔ مرچ سیاہ، عقرقرحا۔ ہر ایک ۶ ماشہ شہد ۲½ تولہ میں ملا کر تھوڑا تھوڑا دن میں کئی بار چٹائیں اگر قبض ہو تو ریوند عصارہ صبح شام نصف رتی کھلائیں۔

نمونیہ اور شدید کھانسی صرف ایک دن میں کم ہو جاتی ہے چند دن میں بالکل بچہ تندرست ہو جاتا ہے۔

کالی کھانسی

اسے ہوپنگ کف بھی کہتے ہیں یہ کھانسی شاذونادر ہی ہوتی ہے۔ اگر ہو جائے تو جلد ہٹنے کا نام نہیں لیتی کیونکہ یہ ایک مخصوص قسم کی غدی سوزش سے ہوتی ہے۔ میرے خیال میں یہ صفراوی کھانسی ہوتی ہے جس طرح آنتوں کی غدی سوزش سے پیچش ہو جاتی ہے بالکل یہی حالت گلے کی غدی سوزش سے یہ کھانسی ہوا کرتی ہے پیچش کی طرح اس کے بھی دورے ہوا کرتے ہیں تو اسے گلے کی پیچش کا نام دیا کرتا ہوں۔ لہٰذا جس قسم کی اغذیہ ادویہ پیچش کو مفید ہوا کرتی ہے وہ اسی کھانسی کو فائدہ کرتی ہیں۔

مثلاً ہلیلہ سیاہ، بھیشن، کا بہترین علاج ہے یہ کالی کھانسی کے لئے بے حد مفید ہے

نوٹ:۔ اگر ہلیلہ سیاہ بچہ کو کھلائیں تو اسے پیس کر دیں اگر بچہ نہ کھا سکے تو پانی میں کچھ دیر بھگو دیں پھر پانی پلا دیں۔

نوٹ:۔ کالی کھانسی کے ہر قسم کی ترشی اغذیہ ادویہ کھلا سکتے ہیں البتہ لیسدار کوئی غذا دوا نہ دیں مثلاً بھنڈی توری، دودھ چھلکا اسبغول گندم کی روٹی وغیرہ اگر بچہ روٹی کھاتا ہو تو اسے بیسنی روٹی بنا کر دیں۔ دہی بھلے۔ آلو چھولے اوجھری بھی کھلا سکتے ہیں۔

یادداشت

یاد رکھیں جب بھی کوئی غذا دوا کھلانی ہو تو کھانسی کے دورہ کے فوراً بعد کھلائیں تاکہ دوسرے دورہ تک دوا غذا اثر ہو جائے ورنہ اگر کھانسی کو دیر ہو گئی تو کسی بھی غذا دوا کھلانے یا کھلاتے وقت کھانسی کا دورہ ہو جاتا ہے جس سے تمام کھایا پیا نکل جاتا ہے

ھو الشافی:۔ لہسن، پیاز، سیاہ مرچ ہم وزن تینوں ادویہ کو توے پر جلائیں پھر راکھ باریک پیس کر شہد ملا کر چٹائیں۔

بچے کو ہچکی آنا

اکثر بچوں کو ہچکی آیا کرتی ہے جو ایک دو منٹ بعد خود بخود ہٹ جاتی ہے لیکن بعض دفعہ معدہ کی خرابی اور خشکی کی وجہ سے ہچکی ہٹنے کا نام نہیں لیتی ایسی صورت میں علاج کرنا ضروری ہو جاتا ہے ورنہ معدہ میں سوزش ہو کر درد ہونے لگتا ہے

علاج

ہچکی عضلاتی تحریک کا مظہر ہے۔ ننھے بچوں کے پیٹ میں جب دودھ کھٹا ہو کر پھٹ جاتا ہے یا متعفن ہو جاتا

سے تو ہچکی آیا کرتی ہے لہذا بچے کے ہاضمہ کو درست کریں۔ سونف اور گل سرخ کا عرق پلائیں

ھوالشافی:۔ گل سرخ، کالی مرچ، سنڈھ، سونف، ہر ایک ہم وزن۔ تمام ادویہ کو باریک پیس کر ۲، ۲ رتی وزن میں تین چار بار کھلائیں۔ ہمراہ عرق سونف گل سرخ

بچے کی والدہ کو اگر عضلاتی تحریک کی کوئی تکلیف ہو تو اسے بچے کو دودھ نہیں پلانا چاہیئے اور وہ اپنا علاج کرائے جب تکلیف رفع ہو جائے تو پھر بچے کو دودھ پلا سکتی ہے اگر والدہ کو کوئی تکلیف نہ بھی ہو تو بھی وہ عضلاتی غذا دوا بند کر دے۔ غدی غذا دوا کھانا شروع کر دے۔ چند دن میں بچہ کی ہچکی آنا بند ہو جائے گی۔

بچہ کو زیادہ پیاس لگنا

عام طور پر بچے دودھ پینے میں کوئی احتیاط نہیں کرتے جب ماں نے دودھ پلایا پی لیا۔ ماں بھی چاہتی ہے کہ بچہ جتنا دودھ پیئے گا اتنا ہی اس کا بچہ پھولے پھلے گا۔ لہذا وہ جلد جلد اپنا یا باہر کا دودھ پلاتی رہتی ہے جس سے اسے بدہضمی ہو کر دست آنے لگتے ہیں۔ بار بار دست آنے سے خون سے پانی کا اخراج پاجاتا ہے جس کی کمی کی وجہ سے اسے بار بار پیاس لگنے لگتی ہے چونکہ پیٹ کا خمیر ابھی درست نہیں ہوا ہوتا لہذا اسے پانی بھی ہضم نہیں ہوتا وہ بھی قے یا دست کی راہ خارج ہو جاتا ہے۔

یادداشت یاد رکھیں شدید پیاس بچے کو لگے یا بڑے آدمی کو معدہ میں خمیر اور آب خون کی کمی سے لگتی ہے جب بار بار

ٹھنڈا پانی پیا جاتا ہے اگر وہ بار بار قے یا دست سے نکلتا رہے تو خون میں آب خون کی کمی کے ساتھ ساتھ خون سے حرارت غریزی بھی خارج ہونے لگتی ہے جس سے نقاہت اور کمزوری بڑھ جاتی ہے شدید حرارت کی کمی کی وجہ سے ہاتھ پاؤں میں کرول اور تشنج ہونے لگتا ہے۔

لہذا جب شدید پیاس ہو اور قے دست آ رہے ہوں تو فوراً ایسی اغذیہ ادویہ کھلائیں۔ جو ہاضمہ ہونے کے ساتھ حرارت غریزی پیدا کرنے والی ہوں۔

ہوالشافی مرچ سیاہ، رائی ہم وزن، دونوں کو باریک پیس کر ایک ایک رتی دس پندرہ منٹ بعد ہمراہ عرق چہار کے کھلائیں فوراً قے دست اور پیاس رک جائے گی۔

اگر گرمی سے پیاس لگے تو یہ نسخہ پلائیں۔

ہوالشافی زہر مہرہ، یا طباشیر۔ الائچی خورد، گل سرخ تمام ادویہ پیس کر محفوظ کر لیں۔ ایک ایک رتی دن میں تین چار بار کھلائیں۔

نوٹ: عام سادہ پانی کی بجائے ترش و کھٹا پانی پلائیں۔ مثلاً لیموں کی سکنجبین، ترش لسی، لیمن سوڈا وغیرہ۔

بچے کو قبض ہونا

ننھے بچوں کو ایک دفعہ پاخانہ ضرور آنا چاہیئے اگر روزانہ پاخانہ آنے کی بجائے کئی کئی دن پاخانہ نہ آئے تو اسے کوئی نہ کوئی نئی تکلیف شروع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے، خصوصاً پیٹ درد بھی ہونے لگتا ہے۔ پھوڑے پھنسیاں نکل سکتی ہے

لہذا بچے کو جب بھی قبض ہو تو فوراً کسٹرائل یا بادام روغن وغیرہ دے کر قبض رفع

کر دینی چاہیئے

اگر شدید قبض و سدے بن گئے ہوں تو اکثر کسٹرآئل وغیرہ سے خارج نہیں ہوتے ۔ پھر کسٹر آئل یا گلیسرین کا انیما کرادیں ۔ انیما کرنے سے پہلے گلیسرین کی بتی یا صابن کی بتی پاخانہ کی جگہ رکھ دیں امید ہے کہ فوراً پاخانہ آجائے گا اگر پھر بھی نہ آئے تو انیما کرادیں اس سے فوراً پاخانہ آجایا کرتا ہے جس بچہ کو اکثر قبض رہتی ہو اُسے یہ نسخہ بنا کر اکثر پلایا کریں ہمیشہ کے لئے قبض رفع ہو جائے گی

ھوالشافی :۔ سناء مکی ، سونف ، گل سرخ ، املتاس ۔ ہر ایک ۳ ماشہ تمام ادویہ کو تین چھٹانک پانی میں رات کو بھگو دیں ۔ صبح اتنا جوش دیں کہ پانی اندازاً نصف پاؤ رہ جائے بس قبض کشا دوا تیار ہے ۔ آدھی آدھی چھٹانک دن میں دو تین بار پلائیں ۔ انشاء اللہ قبض نہیں رہے گی ۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے ۔

ھوالشافی :۔ سونف ، گل سرخ ، ہر ایک ۲ ماشہ ۔ ریوند چینی ۳ ماشہ گل قند ۶ ماشہ تمام ادویہ کو ۱/۲ چھٹانک پانی میں بھگو دیں ۔ صبح اتنا جوش دیں کہ نصف کہ نصف رہ جائے تو چھان محفوظ کر لیں دو دو چمچہ دن میں تین بار پلائیں ۔

نوٹ اگر بچہ کو مستقل قبض رہتی ہے تو ساتھ بچہ کی والدہ یا دایہ جس کا دودھ پیتا ہو اسے ایسی قابض اغذیہ سے پرہیز کرائیں اور اوپر والا نسخہ والدہ یا دایہ کو بھی پلا دیا کریں ۔

بچہ کے پیٹ میں ہوا بھرنا

بچہ کے پیٹ میں ہوا بھرنے کو نفخ معدہ بھی کہتے ہیں ۔ ننھے بچوں کے پیٹ میں

اگر ہوا ابھرتی رہتی ہے کیونکہ بچہ وہ دودھ پیتے ہیں۔ دودھ اگر ہضم نہ ہوا تو فوراً ہوا میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ بچے کا پیٹ تن جاتا ہے جس سے بچہ بار بار روتا ہے اوّل تو خود بخود بدہضمی کا پاخانہ آجاتا ہے جس سے کچھ ہوا نکل جاتی ہے اگر ہوا نہ نکلے تو کسی معالج کو دکھائیں تاکہ وہ مناسب علاج کرے۔

علاج اگر قبض ہو تو کسٹرآئیل یا بادام روغن پلائیں، پاخانہ آتے ہی نفخ دور ہو جائے گی۔

آئندہ ہوا کی پیدائش روکنے اور ہوا خارج کرنے کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق محرک، ملین یا مسہل کھلا سکتے ہیں، چہار عرق ننھے بچوں کے ہاضمہ کے لئے بہترین ہے۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

اجوائن دیسی ۱ تولہ۔ سونٹھ ۱ تولہ نمک طعام ½ تولہ باریک کرکے نصف رتی سے ۲ رتی دن میں تین بار کھلائیں۔

یادداشت بعض اوقات بچہ کو دن میں کئی بار تھوڑا تھوڑا پاخانہ آنے لگتا ہے عرف عام میں اُسے بھی قبض ہی کہا جاتا ہے۔ معالج قبض کا نام سنتے ہی فوراً قبض کشا غذا دوا تجویز کردیتے ہیں یہ طریقہ غلط ہے۔

معالجین کو چاہیئے کہ بچہ کی والدہ سے دریافت کریں کہ بچہ پاخانہ خشک سدوں کی صورت میں کرتا ہے یا لیسدار پاخانہ تھوڑا تھوڑا زور لگا کر کرتا ہے۔

اگر بچہ پاخانہ خشک کرتا ہو اور اسے اکثر سدے آتے ہوں تو اوپر والے نسخہ جات درست ہیں۔ لیکن اگر بچہ کو پاخانہ لیسدار آتا ہو اور کئی بار آتا ہو تو یہ نسخہ دیں فوراً آرام آئے گا

ھوالشافی:۔ ہلیلہ سیاہ کو توے پر تیل یا گھی ملا کر بریاں کر لیں پھر پیس کر محفوظ کر لیں ۱رتی تا ۴رتی، یا حسب عمر ۴رتی سے ماشہ تک دن میں تین بار ہمراہ ترش لسی یا دہی سے کھلائیں۔

غذا میں ایسی غذا مت دیں جس میں لیس ہو اگر بچہ غذا کھاتا ہو تو بیسنی روٹی ضرور کھلائیں۔ ہر قسم کا ترش پھل بھی کھلا سکتے ہیں اگر بچہ ذرا بڑا ہو تو اسے اکثر ادھری پکا کر کھلائیں تاکہ اس کا معدہ بھی طاقتور ہو جائے اور غذا بھی اچھی طرح ہضم کر سکے۔

بچے کا پیٹ ابھرنا

جو بچے دودھ پیتے رہیں انھیں اگر دودھ اچھی طرح ہضم نہ ہو تو اکثر ان کے پیٹ میں ہوا بھر جایا کرتی ہے جسے عرف عام میں پیٹ ابھرنا کہتے ہیں۔ بچہ کا پیٹ کس جاتا ہے سانس مشکل سے لیتا ہے اکثر بے چین اور روتا رہتا ہے۔

علاج پیٹ زیادہ ابھر گیا ہو تو پیٹ پر ریت گرم سے ٹکور کریں ۱/۲رتی ہینگ پانی گرم میں حل کر کے عرق چہار کے ساتھ پلائیں۔ اور یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ریوند خطائی ۱تولہ، سہاگہ ۱تولہ، سنڈھ ۱تولہ اور ریوند عصارہ ۳ماشہ کو باریک پیس کر رکھ لیں۔ ۱/۱رتی دن میں تین چار بار کھلائیں۔ یہ ایسا نسخہ ہے کہ اگر بچے کو جنم گھٹی کے طور پر روزانہ کھلاتے رہیں تو بچہ کی نشو نما بہت اچھی ہوتی ہے۔ قانون مفرد اعضاء کا غدی اعصابی چورن جو غدی اعصابی ملین میں نمک ملا کر بنایا جاتا ہے بچوں کے لئے بے حد مفید ہے۔

بچے کے پیٹ میں درد ہونا

بچے چونکہ دودھ پر ہی پلتے ہیں۔ لہٰذا بعض دفعہ بچے کو دودھ ہضم نہیں ہوتا اور اس کے پیٹ میں ہوا رک کر یا قبض ہو کر پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے۔

چنانچہ بچہ روتا اور چلاتا ہے جب درد ہوتا ہے تو اپنے گھٹنوں کو سکیڑ لیتا ہے اور اس کے ہاتھ پاؤں سرد ہونے لگتا ہے

علاج بچہ کو جو دودھ دیا جاتا ہے اس کی اصلاح ضروری ہے۔ اگر ماں کا دودھ پیتا ہے تو ماں کو ہاضمہ کی چیز کھلائیں تاکہ دودھ نفاخ نہ رہے اور اگر باہر کا دودھ پیتا ہے تو اوّل تو اس جانور کا دودھ ہی نہ دیں بلکہ کسی اور تندرست جانور کا دودھ پلائیں۔

پیٹ پر سینک کریں۔ اگر قبض ہو تو نصف رتی ریوند عصارہ یا کسٹرائل ایک تولہ عرق سونف یا دودھ میں ملا کر پلائیں۔

غدی اعصابی چورن بھی ۲،۲ رتی دن میں تین بار کھلائیں۔

نوٹ :۔ اگر بچے کو مروڑ ہو کر پاخانے آتے ہوں تو اس کے پیٹ میں لیس ہوتا ہے۔ لہٰذا لیسدار غذا بند کر دیں۔ ہلیلہ سیاہ بریاں کر کے ۲،۲ رتی لسی بادی کے ساتھ کھلائیں پاخانے درست ہو کر درد بھی ہٹ جائے گا۔

بچے کو دست آنا

شیر خوار بچوں کو یہ تکلیف اکثر ہوا کرتی ہے۔ ہر سال ہزاروں بچے اس کی نذر ہو جاتے ہیں۔ عام طور پر پاخانے دو قسم کے ہوتے ہیں ایک پانی کی طرح پتلے

دوسرے تھوڑا تھوڑا پیچش کی طرح مروڑ کے ساتھ آتے ہیں انھیں خراش دار دست اکہ کہتے ہیں۔

جب بچہ کھانے پینے لگتا ہے تو اس زمانہ میں یعنی چھ ماہ کا بچہ ہونے پر اکثر ایسے ایسے پاخانے آیا کرتے ہیں ،، بچہ کے والدین بچہ کو اچھی سے اچھی چیز کھلانے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ بھی ان کی کوشش ہوتی ہے کیونکہ بچہ جتنی غذا زیادہ اور اچھی طرح کھائے گا ان کا بچہ زیادہ پھلے پھولے گا۔

لیکن یہ کوشش اکثر نقصان دہ ثابت ہوتی ہے بچہ کا پیٹ نہایت نازک ہوتا ہے۔ لہذا زیادہ اور ثقیل یا روغنی غذا کو پوری طرح ہضم نہیں کرتا اس لئے بچہ بیمار ہو جاتا ہے اور اسے دست آنے لگتے ہیں۔

خراش دار دست

تعارف بچہ کی انتڑیوں میں کوئی خراش دار و لیسدار مادہ رک جاتا ہے جسے خارج کرنے کے لئے طبیعت مدبرہ بدن بار بار پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے۔

پیٹ میں ہلکا مروڑ دار درد ہونے لگتا ہے پاخانہ کرتے وقت بچہ قدرے زور لگاتا ہے اور اس وقت اس کو پسینہ آجاتا ہے جس سے اس کا دل گھبراتا ہے پاخانہ میں اکثر لیسدار مادہ خارج ہوتا ہے۔

انجام جب خراش دار مادہ خارج ہو جاتا ہے یا خارج کر دیا جاتا ہے تو فوراً بچہ ٹھیک ہو جاتا ہے لیکن اگر ٹھیک نہ ہو تو پاخانے آتے رہتے ہیں۔

اسباب یہ تکلیف اکثر مادہ کے لگ بھگ بچوں کو ہوا کرتی ہے۔ اور دو سال تک کے بچے بھی اکثر اس تکلیف میں مبتلا ہو جایا کرتے ہیں۔

اکثر مائیں اپنے بچوں کو جلد بڑا کرنے کے شوق میں زیادہ سے زیادہ کھانے پینے کی چیز کھلانا شروع کر دیتی ہیں جبکہ بچہ کا معدہ و انتڑیاں انھیں برداشت نہیں کرتیں جس سے بچہ کا معدہ و انتڑیاں کمزور ہو جاتی ہیں جو چیزیں مائیں کھلاتی ہیں یا کھلانے کی کوشش کرتی ہیں ان میں دودھ حلوہ پوری، مٹھائی، پلاؤ زردہ، بسکٹ، انڈہ، سبزیاں، میوہ جات اور پھلوں میں خاص کر انگور بچے کو تکلیف دیا کرتے ہیں۔ انگور کا چھلکا بچہ کی انتڑیوں میں چپک جاتا ہے اور جلد نکلنے کا نام نہیں لیتا۔

بعض بچوں کو قبض رہا کرتی ہے جو بچہ کے پھلنے پھولنے کے لئے بے حد مفید ہے لیکن ناسمجھ مائیں بچے کو قبض رفع کرنے کے لئے ملین یا مسہل چیز دے دیتی ہیں۔ انھیں دوا کی تیزی و سستی کا تو پتہ نہیں ہوتا صرف پاخانہ لانے کے لئے دے دیتی ہیں۔ اگر ضرورت کے مطابق دوا دی گئی ہو تو ایک، دو پاخانے آنے کے بعد خود بخود رک جاتے ہیں لیکن اگر زیادہ وزن میں ملین یا مسہل چیز دی گئی ہو تو پاخانے رکنے کا نام نہیں لیتے۔

مثلاً ریوند عصارہ، جمال گوٹہ، یا حنظل (تمہ) کے زیادہ وزن میں جلاب بچہ کو بلا کمزور اور نڈھال کر دیا کرتے ہیں۔

زیادہ گرم ماحول میں بھی بچہ کو دست آنے لگ جاتے ہیں۔ دانت نکالنے کے زمانہ میں بعض بچہ کو خراش دار دست آیا کرتے ہیں۔

علامات :- اگر بچہ دست یا پاخانہ کرتے وقت زور لگائے تو سمجھیں کہ انتڑیوں

میں کوئی خراشدار چیز چپکی ہوتی ہے اس کو خارج کرنے کی کوئی تدبیر کرنی چاہیئے۔
مثلاً بچہ کو عمر کے مطابق نصف تولہ سے ڈیڑھ تولہ کسٹرآئیل دودھ یا عرق سونف میں پلا دیں ایک دو پاخانے کھل کر آئیں گے جن کے ساتھ وہ خراشدار چیز بھی نکل جائے گی اور بچہ کو دست آنے رک جائیں گے

مثلاً آملہ کا مربہ ایک دو دانے گٹھلی نکال کر کھلائیں اور ساتھ تھوڑی سی دہی یالسی پلائیں چند دن میں بچہ کے پاخانے رک جائیں گے اور بچہ پھلنے پھولنے لگے گا۔

انڈے کی سفیدی بھی بچہ کو بے حد مفید رہا کرتی ہے۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے

مازو، بگھری، گل انار، لودھ پٹھانی، ہر ایک ہم وزن لے کر باریک پیس لیں دو، دو رتی دن میں تین چار بار ہمراہ دہی یالسی پلائیں، بچوں کے دستوں کے لئے اعلیٰ درجہ کی بے ضرر دوا ہے

قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی اعصابی و عضلاتی غدی نسخہ جات بچوں کے دستوں کے لئے بے حد مفید ہیں۔

غذا

ننھے بچوں کو دوائی علاج کرنے کے بجائے غذائی علاج زیادہ مفید رہا کرتا ہے کیونکہ چھوٹے بچے نہ تو دوا آسانی سے پیتے ہیں نہ ہی دوا کی ذرا سی مقدار برداشت کرتے ہیں لہذا بچہ کا علاج ہمیشہ غذا کے الٹ پھیر سے ہی علاج کریں جو بے ضرر بھی ہے اور مؤثر بھی ہے چنانچہ اگر بچہ ماں کا دودھ پیتا ہو تو اسے دودھ پلانے کا وقفہ زیادہ کر دیں۔ یعنی اگر ماں ہر گھنٹہ بعد دودھ دیتی ہو تو دو تین گھنٹہ کا وقفہ کر دیں۔

اگر گائے وغیرہ کا دودھ پیتا ہو تو دودھ کی مقدار کم کر کے انڈے کی سفیدی ڈال

کر پلائیں۔ اگر پیاس زیادہ ہو تو دودھ کی بجائے قہوہ لونگ ۲، عدد، دارچینی ۲ رتی پلائیے۔

عفونتی دست

تعارف عفونتی یعنی متعفنی دست بچوں کو اس وقت لگتے ہیں جب ان کا ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے جو کچھ بچہ کھاتا ہے وہ ہضم ہونے کی بجائے معدہ میں پڑی رہتی ہے جس سے اس میں تعفن ہو جاتا ہے یعنی غذا سڑ جاتی ہے اور اس میں بدبو آنے لگتی ہے۔ طبیعت مدبرہ بدن اسے فاضل سمجھتے ہوتے بذریعہ اسہال خارج کرنے لگتی ہے جونہی پاخانہ بچہ کے پیٹ سے باہر آتا ہے تو اس کے ساتھ کچھ ہوا بھی آواز کے ساتھ خارج ہوتی ہے اگر بچہ کمرہ میں ہو لیٹرین میں تو ایک سیکنڈ میں کمرہ بدبو سے بھر جاتا ہے کمرہ میں موجود ہر آدمی تنگ آجاتا ہے۔

یہ صورت سب سے زیادہ تکلیف دہ اس وقت ہوتی ہے جب بچہ دودھ پیتا ہے اگر صرف اس کا دودھ بھی روک دیا جائے تو بھی بدبو کم ہو سکتی ہے

علامات شروع شروع میں بچہ کو بخار ہوا کرتا ہے دن رات بچہ بے چین رہتا ہے نیند میں چونکتا ہے بعض اوقات بخار تیز ہو جاتا ہے اس دوران اسے کبھی قے اور دست آنے لگتا ہے اگر بخار لمبا یعنی کئی دن قائم رہے تو دست بڑھتے رہتے ہیں اور ان کا تعفن اور بدبو شدید ہوتی رہتی ہے اگر چھ سات دفعہ دست کرتا ہے پاخانہ مٹیلے رنگ کا ہوتا ہے کبھی سبز زردی مائل ہوتا ہے اور اسی میں بدبو زیادہ ہوتی ہے، پاخانہ میں پھٹے ہوئے دودھ کی پھٹکیاں موجود ہوتی ہیں۔ بچے کی بھوک مر جاتی ہے اور کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے

زبان پر میل جم جاتی ہے آخر کار منہ میں چھالے ہو جاتے ہیں۔ تکلیف کی شدت سے بچہ کمزور ہوتا رہتا ہے۔ تین چار روز دستوں کی شدت رہتی ہے پھر بخار بھی کم ہونے لگتا ہے۔ پیٹ میں درد ہوتا ہو تو وہ بھی رک جاتا ہے قے آنی بند ہو جاتی ہے آہستہ آہستہ صحت بحال ہو جاتی ہے۔

لیکن اگر شدتِ مرض قائم رہے تو چند دن میں بچہ ہلاک ہو جاتا ہے

علاج

پاخانے کا نام سن کر انھیں بند یا روکنے کے لئے دوا نہ دیں بلکہ اصل وجہ معلوم کر کے علاج تجویز کریں۔

اگر محرکہ یا ٹائیفائڈ بخار کی وجہ سے پاخانے آتے ہوں تو دستوں کو فوراً بند نہ کریں بلکہ انھیں اس وقت تک قائم رکھنے کی کوشش کریں جب تک پاخانہ میں بدبو کم نہ ہو جائے کیونکہ اگر فوراً دست روکنے کی کوشش کی گئی تو بخار کے تیز ہونے اور مرض میں شدت پیدا ہونے کا خطرہ ہے ایسے دستوں سے ٹائیفائڈ کے مریضوں کو بے حد فائدہ ہوا کرتا ہے۔ جب بدبو بہت کم ہو جائے تو پاخانہ کم کرنے کی دوا دیں۔ لیکن شدید قابض دوا نہ دیں ورنہ پھر بخار تیز ہو جائے گا۔ پیٹ میں درد ہونے لگے گا اور پیٹ میں ہوا بھر کر مریض کا دم گھٹنے لگے گا۔

اگر بخار وغیرہ نہ ہو اور دست ایسے ہی آتے ہوں تو انھیں بھی یکدم بند نہ کریں بلکہ آہستہ آہستہ اُسے روکیں تاکہ پیٹ میں ہوا نہ بھر جائے۔ بعض ماؤں کا دودھ بچہ کو ہضم نہیں ہوتا ایسی صورت میں ماں یا دایہ کا دودھ روک دیں بلکہ بکری یا گائے کا دودھ پلائیں خشک دودھ اگر ہضم ہو سکے تو وہ بھی پلا سکتے ہیں لیکن اس کی عمدگی اور صفائی کا خیال ضرور کریں۔

اگر بچہ کھاپی لیتا ہو تو چند دن لطیف اور سیال غذا مثلاً ہلکا شوربا، یا مونگ کی دال

یا چاول کی کھچڑی بنا کر دیں۔

دوا کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرائے جا سکتے ہیں اور یہ نسخے بھی مفید اور مؤثر ہیں۔

ہوالشافی نارجیل دریائی، تخم لیموں، پوست لیموں، زہرمہرہ، ریوند خطائی ہر ایک ہم وزن تمام ادویہ کو باریک کر کے ۲ رتی سے ۴ رتی تک ہمراہ قہوہ لونگ، دارچینی سے کھلائیں۔

ہوالشافی مرچ سیاہ، اجوائن دیسی، سونٹھ، ہر ایک ہم وزن، تمام ادویہ کو باریک پیس کر محفوظ کر لیں، ۲،۲، رتی دن میں تین چار بار ہمراہ چہار عرق کھلائیں۔

نوٹ یہ نسخہ دستوں کی اس حالت میں بے حد مفید ہے جب پیٹ میں ہوا ابھرتی ہو۔

زچہ و بچہ کی احتیاط اور علاج

تحریر: سعید انور ہاشمی صاحب ——— فیصل آباد

کسی بھی قوم میں ان پڑھ افراد کی کمی نہیں ان کی باتیں بھی عجیب سی ہوا کرتی ہیں اور خاص کر ہمارے ہاں کے ان پڑھوں کی تو بات ہی کچھ اور ہے عورتیں ہیں ہی مرد بھی اس صف میں شامل ہیں کوئی کچھ کہتا ہے تو کوئی کچھ کس کس چیز کا رونا رویا جائے اسی طرح جنس کے بارے میں عجیب سے عجیب تر موشگافیاں ہوتی ہیں کہ اچھا بھلا آدمی کانوں میں انگلیاں ٹھونس لے ان ہی باتوں کی طرح ایک بات یہ بھی عام ہے کہ ایک عورت کے بدن میں کپکپی اور سنسناہٹ منگنی یا شادی کے دن ہوتی ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں یہ غلط ہے بلکہ یہ واقعہ اس دن ہوتا ہے جب اس کا بچہ پہلی بار اس کی گود میں دیا جاتا ہے۔

ہر شخص کی خواہش ہوتی ہے کہ تمام بچے گھر میں ہی پیدا ہوں لیکن آج کل بچے بھی مشینوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ ایسا کیوں نہ ہو، ترقی یافتہ دور جو ہوا! ہم ترقی یافتہ قوموں کی صف میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ ہاں! ہاں! ہم اسی قوم کے نقش قدم پر چلیں گے کہ جو کبھی ہمارے حکم کی غلام تھی، وہ ہماری چیزیں اپنا رہے ہیں اور ہم ان کی گھٹیا چیزوں کو اپنائیں گے۔ وہ اولادوں سے بیزار ہیں ہم بھی اولادوں سے بیزار ہونا چاہتے ہیں۔ ان کی خواتین مردوں کی دوش بدوش زندگی کی دوڑ میں شرکت کر رہی ہیں ہماری خواتین

بھی گھر کی چار دیواری سے نکل کر سرِ بازار آ رہی ہیں ان کے نزدیک بچہ کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ ہمارے نزدیک بھی ہر بچہ کی منزلت نئے خرید کردہ ریڈیو یا ٹیلی ویژن کے سیٹ کی طرح ہونے لگی ہے۔ بچہ درحقیقت والدین کی ایک جائداد ہوتا ہے لیکن فی زمانہ اسے پیدا کرنا یا پیدائش کو روکے رکھنا ایک فیشن بنتا جا رہا ہے کہ جب چاہا اختیار کر لیا اور جب چاہا ترک کر دیا۔ آجکل بچے ہسپتالوں میں جنائے جاتے ہیں جنائی کے بعد انہیں نمبروار کیا جاتا ہے پھر ان پر والدین کے لیبل لگائے جاتے ہیں اسی دوران میں اگر کوئی غلطی ہو جائے تو زید کا بچہ بکر کو اور بکر کا بچہ زید کو بھی دیا جا سکتا ہے۔ ولایت کے بڑے بڑے ہسپتالوں میں اور نرسنگ ہومز میں اس قسم کے واقعات اکثر ہوا کرتے ہیں، اور اب یہی حال ہمارے ملک میں بھی ہو چکا ہے۔ ہسپتال میں بچے شروع ہی سے ماں کی محبت سے دور رکھے جاتے ہیں۔ انہیں نرسوں، دائیوں، اور آیاؤں کے حوالے کیا جاتا ہے، مقررہ وقتوں پر تھوڑی دیر کے لئے بچہ ماں کے پاس لایا جاتا ہے ورنہ آیائیں خود انہیں سنبھالتی اور ڈبے یا گائے بھینس کا دودھ پلا چھوڑتی ہیں جس سے بچے میں انسانی خصائل کی بجائے حیوانی کیفیات اور رجحانات پر پرورش پا جاتے ہیں۔ باپ کو سب سے بڑا قصوروار سمجھا جاتا ہے۔ ہسپتال میں مردوں کے داخلہ کے اوقات مقرر ہوتے ہیں۔ باپ ایک سرجن کی طرح ایک فرض منصبی ادا کرنے کے لئے حاضری دیتا ہے اور اسے اپنے لخت جگر کو دیکھنے کی اجازت دور کھڑے رہنے ہی کی صورت میں دی جاتی ہے۔ ہسپتال سے عموماً زچہ و بچہ کو ہفتہ عشرہ میں رخصت دے دی جاتی ہے۔

میں پوچھتا ہوں کہ بچوں کو اپنے گھر میں اپنے ماحول میں، اپنے عزیز و اقارب کی امداد میں رہ کر پیدا کرنے کے طریقہ میں کیا قباحت ہے اور اسے کیوں ترک کیا جا رہا ہے، بچوں کو والدین کی آغوش سے شروع ہی سے کیوں محروم کیا جاتا ہے۔

اور انھیں حیوانی دودھ پلانے پر کیوں زور دیا جاتا ہے؟
ماؤں کو میکے جا کر ولادت سے کیوں باز رکھا جاتا ہے؟ آخر والدین کا کیا قصور ہے کہ ان کی نسبت ہسپتال کے غیر محرموں کو زیادہ ہمدرد شمار کیا جاتا ہے؟ کیا یہ سب کچھ بے پردگی اور خویشوں سے بیگانگی کو فروغ دینے کے لئے تو نہیں؟

بچے کی ولادت کے ابتدائی ایام نہ صرف ماں بلکہ گھر والوں کیلئے بڑے تشویشناک ہوتے ہیں حاملہ ایک تو لڑکے یا لڑکی کے تذبذب میں مبتلا ہوتی ہے دوم اسے اپنی جان کا بھی فکر ہوتا ہے۔ اسی طرح ورثا بھی کئی ہوائی قلعے بناتے اور گراتے ہیں، البتہ ایک مقصد جس میں سب مشترک طور پر کوشاں ہوتے ہیں وہ حاملہ کی خیر و عافیت کے متعلق علاج و معالجہ اور ساز و سامان مہیا کرنا ہوتا ہے۔

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے ابھی تک ہماری اکثر مستورات نہ تو سگریٹ پیتی ہیں، نہ شراب اس لئے ان خصوصیات کے متعلق قلم اٹھانا بے کار بات ہے البتہ ایک بات جس کا ہمارے گھروں میں فقدان پایا جاتا ہے وہ ہمارے گھروں کو تنگ و تاریک ہونا اور غذا کی کمیابی، ساس بہو کی آپس کی ناخوشگواری اور لعن طعن، اس لئے ہم نے اپنے قارئین کرام یا ان حاملہ ماؤں کی خدمت میں جنہیں یہ مضمون پڑھنے کا موقعہ ملے حتی المقدور یہ گذارش کرنی ہے کہ حمل کے زمانہ میں حاملہ کو جہاں تک ممکن ہو سکے کھلی فضا اور کھلے مکان میں رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

غذا کا مسئلہ اپنے بس کی بات نہیں تاہم جو مقدور ہو اول تو اسے خود پابندی اوقات کا خیال رکھتے ہوئے کھانا اور پینا چاہیئے اس کے علاوہ وارثوں کو بھی حاملہ کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کیونکہ یہی وقت ہوتا ہے جس میں ماں کے پیٹ میں بچہ کی ابتدائی پرورش ہوتی ہے اگر اس وقت ٹھیک غذا بہم نہ پہنچے تو ماں زچہ اور بچہ دونوں کو نقصان ہوتا ہے

یہ باتیں اگرچہ بہت معمولی ہیں لیکن تجربہ کاروں کا کہنا ہے کہ بچہ کی ساری زندگی شکم مادر کے اندر پرورش پر ہی مبنی ہے جس جنین کی دیکھ بھال اچھی طرح کی جائے تو وہ بچہ اکثر انسانی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے ولادت کے بعد ایسے بچے کی پرورش اگر معمولی احتیاط سے بھی کی جائے تو وہ آئندہ بھی تندرست رہ سکتا ہے۔ حتی المقدور دودھ ماں خود پلائے اس سے زچہ کو بہت سے فوائد حاصل ہونگے۔

اول:۔ حمل کے دوران میں بچہ کا رحم میں ہونے کی وجہ سے کشادہ ہو جاتا ہے اور جب بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو یہ نہایت ضروری ہے کہ رحم پھر سکڑ کر اپنی حالت پر آجائے اور اس کی اصلی حالت پر آنے کا آسان طریقہ بچہ کا دودھ پلانا ہے کیونکہ پستانوں کا رحم سے تعلق ہے جب بچہ چوستا ہے تو رحم کے سکڑنے میں مدد ملتی ہے اور وہ اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے

دوم:۔ دودھ کے نکلنے سے زچہ کو رکاوٹ، تناؤ اور ورم کا خوف جاتا رہتا ہے

سوم:۔ ولادت کے بغیر دودھ بھرا رہتا ہے اس سے زچہ کو دودھ کا بخار ہو جاتا ہے بچہ کا دودھ پینے سے زچہ اس بخار سے محفوظ ہو جاتی ہے

اس کے علاوہ ماں کا دودھ بھی بچہ کے لئے ایک نعمت ہے زچہ کی چھاتیوں میں سے ایک لیسدار عرق دودھ کی طرح نکلتا ہے یہ عرق اپنے اندر جلاب کی تاثیر رکھتا ہے۔ جو بچے کے مزاج کے عین مطابق ہوتا ہے۔ عام لوگ بچے کو دو تین روز تک ماں کا دودھ نہیں دیتے یہ ان کی بہت بڑی غلطی ہے۔ ایسا کرنا زچہ و بچہ دونوں کے لئے مضرت رساں ہے نہ ہی زچہ کا دودھ نکلتا ہے اور نہ ہی بچہ کو دست آتے ہیں۔ قانون قدرت کے مطابق ہر بچہ کی غذا اس کی پیدائش سے پہلے ماں کی چھاتیوں میں رکھ دی جاتی ہے اور غذا اپنے اندر جلابی تاثیر رکھتی ہے اس کے پینے سے بچے کا پیٹ بالکل صاف ہو جاتا ہے

اکثر نومولود بچوں کو دست آنے شروع ہوجاتے ہیں جن کا رنگ سیاہ اور پتلا ہوتا ہے۔ ــــــ اور تھوڑے عرصہ کے بعد اس کی رنگت سیاہی مائل سبز اور لیسدار ہوجاتی ہے اور جس بچے کو اس قسم کے دست آئیں تو وہ بچہ تندرست ہے اور اگر کسی بچہ کو چند گھنٹوں تک کوئی دست نہ آئے تو دو تین ماشہ کسٹرائل شہد میں ملا کر کپڑے کی بتی بنا کر اس میں تر کر کے بچہ کو چوسائیں۔

اس کے علاوہ بچہ کو موسم کے مطابق مناسب گرمی یا سردی میں رکھا جائے، کھلی ہوا بہم پہنچائی جائے لباس کھلا بہم پہنچایا جائے کھیل میں بچہ کی مدد کی جائے۔ بچہ کو وقت پر دودھ پینے کی عادت ڈالنی چاہیئے اور ہمیشہ اسی وقت دودھ پلاتے رہیں رفتہ رفتہ بچے کی عادت بن جائے گی اور پھر وہ اپنی عادت کے مطابق ہی وقت پر دودھ پیئے گا ان ہدایات پر کاربند رہنے سے آپ خود دیکھ لیں گے کہ بچہ بہت ہی کم بیمار ہوتا ہے اور اگر کبھی تھوڑی بہت علالت ہو بھی جائے تو معمولی دوا سے رفع کی جاسکتی ہے

کوئی دو بچے یکساں نہیں ہوتے خوراک کا مسئلہ بھی سب کیلئے یکساں نہیں ہوتا اس معاملہ میں ماؤں کو خود مشاہدہ کرتے رہنا چاہیئے اکثر مائیں جب بھی بچہ روئے اسکو دودھ دے دیتی ہیں لیکن یہ غلط ہے کہ ہمیشہ بھوکا بچہ ہی روتا ہو ممکن ہے کہ اس کے انگوٹھے میں کوئی پن چبھ رہا ہو یا لنگوٹی کی گانٹھ ہی تکلیف دے رہی ہو، یا کسی کیڑے مکوڑے نے کاٹ لیا ہو. کان میں درد ہو، اس لئے دودھ کم از کم دو گھنٹہ بعد دینا چاہیئے اس کیلئے میں یہاں ایک مثال پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں. امید ہے کہ مائیں اور بہنیں اس پر عمل کریں گے۔

ہماری ایک ملنے والی ہیں ان کے دو بچے ہیں ایک لڑکا اور ایک لڑکی، لڑکے کی عمر پانچ سال ہے اور لڑکی کی عمر دو سال ہے جب بچے چھوٹے تو ان کا دستور تھا

کہ ہر چار گھنٹہ بعد دن کو اور رات کو صرف ایک بار دودھ پلاتی تھیں بچہ اگر ٹائم کے علاوہ روتا تو رونے دیا جاتا، ٹٹی پیشاب تک کا ٹائم مقرر تھا کیں مجال کہ جو ٹائم کے سوا کوئی بات ہو اور بچہ بستر خراب کر دے گھر کے کسی فرد کو بھی انہیں گود لینے کی اجازت نہیں تھی، اب بچے ذرا بڑے ہیں لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے گھروں میں بچے نہیں ہیں ہر وقت خاموشی چھائی رہتی ہے دوسرے بچوں کی طرح گالی گلوچ نہیں اور نہ آپس میں لڑتے ہیں، بس ہنسی مذاق وقت پر کی، وقت پر تھوڑا سا کھیلا، وقت پر خدا کی عبادت کی یعنی ہر کام کے لئے وقت مقرر ہے۔ باجی کا خود کہنا ہے کہ میں نے کبھی ان بچوں کو مارا نہیں، کبھی اونچی آواز سے جھڑکا نہیں لیکن بچے ہیں کہ ڈیڈی اور ممی سے ڈرتے ہیں۔

اب ذرا تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھ لیں!

ہم لوگ چاہتے ہیں کہ ہماری اولادیں غازی بنیں، شہید بنیں، اور قوم کے رہنما بنیں، لیکن ذرا غور کیجئے کہ واقعی یہ مستقبل کے معمار بننے کے قابل ہیں؟ کیا یہ تلواروں سے لڑنے سکت رکھتے ہیں؟ کیا یہ میدان جنگ میں دل کو دہلا دینے والے دھماکے برداشت کر سکیں گے؟ آپ کا جواب یقیناً نفی میں ہو گا لیکن کیوں کیا وجہ ہے کہ آج کے بچے کل کے بچوں کے مقابلہ میں کمزور ہیں؟

آج کا نونہال ذہنی طور پر مفلوج ہے ٹریجیڈی یہ ہے کہ ان نونہالوں کو اپنے ماں باپ کا سہارا ہی نہیں بننا بلکہ ملک و ملت کے تعمیر و ترقی، بقا اور دفاع کی ذمہ داریاں بھی انہیں ہی سنبھالنی ہیں۔ اسلام ایسے دور میں داخل ہو گیا ہے جہاں اسے تاریخ کے سب سے بڑے خطرے کا سامنا ہے ایک طرف یہودی اور دوسری طرف ہندو، سامراجیوں کے ہاتھوں مسلح ہو کر اسلام کا نام و نشان مٹانے کے لئے بڑھے چلے آرہے ہیں۔

دنیائے اسلام کا بہت سارا علاقہ یہودیوں کے قبضہ میں چلا گیا ہے قبلہ اول پر یہودی

قابض ہو چکا ہے، مسجد اقصیٰ کو آگ لگائی جا چکی ہے

ادھر ہندوؤں نے ہمارے ملک کا آدھا حصہ ہڑپ کر لیا ہے اور اب اس کی نظریں مغربی پاکستان پر لگی ہوئی ہیں بلکہ اسلام کے تمام تر دشمنوں کی نظروں میں پاکستان کانٹے کی طرح کھٹک رہا ہے ہمارے نوجوان بھارت کے خلاف جنگی نعرے لگاتے اور جلوس نکالتے ہیں مگر ان کے جسم اور روح میں اتنی طاقت نہیں کہ کفار کا مقابلہ کر سکیں۔

جسمانی و روحانی قوت کی جتنی ضرورت آج ہے وہ اس سے پہلے کبھی پیش نہیں آئی تھی، ہندو آج نہیں تو کل پھر وار کرے گا یہ وار ایک ہندو کا نہیں باطل کی ساری سامراجی قوتوں کا ہو گا جن کے سربراہ امریکہ اور روس ہوں گے۔

پاکستان اور اسلام کو اس عظیم خطرے سے بچانے والے بوڑھے نہیں نوجوان ہوں گے

شمع رسالت کو نوجوان ہی اپنے لہو سے روشن رکھیں گے حق کی آواز کو مسجدوں کے لاؤڈ اسپیکر نہیں بلکہ یہ نوجوان بلند کریں گے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مقدس کو زندہ رکھیں گے مگر جب ہم اس قوم کے ان سپوتوں کو دیکھتے ہیں تو دل پر ہیبت طاری ہو جاتی ہے کہ ان نونہالوں میں جو خالد بن ولید، صلاح الدین ایوبی، محمود غزنوی اور محمد بن قاسم ہیں وہ نفسیاتی خلفشار اور جذباتی گھٹن کا شکار ہو کر دماغی اور جسمانی لحاظ سے معذور ہو گئے ہیں۔

ان تمام جسمانی و ذہنی خرابیوں کو پیدا کرنے میں خاص کر والدین کا ہاتھ ہے۔

آج کل کی مائیں قرونِ اولیٰ کی ان بہادر ماؤں سے کس قدر مختلف ہیں اور انہیں ایک بہادر ماں کی تمنائیں اور دعائیں کس قدر عجیب معلوم ہوں گی اپنے جگر کے ٹکڑوں کو آگ اور خون میں کھیلتے ہوئے دیکھنے کی آرزو انہیں کس قدر بھیانک نظر آتی ہو گی اپنے بچوں کو بلی کا خوف دلا کر سلانے والی مائیں اپنی اولاد سے کیونکر امید رکھ سکتی ہیں کہ ان کا بچہ

جنگ میں جاکر شعلوں سے ٹکرائے گا۔

ہمارے کالجوں، ہوٹلوں اور قہوہ خانوں میں پلے ہوئے نوجوان کا علم اور عقل پہاڑوں کی بلندی اور سمندروں کی گہرائی کو خاطر میں نہ لانے والے مجاہدوں کا راز کیسے جان سکتی ہے رباب کے تاروں کی جنبش پر لرز جانے والے نازک مزاج انسانوں کو تلواروں کی جھنکار کیوں بھلی معلوم ہونے لگی اپنے گھونسلوں کے ارد گرد چکر لگانے والی چڑیا عقاب کے اندازِ پرواز سے کس طرح واقف ہو سکتی ہے۔

یہاں ایک ماں کی دعا بھی سن لیں جو کہ بچہ کو لوری سنا سنا کر اس کے دل و دماغ میں مجاہدی کا جذبہ بیدار کر رہی ہے کاش کہ آج کی مائیں بھی شروع ہی سے بچوں کی اسی طرح پرورش کریں تو ہم اس ذہنی غلامی سے نجات حاصل کر لیں گے جو انگریز کے چلے جانے کے بعد بھی اس ملک میں موجود ہے۔

" اے ربِ کعبہ! میرا لال مجاہد بنے گا اور تیرے محبوب کے لگائے ہوئے درخت کو جوانی کے خون سے سیراب کرے گا!

آپ بھی سوچ رہے ہونگے کہ میں کیسا لاابالی ہوں جدھر کو منہ اٹھتا ہوں تو بے تکی ہانکتا چلا جاتا ہوں، ہاں تو میں عرض کر رہا تھا کہ بچے کی اچھی طرح دیکھ بھال کرنی چاہیئے، مثلاً یہ کہ بچے کا چہرہ خلاف معمول سرخ تو نہیں ہو گیا؟ اس کی پتلیاں تو نہیں پھیل گئیں؟ وہ اپنے سر کو کس حالت میں رکھنا زیادہ پسند کرتا ہے؟ اسے پیاس تو زیادہ نہیں لگ رہی اگر وہ دودھ پینے سے انکار کرتا ہے تو آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ دودھ پیتا ہے تو قے کر دینا چاہتا ہے؟ چیختا چلاتا ہے تو ہاتھ پاؤں کیوں سکیڑتا ہے؟

بچوں کا چیختا چلانا سبب کے بغیر کبھی نہیں ہوتا جو بچہ زور سے چلائے اور ہاتھ پاؤں سکیڑے اس کے تکلیف لامحالہ پیٹ میں ہوگی پس اگر اس طرح بچہ بے قرار اور بے چین

ہو تو حب کبد آدھی گولی، جوارش کمونی سادہ ایک ماشہ دودھ میں گھول کر کھلائیں لیکن اس کے ساتھ ہی اس بات کا خیال رکھیں کہ غذا میں کسی طرح کی زیادتی نہ ہو۔

دودھ بجائے دو گھنٹہ کے تین گھنٹہ بعد دینا چاہیئے تاکہ ایک بار پیا ہوا دودھ اچھی طرح ہضم ہو جائے بے قراری اور پیٹ کی امراض میں بچہ کو جس قدر غذائی وقفہ زیادہ دیا جائے گا اتنا ہی وہ صحت یاب جلد ہو گا ایسی حالت میں اگر بچہ تھوڑے وقفہ کے لئے روئے اور چلائے بھی تو والدین کو چنداں متفکر نہ ہونا چاہیئے!

بعض اوقات ماں کی غذائی بے اعتدالی بھی بچہ کی بیماری کا سبب بن جاتی ہے ایسی صورت میں ماں اور بچہ کو سنگترہ کا رس استعمال کرنا چاہیئے اس سے نہ صرف ماں بلکہ بچہ دونوں کو فائدہ ہوتا ہے

بچے عام طور پر دودھ کی کثرت کے سبب بدہضمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس عارضہ میں انہیں بھوک کی بجائے پیاس زیادہ لگتی ہے۔ ناداں لوگ بچے کو پانی نہیں پلاتے یہ ایک زبردست غلطی ہے بچہ کو ہر موسم میں دودھ کے علاوہ پانی بھی پلانا چاہیئے اور خصوصاً موسم گرما میں تو ضروری ہے کہ وقفے وقفے سے بچہ کو پانی پلایا جائے۔

ماؤں کو چاہیئے کہ بچہ کو بدہضمی نہ ہونے دیں یہاں میں ایسی ماؤں اور اہل فن بھائیوں کی نظر ایک آزمودہ نسخہ پیش کرتا ہوں امید کرتا ہوں امید کی جاتی ہے کہ اس سے فائدہ اٹھایا جائے گا۔ کیونکہ بخل کو نہ میں پسند کرتا ہوں اور نہ ہی اطباء کو اب بخل کرنا چاہیئے

لائم واٹر سیرپ عرف آب حیات

ھوالشافی:۔ چونا آب رسیدہ (ان بجھا)، پانی، چینی ولائتی

۲۵ تولہ، ۴ سیر، ۱ سیر

پہلے چونے کو پانی میں ڈال کر کسی لکڑی سے خوب ہلائیں، ہر آدھ گھنٹہ بعد یہ عمل کریں یعنی صبح سے شام تک رات کو سکون کی حالت میں رکھ کر صبح پانی نتھار لیں اور اس میں چینی ملا کر آگ پر شربت کا قوام تیار کر لیں پھر تھوڑا سا سرخ یا سبز رنگ ملا کر چولہے سے اُتار لیں اور ٹھنڈا ہونے پر محفوظ رکھیں،

مقدار خوراک، آدھا سے ایک چمچہ حسب عمر،

فوائد:۔ بدہضمی، کیلشیم کی کمی، بچہ کا سوکھا، دست، دودھ الٹ دینا وغیرہ اور جملہ بیماریاں جو کہ دودھ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں میرے معمول کا بہترین نسخہ ہے۔

قانون قدرت کے مطابق جوں جوں بچے کی عمر زیادہ ہوتی ہے دیگر اعضاء بھی بڑھتے ہیں اعضاء کے بڑھنے سے غذائی ضروریات کے لئے ماں کا دودھ ناکافی ہوتا ہے اس لئے مقررہ مدت پر دانت نکلتے ہیں تاکہ علاوہ دودھ کے دوسری چیزیں بچہ کو کھانے میں آسانی ہو یہ ایک بڑا ہی کٹھن مرحلہ ہے اس میں بچہ کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ رال بہتی ہے سر اور کنپٹی میں درد ہوتا ہے کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے دست آتے ہیں۔ دودھ پینے میں تکلیف ہوتی ہے ایسے دستوں کو روکنا نہ چاہیئے دانت آسانی سے نکلنے کیلئے سہاگہ اور شہد ملا کر بچے کے مسوڑھوں پر ملیں یا پانی میں چھوارا کو گھسا کر مسوڑھوں پر لگائیں

جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا جا چکا ہے کہ بچوں کی پہلی تربیت گاہ (درسگاہ) آغوش مادر ہے اگر ماں ذہانت اور لیاقت سے کام لیتے ہوئے بچوں کی تربیت کرے تو ان کا مستقبل تاریک نہیں ہوگا۔ ان کو بہادر لوگوں کی زندگی کے واقعات سنائے جائیں بزرگوں کی نیک نامی علم پسندی کے حالات سنا کر ترغیب دلائی جائے کہ وہ بھی اپنے آئندہ زندگی کو اسی سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں بدکار لوگوں

کی صحبت میں بیٹھنے کا موقع نہ دیا جائے والدین کو اگر وہ غریب ہیں تو باپ خود اتالیق کے فرائض انجام دیں اور ایسی نگرانی کریں کہ بُرے اثرات سے ان کا دماغ بالکل محفوظ رہے بچوں کو کسی بُرے کام سے سختی کے ساتھ روکنا بھی درست نہیں ہوتا پھر وہ ضد کرتے ہیں اور جتنا روکا جائے اتنی ہی ضد بڑھتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ اکثر اوقات دیکھا گیا ہے کہ بچے گھر سے باہر نکل جاتے ہیں اور تمام عمر آوارگی اور خانہ بدوشی میں صرف کرتے ہیں۔

بچہ کبھی ماں کے مشابہ کبھی باپ کے مشابہ کیوں!

محترم استاد گرامی۔

دو سوال پیشِ خدمت ہیں تفصیلاً جوابات دے کر شکریہ کا موقع دیں

حکیم محمد یوسف پاکپتن شریف

سوال:۔ بچہ کبھی ماں کے مشابہ ہوتا ہے کبھی باپ کے کیوں؟

جواب:۔ جناب حکیم محمد یوسف صاحب آپ کا سوال نیا نہیں ہے۔

یہ سوال مدتوں سے معالجوں کے لئے موضوع بحث بنا ہوا ہے

یہ سوال دنیا کے عظیم فلاسفر ارسطو سے بھی پوچھا گیا تھا۔ جواب میں ارسطو نے کہا کہ "مشابہت کی صورت میں ماں کے تخیلات سے زیادہ زبردست کوئی چیز نہیں ہے کیونکہ اگر وہ اپنی آنکھوں کو کسی چیز پر لگا دے تو وہ اس کے ذہن کو اس طرح متاثر کر دیتی ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بچہ اپنے جسم کے کسی حصہ پر اس چیز کا مظاہرہ رکھتا ہے"

متقدمین اطبار نے ارسطو کے اس خیال کی حمایت میں یہ دلیل و روایت پیش کی ہے کہ " اکبر بادشاہ کی والدہ جب حاملہ تھی تو اس نے خوبصورت پھول دیکھا جو اسکو بے حد پسند آیا وہ اس کا نقش اپنے پاؤں پر اس خیال سے بناتی رہی کہ ایسا ہی پھول اس کے پاؤں پر بھی ہو چنانچہ اکبر بادشاہ جب پیدا ہوا تو اس کے پاؤں کی ہتھیلی پر بالکل اسی پھول کی طرح کا نشان تھا "

اسی طرح بعض عورتیں بامر مجبوری اپنے پیارے اور محبوب خاوند کی وفات کے بعد نئی شادی کر لیتی ہیں ہر وقت اپنے پہلے خاوند کے احسانات اور محبت بھرے واقعات کو یاد کرتی رہتی ہیں اس دوران ایسی عورتوں کو اگر نئے خاوند سے حمل ہو جائے تو بچہ اکثر پہلے خاوند کے مشابہ ہوتا ہے حالانکہ وہ فوت ہو چکا تھا

بالکل اسی طرح جن عورتوں کو اپنے باپ یا بھائی کی محبت اور الفت ستاتی رہتی ہے ان کے بچے بھی نانا اور ماموں سے مشابہت رکھتے ہیں ۔

بچے کے جسم پر سے داغ دھبے اور نشانات وغیرہ بنانے میں بھی تخیلات ہی اثر رکھتے ہیں ۔

قانون مفرد اعضاء

ـــــــ اور ـــــــ

بچہ کی مشابہت

قانون مفرد اعضاء اس سوال کا جواب مخصوص جذبات میں عورت کا مغلوب ہو جانا قرار دیتا ہے جس قسم کے جذبات حمل کے ابتدائی تین ماہ کے دوران عورت میں پائے جائیں گے انہیں کے تحت بچہ کی شکل شباہت ہوگی ،

مثلاً جو عورت لذت و مسرت کے جذبات سے سرشار ہو اور اپنے خاوند سے خوش ہو اس کے بچے بچیوں کی شکل ان کے باپ کے مشابہ ہوگی۔

اس کے برعکس جو عورت غصہ اور غمی کے جذبات سے مغلوب ہو اس کا جھگڑا اپنے خاوند یا اس کے (رشتہ داروں) بہن بھائیوں یا ماں باپ سے رہتا ہو اور وہ اپنے آپ کو تنہا محسوس کرتی ہو۔ وہ دنیا میں اپنا سہارا صرف اپنے ماں باپ بہن بھائیوں یا ماں باپ اور انھیں ہر وقت یاد کرتی رہتی ہو، تو ان حالات میں اگر ایسی عورت کو بچہ پیدا ہوگا وہ شکل و شباہت میں اپنی ماں یا نانا یا ماموں کے مشابہ ہوگا،

ان دونوں صورتوں کے برعکس اگر کسی عورت پر ندامت اور خوف کے جذبات اثر کر جائیں۔ مثلاً عورت کسی خوفناک درندے سے ڈر جائے جن میں شیر، ریچھ، بندر اور سانپ وغیرہ شامل ہیں ان کا خوف عورت کو حمل کے دوران بار بار ستاتا رہے تو ایسی عورت کو عجیب الخلقت بچہ پیدا ہوا کرتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

فرمانِ باری تعالیٰ

شکلوں کے بنانے کے بارے میں فرمانِ باری تعالیٰ کو ہمیں مقدم رکھنا چاہیئے۔ ہم تو اندازوں اور تخمینوں یا نظریات کی رو سے بات کرتے ہیں۔

فرمانِ باری تعالیٰ یہ ہے۔

هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ ط

ترجمہ:۔ وہ ایسی ذات پاک ہے کہ تمہاری شکل بناتا ہے ارحام میں۔ جس طرح چاہتا ہے۔

بانجھ پن

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بانجھ پن	عقر، عقم ،	سٹیری لٹی STERILITY

تعارف :۔ نوجوان شادی شدہ عورت کو اولاد نہ ہونا بانجھ پن کہلاتا ہے۔

یادداشت صحت مند جوڑے کو اولاد نہ ہونا زندگی کی سب سے بڑی ناکامی ہوتی ہے۔ پرانے زمانے سے اب تک تمام قومیں بانجھ پن کی ذمہ داری عورت پر ڈالتے ہیں۔ اور ایسی عورت کو بوجھ اور نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اکثر ممالک کے ملکی و مذہبی قوانین عاقر یا عقیمہ یعنی بانجھ عورتوں کو حقوق زوجیت سے محروم کر دیتے تھے۔

اب بھی مصر، شام۔ ایران اور ہندوستان میں یہ مرض مذموم و منحوس خیال کیا جاتا ہے اکثر لوگ دوسری شادی کر لیتے ہیں بعض اپنی عاقر بیوی سے نہ صرف محبت کرنا چھوڑ دیتے ہیں بلکہ اُسے حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں بعض گھروں میں تو اسے ایک نوکرانی سے بھی کم تر سمجھتے ہیں۔

حالانکہ اس بے چاری کا کوئی قصور نہیں ہوتا یا اسے کسی بیماری کی وجہ سے حمل نہیں ہوتا یا خود اس کا خاوند کسی جنسی بیماری کی وجہ سے اس کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

بانجھ پن اور نظریہ مفرد اعضاء

قارئین قانون مفرد اعضا کی نظر میں بانجھ پن نہ کوئی مرض ہے نہ کوئی علامت ہے بلکہ یہ ایک ایسی حالت کا نام ہے جس میں میاں بیوی میں سے کوئی ایک یا دونوں اس قابل نہیں ہوتے کہ وہ اولاد پیدا کر سکیں۔

کیونکہ قدرت نے اولاد جیسی نعمت پیدا کرنے کی ذمہ داری میاں بیوی کے تندرست ہونے اور مشترکہ افعال پر رکھی ہے۔

دونوں میں سے کسی ایک میں اہم جنسی خرابی ہو تو اولاد نہیں ہو سکتی۔ اب تحقیقات جدید سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ اگر عورت کی طرح مرد میں بھی بعض اہم نقائص پیدا ہو جائیں تو اولاد پیدا نہیں ہو سکتی اور اس کی ذمہ داری عورت پر ڈالنا سراسر ناانصافی ہے

علامات

بانجھ پن چونکہ نہ علامت ہے نہ مرض اس لئے میاں بیوی کو ظاہری طور پر دیکھ کر کسی طرح معلوم نہیں کیا جا سکتا کہ یہ جوڑا اولاد پیدا نہیں کر سکتا۔ جہاں تک جنسی و جسمانی خرابیوں کا تعلق ہے یہ بھی کوئی خاص اسباب قرار نہیں دیئے جا سکتے کیونکہ جنسی و جسمانی امراض میں مبتلا مریضوں میں بھی کثرت سے اولاد دیکھی گئی ہے۔

مثلاً عورتوں میں حیض کی بے قاعدگی۔ سوزش رحم۔ ورم رحم اور سیلان الرحم وغیرہ مردوں میں ضعف باہ، سرعت انزال۔ احتلام جلق اور اغلام باز مریضوں میں بھی اولاد پائی گئی ہے۔ بلکہ بعض ایسے خاندانوں میں کثرت سے بچوں کی پیدائش ہوتی ہے مگر بھی کوئی خاص سبب نہیں بنتی نظر آتی کیونکہ اگر عورت کو ماہواری درست آتی ہو اور اس کے بیضے باقاعدہ بنتے ہوں اور مرد اپنی منی عورت کے جسم میں داخل کر سکتا ہو تو

ہر عمر میں اولاد ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ مردوں نے اسّی نوّے سال کی عمر میں شادی کر کے اولاد پیدا کی ہے

ایک خاص علامت

ایک خفیہ خاص علامت بانجھ پن کے متعلق کہی جا سکتی ہے کہ مرد کی منی کا درست قوام و مزاج ہی اولاد کا ضامن ہو سکتا ہے جو ہلکے خمیر کے بعد پیدا ہو سکتا ہے۔

اس صورت میں جب منی تیار ہو جاتی ہے تو اس کا قوام غلیظ لیسدار اور رنگت میں سفید زردی مائل جیسے موتئے کے پھول کا رنگ ہوتا ہے اس کی بو خاص قسم کی ہوتی ہے جیسے کستوری بو معلوم ہوتی ہے۔

ایسی منی میں کرم منی پائے جاتے ہیں، جس منی میں یہ صفات نہ پائی جائیں یقیناً ایسی منی میں کرم منی نہیں پائے جاتے اور نہ پیدا ہو سکتے ہیں چونکہ کرم منی نہ ہوں گے لہذا ایسے مرد اولاد پیدا نہیں کر سکتے۔ چاہے ظاہر صحت کیسی اچھی ہو اور تکلیف بھی کوئی نہ ہو۔

اسی طرح عورتوں کی منی کا قوام بھی درست ہونا ضروری ہے جو مردوں کی منی کے قوام سے قدرے رقیق اور کم لیسدار سفید ہوتا ہے جس میں بیضے پائے جانے ضروری ہیں جو خصیۃ الرحم سے اتر کر قاذف نالیوں کے ذریعہ رحم میں پہنچ جایا کرتے ہیں۔

اگر عورت کی منی میں بیضے نہ ہوں اور اس کا قوام درست نہ ہو تو اولاد جیسی نعمت کا حصول مشکل ہے۔

عورتوں میں درج ذیل اسباب کی وجہ سے حمل قرار نہیں پاتا۔

۱: خلطی اسباب (۲) نفسیاتی اسباب کیفیات کی کمی بیشی (۳) عضوی اسباب

خلطی اسباب

خلطی اسباب میں اخلاط ثلاثہ میں سے کسی ایک کا کم یا زیادہ ہوجانا مثلاً خلط بلغم کی زیادتی کو آپ اس طرح سمجھ سکتے ہیں اگر کسی کھیت میں پانی کھڑا ہو اور اس میں زمیندار بیج ڈال دے اور توقع کرے کہ وہ اُگ آئے گا اور اس کی اچھی فصل ہوگی ناممکن ہے کیونکہ بیج اُگنے کے لئے ہر زمیندار کا ذاتی تجربہ ہے کہ زمین نم دار ہو اور بھربھری ہو تو بیج اُگے گا ورنہ نہیں ۔ بالکل یہی صورت عورت کے رحم کی ہے اس کا رحم ایک ایسا کھیت ہے جس کی تیاری ہر ماہ خون حیض آنے سے ہوتی ہے ۔"

جس عورت کو خلط بلغم کی زیادتی سے رحم کے اندر رطوبات کی کثرت رہنے لگے جس کا عام اظہار سیلان الرحم (LELICORRHORIA) کی صورت میں بھی ہوتا ہے ایسی عورتوں اکثر حمل نہیں ٹھہرتا ۔ اگر ٹھہرتا بھی ہے تو رحم کے اندر جنین مضبوطی سے چسپاں نہیں ہوتا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جلد اخراج پا جاتا ہے ۔

اسی طرح خلط سودا کی زیادتی سے بھی حمل قرار نہیں پاتا جس کی وجہ یہ ہے کہ رحم کے اندر رطوبات کی اتنی کمی آجاتی ہے کہ رحم ہی خشک ہوجاتا ہے ۔ شدید خشکی سے اس کے اندر زخم ہونے شروع ہوجاتے ہیں جس کا اظہار کثرت حیض سے یا ایک ہی ماہ میں کئی کئی بار خون حیض آنے لگتا ہے ایسی صورتوں میں اوّل تو حمل قرار نہیں پاتا اگر قرار پا بھی جاتا ہے تو خون حیض جاری ہونے کے ساتھ ہی جنین خارج ہوجاتا ہے ۔

زمین میں ایسی صورت اسوقت واقع ہوتی ہے جب زمیندار زمین کو تو اچھی طرح

تیار کرے لیکن بیج ڈالنے کے وقت زمین خشک ہو چکی ہو۔

جبکہ بیج کے اُگنے اور نشو نما پانے کے لئے مناسب حرارت و رطوبت کی ضرورت ہے لہذا کوئی بیج بھی نہیں اُگے گا کاشت کار کی تمام کوششیں ناکام ہو جائیں گی۔

اسی طرح صفرا کی زیادتی سے رحم میں حرارت کا اثر زیادہ ہو کر خشکی اور رطوبت کی انتہائی کمی ہو جائے گی اسی طرح تخم انسانی شدید صفراوی رطوبات میں نشو و نما نہیں پا سکے گا اس طرح عقر پن قائم رہے گا۔

نفسیاتی اسباب

بانجھ پن کے نفسیاتی اسباب تو شاذ و نادر ہوتے ہیں البتہ بانجھ پن کی وجہ سے کسی نہ کسی جذبہ کی شدت ہو سکتی ہے جن میں جذبہ خوف ہے جو بڑھ کر عورت کی صحت کو برباد و ناکارہ کر سکتا ہے اور پھر یہی جذبہ خوف آئندہ کے لئے مانع حمل کا کام بھی کرتا ہے جیسا کہ بانجھ پن کے تعارف میں بھی بتا چکا ہوں کہ ایسی عورت کو یہ خوف رہنے لگتا ہے کہ اس کا خاوند یا تو اسے طلاق دے دے گا یا دوسری شادی کرے گا۔

کیفیاتی اسباب

کیفیاتی اسباب میں تمام کیفیات (گرمی، سردی، خشکی، تری) کی کمی بیشی شامل ہیں جبکہ ان کا اثر رحم کے اندر شدت کے ساتھ قائم ہو جائے مثلاً جب رحم میں سردی کا اثر بڑھ جائے گا تو رحم شدت سردی سے سکڑ جائے گا اس طرح اس کا منہ سختی کے ساتھ بند ہو جائے گا نتیجہ یہ ہوگا کہ کرم منی رحم میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔

اسی طرح دوسری کیفیات رحم کو متاثر کر کے حمل میں مانع ہوتی ہیں۔

یہاں یہ بات یاد رکھیں کہ کیفیات ادویہ اغذیہ اشیاء کے استعمال سے بھی بڑھ سکتی ہیں یا کوئی ماحول کی وجہ سے رحم کو متاثر کر سکتی ہیں مثلاً سرد ماحول یا سرد اشیاء کا کثرت استعمال اسی طرح گرم ماحول یا گرم اشیاء کا کثرت استعمال ان کی زیادتی کا سبب بن سکتا ہے۔

عضوی اسباب

عضوی اسباب میں رحم اور اس کے جرم کی خرابیاں شامل ہیں۔ مثلاً رحم کا چھوٹا ہونا، رحم کا نہ ہونا، فم رحم یا گردن رحم کا مسدود ہونا، خصیۃ الرحم کا کمزور ہونا، رحم کا ٹل جانا، رحم کا جھک جانا، انقلاب رحم، رحم کی رسولیاں، رحم میں چربی کا بڑھ جانا، قروح رحم، کثرت حیض، عسر الطمث، بندش حیض، ورم رحم، بواسیر رحم، ناسور رحم سیلان الرحم، قاذف نالیوں کا بند ہو جانا جس سے بیضہ انثیٰ رحم میں آنے سے قاصر رہے، وغیرہ۔

مردوں کے بانجھ پن کے اسباب

بانجھ پن کے مردوں میں درج ذیل اسباب پائے جاتے ہیں، مثلاً خصیتین کا پیٹ میں رہنا، خصیوں کا سکڑ جانا، عضو تناسل کا چھوٹا ہونا، نامرد ہونا، منی کا ناقص ہونا، مثلاً حیوانات منویہ کا ناقص ہونا یا سیال منی میں حیوانات منویہ کا بالکل نہ ہونا وغیرہ

توہمات اور غلط فہمیاں

حمل نہ ہونے کے متعلق اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ اِن میاں بیوی کے اولاد نہیں ہو سکتی جو ایک ساتھ انزال نہیں ہوتے۔ بعض دفعہ کہا جاتا ہے کہ جماع کے فوراً بعد عورت کا اٹھ کھڑے ہونا بھی مانع اولاد ہے۔

مرد کا انزال تو ضروری عمل ہے کیونکہ اس سے منی رحم میں پہنچتی ہے لیکن عورتوں کے انزال کا خیال کرنا زبردست غلط فہمی ہے کیونکہ قرار حمل سے عورتوں کے انزال کا کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ عورتوں کے نطفہ کا تعلق اس کے حیض کے ساتھ ہے اس کی منی کے ساتھ نہیں ہے۔

دلیل ۱؎ یہ ہے کہ جن عورتوں کے حیض بند ہو جاتے ہیں ان کو بھی انزال ہوتا ہے مگر حمل قرار نہیں پاتا۔

دلیل ۲؎ یہ ہے کہ جن عورتوں کے ساتھ زبردستی کی جاتی ہے اس میں عورت کا انزال تو رہا ایک طرف ان کی خوشی مرضی اور خواہش بھی شامل نہیں ہوتی بلکہ ان جذبات کے برعکس غصہ، غم اور ندامت کے جذبات کام کر رہے ہوتے ہیں۔

لیکن اگر عورت بالغ اور تندرست ہو تو حمل ضرور ہو جاتا ہے۔ شرط منی کا عورت کے جسم میں داخل ہونا ہے

دوسری وجہ بھی غلط فہمی پر مبنی ہے کیونکہ حمل جماع کے فوراً بعد قرار نہیں پاتا بلکہ چوبیس گھنٹوں سے لے کر ایک ہفتہ میں قرار پاتا ہے۔ بعض دفعہ زیادہ وقت میں بھی حمل قرار پاتا ہے کیونکہ مرد کی منی عورت کے جسم میں ہفتہ عشرہ بلکہ دو ہفتہ تک بھی پائی گئی ہے اس لئے یہ سمجھنا غلط ہے کہ قرار نطفہ سے قبل اٹھ کھڑے ہونا مانع حمل ہے۔

مندرجہ بالا اسباب کی نفی کے لیے یہ دلیل ہی کافی ہے۔

دلیل فرنگی طب نے حرامی بچوں کی جو تجارت شروع کی ہے وہ اسی اصول پر قائم ہے۔ یعنی فرنگی سائنس دانوں نے اپنے ملک کے لوگوں کی منی کو شیشے کی ٹیوبوں میں بند کر کے دوسرے ملکوں میں بھیجتے ہیں۔ جو یہاں آ کر عورتوں کے رحم میں پچکاریوں کے ذریعہ داخل کر دی جاتی ہے جس سے اکثر حمل قرار پا جاتا ہے۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے یہ دوا ہے اور علاج ہے

بعض شریف ڈاکٹر اور نرسیں اکثر اس حقیقت کا اظہار عورتوں سے بھی کر دیتی ہیں لیکن غرض مند عورتیں اپنے خاوند کو اس غلط عمل سے آگاہ نہیں کرتیں۔

لہٰذا بانجھ پن کے علاج میں جو ہسپتالوں اور نرسوں سے کرایا جائے خاوندوں کو تسلی کر لینی چاہیئے کہ رحم میں فرنگی نطفے تو نہیں ڈالے جاتے۔

ایک طرف یہ عمل اسلامی شریعت کی رو سے ناجائز ہے دوسرے فرنگی حرامی بچوں کی ہمارے ملک و قوم میں کثرت ہو جائے گی۔

اسی طرح فرنگی حرامی خون کے گندے اجزاء پرورش پائیں گے۔ حکومت کو چاہیئے کہ ہمارا ملک اسلامی اور دینی ہے جس میں شریعت اسلامی پر عمل کیا جاتا ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ ان حرامی بچوں کی تجارت ختم کر دے۔

یادداشت کسی قسم کا مجرب نسخہ جاننے سے پہلے ہر معالج کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ یہ جانے کہ حمل کب اور کس کیفیت میں ہوتا ہے

سوچنا چاہیئے کہ حمل اس وقت ہوتا ہے جب رحم کے عضلات کیمیائی طور پر تحریک میں آ جائیں دوسرے لفظوں میں رحم کی قوت ماسکہ اعتدال پر ہو اور اس کے عضلات میں ہلکی ہلکی کیمیائی تحریک شروع ہو جائے یہی وجہ ہے کہ قانون مفرد اعضاء

میں حمل کی ابتداء عضلاتی تحریک سے اور جنین کی نشوونما غدی تحریک سے اور وضع حمل اعصابی تحریک سے تسلیم کیا گیا ہے۔

یہاں اس بات کا جاننا بھی ضروری ہے کہ مردوں کا مزاج عضلاتی اور عورتوں کا مزاج غدی ہوتا ہے چونکہ حمل عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے جو عورتوں کے طبعی مزاج سے بالکل مختلف ہوتا ہے لہذا جونہی عورت کو حمل قائم ہوتا ہے اس کے بال بال میں عضلاتی تحریک دوڑنے لگتی ہے۔ نئے مزاج اور کیفیت سے اس کے جسم میں ایک ہیجان برپا ہو جاتا ہے کبھی دل گھبراتا ہے کبھی چکر آتے ہیں کسی کو ابکائیاں شروع ہو جاتی ہیں بعض عورتیں تو اس قدر متاثر ہوتی ہیں کہ قریب المرگ ہو جاتی ہیں کسی کو قیئیں شروع ہو جاتی ہیں۔ بعض عورتیں جو قریب المرگ ہو جاتی ہیں انہیں بچانے کے لئے حمل گرانا پڑتا ہے۔

مندرجہ بالا علامات میں چونکہ ابھی اعصابی اثر شامل ہوتا ہے لہذا معالج کو چاہیئے کہ وہ مریضہ کو مقوی عضلات ادویہ اغذیہ اشیا کھلائے جن میں ترش اشیا زیادہ موثر رہتی ہیں ان کے استعمال سے ایک تو دل میں تقویت آجاتی ہے دوسرے کھائی

ہوئی غذا بذریعہ قے خارج نہیں ہوتی تیسرے جنین مضبوطی سے رحم میں چسپاں ہو جاتا ہے سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ان اشیاء کی کثرت استعمال سے ۹۰٪ اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔

چونکہ قانون مفرد اعضاء میں حمل قائم ہونے کے لئے رحم کے عضلات کے افعال کا اعتدال تسلیم کیا گیا ہے لہذا معالجوں کے لئے درج ذیل صورتیں مشکلات پیدا کر سکتی ہیں جن کا جاننا ان کے لئے ضروری ہے مثلاً ایک مریضہ عضلاتی غدی تحریک میں مبتلا ہے معالج کے لئے یہ پریشانی ہو سکتی ہے کہ اسے تو پہلے ہی عضلاتی تحریک ہے اب اس کے عضلات کا اعتدال کیسے قائم کیا جائے۔

اسی طرح ایک مریضہ کو غدی عضلاتی یا غدی اعصابی تحریک ہے اس کے عضلات کو کس طرح اعتدال پر لایا جا سکتا ہے۔ بالکل یہی صورت اعصابی تحریک کی مریضہ میں پیش آسکتی ہے۔

بس جاننا چاہیئے کہ ہر مریضہ کو عضلاتی اعصابی مقویات ہی نہ دیں بلکہ اول تشخیص کریں کہ اسے اس کے کونسے مفرد عضو کی تحریک کی وجہ سے حمل قرار نہیں پا رہا جب یہ معلوم ہو جاتے کہ فلاں عضو میں تحریک ہے تو قانون مفرد اعضاء کے اصول کے مطابق اس کے بعد والے عضو میں تحریک پیدا کر دیں مثلاً ایک مریضہ عضلاتی غدی تحریک میں مبتلا ہے۔

قانون مفرد اعضاء کے تحت اس کا علاج غدی عضلاتی سے غدی اعصابی تک ہے اگر اس میں حرارت کی کمی اور خشکی کی زیادتی محسوس کریں تو مریضہ کو غدی عضلاتی ادویہ اغذیہ کھلائیں اور اگر اس میں خشکی اور گرمی کا اضافہ دیکھیں تو غدی اعصابی ادویہ کھلائیں ان سے فوراً ہی سوزش عضلات رفع ہو جائے گی نتیجہ یہ ہو گا کہ عضلات کا اعتدال قائم ہو کر قرار حمل میں مدد ملے گی۔

اسی طرح اگر کوئی مریضہ غدی عضلاتی سے غدی اعصابی تحریک میں مبتلا ہے ، قانون مفرد اعضاء کے تحت اس کے عضلات کا اعتدال قائم کرنے کے لئے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی ادویہ اغذیہ کھلانی پڑیں گی چونکہ ان ادویہ اغذیہ سے عضلات کی تحلیل ختم ہو کر ان میں تسکین اور مفرح صورت پیدا ہو جائے گی یہی ادویہ اغذیہ اس کے لئے معین حمل ہوں گی

عقر پن کی مریضہ کیلئے ایک اہم ہدایت

یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ فعل مباشرت کے بغیر حمل قائم ہونا ناممکن ہے لیکن بغیر ضرورت مباشرت کرنا (سوائے حصول لذت کے) نقصان رساں ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ مباشرت کب کی جائے جس سے حمل قائم ہو سکے۔

سو جاننا چاہیئے کہ مرد اس وقت اپنی عورتوں کے پاس جائیں جب ان کو بغیر چھیڑ چھاڑ اور بغیر خیال کے انتشار ہونے لگے اور اس کے جسم میں لہریں اور جوش اٹھنے لگے۔ اگر یہ صورت کسی آدمی میں روزانہ یا دو دن یا ہفتہ یا مہینہ بعد پیدا ہو تو فعل جماع ادا کرے ورنہ اگر وہ ایسے ہی حصول لذت کے لیے جماع کرتا رہا تو نہ اس کی منی پختہ ہوگی اور نہ ہی اس کی صحت قابل رشک رہے گی۔

بالکل یہی صورت عورتوں میں پائی جاتی ہے خاص کر ان عورتوں کے لیے ضروری اور اہم ہے جنہیں مدت تک حمل نہ ہوا ہو۔

ایسی عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اس وقت اپنے خاوندوں کے پاس جائیں جس وقت بغیر چھیڑ چھاڑ اور بغیر خیال کے انتشار ہوتے لگے اور ان کے جسم میں لہریں اور جوش اٹھنے لگیں۔ اور ان کے رحم سے لیسدار مادہ خارج ہونے لگے انہیں اس وقت رحم میں بار بار دغدغہ محسوس ہوا۔ مغلوب الشہوت ہو، جماع کرانے کے لئے بے چین ہو جائے، نیند نہ آئے وغیرہ اس قسم کی علامات اس وقت پیدا ہوتی ہیں جب رحم باردار ہونے کے لئے بالکل تیار ہوتا ہے بلکہ رحم منی کو حاصل کرنے کے لئے بار بار باہر کی طرف حرکت کرتا ہے۔

ایسے موقع پر اگر جماع کیا جائے تو اس کا سب سے بڑا اثر عورت پر پڑتا ہے

ایک تو اسے ایسا سکون ملتا ہے کہ گہری نیند سوتی ہے اور ہر قسم کی بے چینی رفع ہو جاتی ہے دوسرے ۸۰٪ حمل قائم ہو جاتا ہے۔

دوبارہ ذہن نشین کر لیں کہ بار بار اور کثرت جماع سے حمل قائم نہیں ہوتا بلکہ رحم کو باردار ہونے کے لئے تیار ہونا ضروری ہے خود لذتی یا چھیڑ چھاڑ اور موقعہ بے موقع جماع کرانے سے لذت تو ضرور حاصل ہوگی لیکن حمل قائم نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ جن عورتوں کو حمل ہوا کرتا ہے اور بچے جنتی ہیں انہیں بھی ہر جماع میں حمل قائم نہیں ہو سکتا بلکہ حمل تو اس وقت ہی ہوتا ہے جب ان کا رحم نطفہ قبول کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے

علاج

بانجھ پن کے اصل اسباب مرد و عورت دونوں میں تلاش کرنے چاہئیں اگر دونوں میں نقائص ہو دونوں کا علاج کریں اگر دونوں میں سے کسی ایک میں قابل اصلاح نقائص ہوں تو اس کے نقائص دور کریں انشاء اللہ وہ ضرور اولاد جیسی نعمت سے بہرہ ور ہوں گے۔

عورتوں میں اگر رحم بند ہو جو صلابت رحم اور سددں کی وجہ سے ہو جایا کرتی ہے جو رحم میں تسکین غدد سے ہوا کرتی ہے اسی طرح قاذف نالیوں کا بند ہونا بھی غدی تسکین سے ہوا کرتا ہے۔ رحم میں رسولیاں ہونا بھی غدی تسکین کی وجہ سے ہوا کرتا ہے اور رحم میں ترش رطوبت کا ترشح بھی عضلاتی تحریک اور غدی تسکین کی وجہ سے ہوا کرتا ہے اور خصیتہ الرحم میں بیضے نہ بننا اور رحم میں نہ اترنا کا سبب عضلاتی تحریک ہوتا ہے۔ ان سب کا سبب جو عضلاتی تحریک اور غدی تسکین ہوتا ہے لہٰذا ایسی عورتوں کے غدد میں تحریک و تیزی پیدا کرنی چاہیئے جس سے فوراً رحم کے سدے، صلابت، رسولیاں، قاذف نالیوں کا بند ہونا اور ترش رطوبت کا پایا جانا ختم ہو جائے گا۔

اس مقصد کے لئے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی غذا و دوا کھلائیں قانون مفرد اعضا

کے فارما کوپیا کے غدی عضلاتی دغدی اعصابی غ ـ ز ـ ا د ـ د ـ ا تحریک کے مطابق استعمال کرائیں اللہ مراد پوری کرے گا۔

رحم کا ٹل جانا، انقلاب رحم اور رحم کا ورم وغیرہ کا علاج دستکاری اور دواغذا سے کرائیں

یہ حقیقت ذہن نشین کرلیں کہ بانجھ پن اور استقرار حمل کے لئے اصل اسباب دور کرنے کے ساتھ ساتھ ضعف رحم کو مدنظر رکھ کر مقوی رحم ادویہ استعمال کرائیں دراصل تقویت رحم میں حرارت پیدا کرنے سے ہوتی ہے اس مقصد کے لیے مقوی غدی عضلاتی دوا مفید ہوسکتی ہیں

ھوالشافی	شنگرف	جائفل	پتہ مگرمچھ	اگر پتہ مگرمچھ نہ ملے تو پتہ مچھلی حاصل کریں
	۱ تولہ	۳ تولہ	۴ تولہ	

ترکیب تیاری اوّل شنگرف و جائفل کو کھرل کریں پھر پتہ مگرمچھ ملا کر ایک گھنٹہ کھرل کرکے حب بقدر نخودی بنائیں اور دن میں تین بار ہمراہ قہوہ کھلائیں

اگر سیلان الرحم ہو عورت زیادہ موٹی ہو، رحم ٹل جاتا ہو، مریضہ کی نبض انتہائی سست ہو۔ اس کا قارورہ ہمیشہ اور کثرت سے آتا ہو وغیرہ علامات میں مبتلا عورتوں کے لئے نہایت مفید ہیں اور معین حمل ہیں۔

ھوالشافی:۔ مصبر، مرمکی، جند بدستر، حرمل ہر ایک ہم وزن، حب بقدر قابلی چنے تیار کریں۔ اور ساتھ ہی ایک انچ کے شافے تیار کریں جن کی شکل یہ ہو 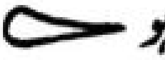

افعال واثرات نہایت اعلیٰ درجہ کا مقوی عضلات نسخہ ہے مندرجہ بالا علامات کے لئے لاجواب ہے بوقت ضرورت ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ کھلائیں، اگر حیض بند ہو یا حیض کم آتا ہو لیکن درد

نہ ہوتا ہو تو دائی کی مدد سے ایک شافہ صبح ایک شام رحم کے منہ میں رکھوائیں ۔

نوٹ :۔ گولیاں عام دنوں میں بھی کھلاتے رہیں البتہ شافے حیض کے دنوں سے ایک ہفتہ قبل رکھوانا شروع کر دیں تاکہ رحم میں خون کا دباؤ بڑھ کر حیض جاری ہو جائے گا

خشکہ ہوالشافی، لودھ پٹھانی، مائیں، پھٹکڑی، مازو، پوست انار، مغز کنجوا اقاقیہ، سپاری، ہر ایک ہم وزن باریک کر کے محفوظ کریں ۔

افعال و اثرات عضلاتی اعصابی مقوی ہے حابس رطوبات ہے جن عورتوں کو سیلان الرحم اور کثرت رطوبات کی وجہ سے حمل نہ ہوتا ہو ان کے لئے آبحیات سے کم نہیں ہے

طریقہ استعمال خشکہ کا سفوف ۶ ماشہ ململ کی پوٹلی میں باندھ کر اندام نہانی میں رکھائیں چند دنوں کے اندر عورت شل باکرہ ہو جائے گی اگر اس کے استعمال کے ساتھ مندرجہ بالا جند بدستر والا نسخہ کھانے کے لئے دیا جائے تو بہت جلد حمل قائم ہو جاتا ہے ۔

دیگر مجربات

ہوالشافی :۔ کونین سلفاس، ہینگ، سنبل الطیب، طباشیر، حب جند بدستر ہر ایک ہم وزن حب بقدر نخود تیاری ایک ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ

ہوالشافی :۔ غاریقون، شحم خنظل، صبر سقوطری، تارامیرا، ہر ایک ہم وزن پانی کی مدد سے حب بقدر نخود بنائیں ۔

مقدار خوراک :۔ ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ اگر کمی خون ہو تو یہ نسخہ استعمال کریں ۔

ھوالشافی:۔ ہلیلہ سیاہ ۸حصہ کشتہ کچلہ ۱حصہ، فولاد کا کشتہ ۱حصہ،
حب بقدر نخود تیار کریں ایک ایک گولی دن میں چار بار دیں کمی خون درد اور تشنج
روکنے کے لئے اعلیٰ درجہ کا نسخہ ہے

حب صابر و حب مقوی خاص

حب صابر اور حب مقوی خاص جو ہمارے مجرب المجرب نسخہ جات ہیں۔ ماہنامہ قانون نظریہ مفرد اعضا اور رہبر نظریہ اعضا، و مجربات قانون مفرد اعضا میں درج ہیں بنا کر استعمال کرا سکتے ہیں۔

ترکیب استعمال اگر مریضہ کو قبض ہو تو دونوں ایک ایک گولی دن میں چار بار ورنہ صرف حب مقوی خاص دن میں چار بار کھلائیں،
چند دنوں کے اندر دورے ختم ہو جاتے ہیں۔

غذا:۔ صبح کشمش، انڈے، مونگ پھلی، مربہ آملہ، ہلیلہ یا سیب،
یا بھنے ہوئے چنے کھا کر قہوہ پی لیں،
دوپہر:۔ کوئی گوشت، کوئی ساگ، کوئی اچار، پکوڑے، ٹماٹر، بینگن، چنے کی دال مسری کی دال، آلو چھولے، دہی بھلے، پھلوں آم، انار ترش، سیب، جامن وغیرہ
شام:۔ صرف قہوہ پلائیں، اگر شدید بھوک لگے تو دوپہر کا سالن یا کشمش اور مونگ پھلی حسب منشا کھلا کر قہوہ پلا دیں۔

ایک اور مجرّب نسخہ

ھو الشافی، جوز بوا، مائیں خورد، پھٹکڑی بریاں، پوست انار، ہر ایک ہم وزن سفوف اور شافے بنالیں،

مقدار خوراک ۲، ۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ، شافہ ایک صبح ایک شام بعد طہر استعمال کریں،

مندرجہ بالا نسخہ جات تو کئی مفردات پر مشتمل ہیں درج ذیل نسخہ صرف مفرد دوا پر مشتمل ہے اعصابی تحریک کی مریضہ کے لئے بے حد مفید ہے۔

ھو الشافی، برادہ ہاتھی دانت خالص حاصل کر کے سفوف مثل سرمہ کرلیں بوقت ضرورت ۲، ۲ ماشہ دن میں چار بار کھلائیں اور اسی کا فرزجہ کریں۔

مندرجہ بالا نسخہ جات تو اعصابی تحریک کی بانجھ عورتوں کے لئے ہیں اب عضلاتی تحریک کی عاقرہ عورتوں کے لئے نسخہ جات درج کئے جاتے ہیں،

ھو الشافی، مرمکی، نوشادر، ہم وزن پیس کر دو دو ماشہ دن میں چا بار ہمراہ دودھ چائے کھلائیں۔ اگر اس نسخہ میں ہلدی اور گوند کیکر ہم وزن ڈال شافے بنالیں، تو بعد طہر دن کو استعمال کرائیں کم از کم ایک ہفتہ ضرور شافے رکھائیں اور پھر مرد کے پاس جائیں، انشاء اللہ حمل ہو جائے گا۔

ھو الشافی، اسگند، فلفل دراز، زنجبیل، نرکچور، ہلدی، اجوائن، ہر ایک ہم وزن لے تمام ادویہ کو باریک کر کے تین تین ماشہ دن میں تین بار ہمراہ چائے کھلائیں

افعال و اثرات غدی اعصابی محرک ہے عضلاتی تحریک کو توڑنے کے لئے لاجواب ہے خاص کر ان عورتوں کو زیادہ مفید ہے۔

جنہیں کبھی بار بار یا بے قاعدہ خون آتا ہو۔

شافہ

ھوالشافی۔ گھی ۲ تولہ، ہلدی ۲ تولہ، ریوند خطائی ۲ تولہ، ہر ایک ہم وزن،

ترکیب تیاری پہلے گھی کے علاوہ ادویہ کو باریک کریں پھر گھی کو سلور کی پیالی میں گرم کریں اور سفوف ڈال دیں سرد ہونے پر ایک تولہ دوا ایک پوٹلی میں باندھ کر اندام نہانی میں رکھوائیں اندام نہانی اور رحم کی سوزش تحلیل ہو جائے گی جس سے فوراً حمل قائم ہو جائے گا۔

غدی تحریک کی عاقرہ عورت کیلئے یہ نسخہ جات ہیں

ایسی عورتوں کو اکثر رحم میں سوزش ہوتی ہے پیشاب جل کر آتا ہے اکثر کو لیکوریا بھی جلن کے ساتھ آتا ہے۔ بعض سوزاک میں مبتلا ہوتی ہیں۔ خون حیض کھل کر نہیں آتا اور بعض نوجوان عورتوں کو حیض کے دوران اتنا شدید درد ہوتا ہے کہ غشی کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔

ھوالشافی۔ موصلی سفید و سیاہ، گوکھرو، تخم اٹنگن، پوست بیخ سنبھل، کتیرہ، ثعلب مصری، ہر ایک ہم وزن

مقدار خوراک تین تین ماشہ دن میں چار بار ہمراہ دودھ کھلائیں۔

ھوالشافی۔ اسگند، ناگ کیسر، پوست گوندی ہر ایک ہم وزن سفوف کر لیں، بوقت ضرورت تین تین ماشہ دن میں تین بار ہمراہ گرم دودھ۔

بانجھ پن اور استقرارِ حمل نہ ہونا

بانجھ پن میں تو زندگی بھر حمل قرار نہیں پاتا۔ لیکن بعض دفعہ بعض عورتوں کو ایک دو بار حمل ہوتا ہے پھر حمل قائم نہیں ہوتا۔

ایسی عورتیں استقرار حمل کے لئے پریشان رہنے لگتی ہیں۔ دائیوں نرسوں، ڈاکٹروں پیروں فقیروں کے پاس جاتی ہیں اور جلد سے جلد حمل قائم کرانے کی کوشش میں رہتی ہیں لیکن وہ اصل اسباب کی طرف دھیان نہیں دیتیں۔

جاننا چاہیئے رحم کی مثال ایک کھیت کی ہے جس کی زمین میں پانی کے ساتھ ساتھ ایک خاص قسم کی تیاری کرنی پڑتی ہے، کھیت کی زمین میں جس قدر تیاری ہوگی اس قدر اس میں بیج کے استحکام و سرعت اور عمدگی سے پیداوار ظاہر ہوگی۔

یہ ظاہر ہے کہ ہر زمین کھیت نہیں ہوتی۔ بلکہ کھیت کے لئے زمین تیار کی جاتی ہے کوئی چٹان و سڑک اور پامال راہ کبھی کھیت نہیں بن سکتے۔ چٹیل میدان اور خشک زمین بیج کو موقع ہی نہیں دیتی کہ اس کا تعلق زمین سے قائم ہو جائے جو خداوند کریم نے فلاح کے لئے مقرر کیا ہے

اسی طرح مانع حمل ادویہ رحم میں وہی صورت پیدا کر دیتی ہیں جو چٹیل اور خشک زمین کی ہوتی ہے جس میں زندگی اور نمو کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ مانع حمل ادویہ کا استعمال نہ صرف عورت کی زندگی اور نمو کو بہت جلد ختم کر دیتا ہے بلکہ اس کی آئندہ نسلیں بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی ہیں ان کو اکثر دوبارہ اولاد نہیں ہوتی اگر کسی جد و جہد سے ہو بھی جائے تو زندہ نہیں رہ سکتی اگر ایسی اولاد زندہ بچے

تو وہ خود اولاد کے قابل نہیں ہوتی۔

اسی طرح جو عورتیں حمل گرا دیتی ہیں ان کو بھی اکثر استقرار حمل نہیں ہوتا۔ اگر ہو جائے تو فوراً گر جاتا ہے یہ سلسلہ اکثر عورتوں میں عمر بھر قائم رہتا ہے۔ گویا فطرت کی تعزیریں بہت سخت ہیں۔ قانون قدرت ایک منٹ کے لئے رعایت نہیں کرتی۔

جو لوگ کسی بھی رنگ میں صحت پر ظلم کرتے ہیں۔ یا کھانے پینے میں بے اعتدالی کرتے ہیں وہ قانون فطرت کے ردعمل کی سزائیں بھگتتے پھرتے رہیں۔

ایک اہم راز

قارئین یہ اہم راز ذہن نشین کرلیں کہ مرد کی صحت کا معیار اس کی قوت باہ کا صحیح ہونا ہے اور عورت کی صحت کا معیار اس کی ماہواری کا باقاعدہ ہونا ہے گویا جنسی اعضاء مرکز صحت و زندگی اور نشو و فلاح ہیں۔

جیسے اگر ایک درخت کی جڑیں مضبوط ہیں تو وہ مضبوطی سے قائم رہے گا۔

بالکل یہی حالت انسانوں میں پائی جاتی ہے۔

جس انسان کا مرکز صحت یا جڑ ختم ہو جائے اس کا سب کچھ ختم ہو جاتا ہے۔

یہ بات پھر ذہن نشین کرلیں کہ بانجھ پن کسی زنانہ مردانہ مرض کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور استقرار حمل میں دیری صرف ضعف رحم سے ہوا کرتا ہے۔

لہذا بانجھ پن میں مردانہ و زنانہ مخصوص اسباب دور کریں اور استقرار حمل میں ضعف رحم یعنی سستی رحم کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

ضعف و سستی رحم۔ رحم میں حرارت پیدا کرنے سے ہوتی ہے لہذا استقرار حمل کیلئے پہلے صفحہ پر نسخہ درج کر دیا گیا ہے اگر اس کے اجزاء میسر نہ آسکیں تو کوئی غدی عضلاتی

یا عضلاتی غدی نسخہ کھلا سکتے۔

بانجھ پن کے خفیہ اسباب کا علاج

بانجھ پن کے خفیہ اسباب یہ ہیں۔ کہ مرد کی منی میں جراثیم پیدا نہ ہو اور عورت کی منی میں بیضہ انثیٰ (عورت کا انڈا) نہ بنتے ہوں۔

اگر میاں بیوی میں کوئی ایک ایسے سبب میں مبتلا ہو تو اسے دور کریں ورنہ تمام کوششیں بے کار ثابت ہوں گی۔

مرد کی منی میں جراثیم منویہ کا پیدا نہ ہونا

قارئین نوجوان مرد جب اپنی جوانی مکمل کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اب اس نے بچپن کا اعصابی مزاج چھوڑ کر جوانی کا عضلاتی مزاج حاصل کر لیا ہے اور اب وہ اپنی مثل پیدا کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

اس کی منی اس عمر میں کثرت سے پیدا ہوتی ہے اور مزاج میں ترشی کی وجہ سے اس میں جلد جلد خمیر پیدا ہوتا رہتا ہے جس کے نتیجہ میں جراثیم منویہ پیدا ہوتے رہتے ہیں بدقسمتی سے بعض دفعہ مرد میں ضرورت کے مطابق ترشی قائم نہیں رہتی بلکہ اس میں کمی بیشی ہو جاتی ہے جس سے منی میں خمیر (فرمن ٹیشن) پیدا نہیں ہوتا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ پوری مقدار میں منی کی پیدائش ہوئی ہے اور نہ اس میں جراثیم منویہ پیدا ہوتے ہیں اگر چند ایک پیدا ہو بھی جائیں تو ہلاک ہو جاتے ہیں یا اتنے کمزور ہوتے ہیں کہ رحم میں جا کر نشو و نما نہیں پا سکتے۔

علاج :- معالج کا اہم کام یہ ہے کہ مرد کا صحیح مزاج واپس لانے کی کوشش کرے

اگر منی کی پیدائش کم ہے تو پہلے منی کی پیدائش بڑھائے اگر منی کا قوام پتلا یا زیادہ گاڑھا ہے تو اسے درست کرے

منی کا قوام پتلا ہونے کے اسباب اور ان کا علاج

منی کا قوام غدی اعصابی یا اعصابی عضلاتی تحریکوں کی وجہ سے پتلا ہوجایا کرتا ہے جن کے اسباب ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ مثلاً غدی تحریک سے منی پتلی ہو تو صفرا و حرارت کی زیادتی ہوتی ہے اسے درست کرنے کے لئے اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی غذا دوا کھلانی پڑتی ہے۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی نسخہ جات اس مقصد کیلئے بے حد مؤثر اور مفید ہیں۔

اگر منی کا قوام اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی تحریک کی وجہ سے پتلا ہوجائے تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی غذا دوا استعمال کرائیں انشاء اللہ چند دنوں میں منی کا قوام غلیظ ہوکر خمیر پیدا ہوکر جراثیم منویہ بھی پیدا ہوجائیں گے اور مرد اپنی نسل پیدا کرنے کے قابل ہوجائے گا۔

عورت کی منی میں بیضہ انثیٰ نہ بننا

قارئین ہر نوجوان مرد جانتا ہے کہ جب وہ پندرہ سولہ سال کا ہوا تھا اس کے پستان پہلے سے کچھ بڑے ہوگئے تھے لیکن عضلاتی مردانہ مزاج میں آنے کی وجہ سے اس کے پستان سکڑ گئے۔

بالکل اسی طرح تیرہ چودہ سال کی لڑکی کے پستان بھی بڑھنا شروع ہوتے ہیں جوں جوں اس کی عمر میں اضافہ ہوتا ہے اس کے پستان بڑھ کر گول ہوجاتے ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا اعصابی مزاج تبدیل ہو کر غدی عضلاتی مزاج بن جاتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اسے ہر ماہ ماہواری یا خون حیض آنے لگتا ہے اس کے خصیۃ الرحم منی بنانے لگتے ہیں جو ضرورت کے وقت قاذف نالیوں کے راستے سے رحم میں داخل ہوتے ہیں

یادداشت یہاں اس بات یا حقیقت کو ذہن نشین کر لیں کہ جن دنوں میں عورت کو خون حیض آتا ہے ان دنوں کے دوران اس کے جسم میں ترشی کا اثر زیادہ ہوا کرتا ہے لہذا انہیں دنوں کے دوران عورت کے خصیۃ الرحم منی زیادہ بناتے ہیں اور انہیں دنوں کے دوران بیضے زیادہ بنتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ حیض کے فوراً بعد عورت جماع کی خواہش مند ہوتی ہے اور انہی دنوں کے دوران اکثر حمل قائم ہوا کرتا ہے

بدقسمتی سے بعض دفعہ عورت کا غدی عضلاتی مزاج قائم نہیں رہتا جس سے نہ صرف حیض میں بے قاعدگی پیدا ہو جاتی ہے بلکہ عورت کی منی میں بیضے بننے بند ہو جاتے ہیں اس کی وجہ عورت میں اعصابی تحریک یا عضلاتی تحریک ہوا کرتی ہے۔

علاج :۔ معالج کو چاہیے کہ عورت کا صحیح مزاج واپس لانے کی کوشش کرے اگر اعصابی تحریک ہو تو عضلاتی غذا دوا کریں۔ اور اگر عضلاتی تحریک شدید ہو جائے تو غدی عضلاتی سے غدی اعصابی غذا دوا دیں انشاء اللہ حیض باقاعدہ آنے لگے گا۔ اور اس کی منی میں بیضے بھی بننے شروع ہوں گے اس طرح وہ اپنی ہم مثل بھی پیدا کرنا شروع کر دے گی۔

مندرجہ بالا نسخہ جات کے علاوہ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے نسخہ جات تحریک کے مطابق بوقت استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

کیا حیوانات منویہ کی تعداد

ضرورت کے مطابق پیدا کی جاسکتی ہے

اس سوال کا جواب اصولی طور پر کئی طبی کتب میں نہیں دیا گیا البتہ مجربات ضرور ملتے ہیں لیکن وہ بھی کسی اصول کے تحت ترتیب نہیں دیئے گئے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ حیوانات منویہ کب اور کیسے پیدا ہوتے ہیں قانون مفرد اعضاء میں اس کا ٹھوس جواب موجود ہے۔

حیوانات منویہ کب اور کیسے بنتے ہیں

یاد رکھیں اس کائنات میں جراثیم سے لے کر بڑے بڑے حیوانات کی پیدائش کا سبب مخصوص قسم کی رطوبات میں خمیر ہے۔

قانون فطرت ہے کہ جب تک کوئی سیال مادہ مخصوص قوام حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ مخصوص وقت تک نہ ٹھہرے اور اس میں خمیر پیدا نہ ہو تو اس کے اندر کسی قسم کے جراثیم پیدا نہیں ہو سکتے لہذا جراثیم کی پیدائش کے لئے رطوبات کا کسی مقام پر کچھ دیر ٹھہرنا مخصوص قوام حاصل کرنا اور اس میں خمیر پڑنا شرط ہے یاد رکھیں اگر رطوبات خشک یا زیادہ رقیق ہو جائیں تو ان میں ٹھہرنے سے بھی خمیر نہیں پڑ سکتا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اس میں جراثیم پیدا نہیں ہو سکتے۔

منی میں جراثیم کیسے پیدا ہوتے ہیں

جب کہ اوپر بتا چکا ہوں کہ جراثیم بننے کے لئے رطوبات کا مخصوص قوام اور ان میں

خمیر پڑنا ضروری ہے یہ حالت ان مردوں میں واقع ہوا کرتی ہے جن کی تحریک اعصابی ہو یا عضلاتی ۔

اعصابی تحریک کے مریض کی منی مقدار میں تو زیادہ ہوگی لیکن اس کا قوام رقیق ہوگا جس میں خزانہ منی میں ٹھہرنے سے اس وقت تک خمیر پیدا نہیں ہوگا جب تک اس کا قوام غلیظ نہ ہوگا یہ صورت اسی وقت تک ناممکن ہوتی ہے جب تک اس میں عضلاتی تحریک پیدا نہ کی جائے ۔ چونکہ ایسے مردوں میں مسلسل اعصابی تحریک قائم ہوتی ہے لہذا ان کی منی میں جراثیم پیدا ہی نہیں ہوتے جس وجہ سے ایسے لوگ اولاد سے محروم رہ جاتے ہیں ۔

عضلاتی تحریک کے مردوں میں رطوبات ہی خشک ہو چکی ہوتی ہیں ۔ لہذا ان کی منی ایک تو مقدار میں نہایت قلیل ہوتی ہے دوسرے اس کا قوام انتہائی غلیظ ہوتا ہے اس طرح ان کی منی میں خمیر پیدا نہیں ہوتا ۔ خمیر نہ پڑنے کی وجہ سے جراثیم منویہ بھی پیدا نہیں ہوتے اس لئے ایسے مردوں کے اولاد پیدا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

میں نے جراثیم منویہ کے پیدا ہونے کے متعلق ایک اصول اور قانون فطرت تحریر کر دیا ہے اس کے تحت ہر مرد میں جراثیم منویہ حسب منشا پیدا کئے جا سکتے ہیں اور مغموم و مایوس گھروں کو آباد کیا جا سکتا ہے ۔

ضرورت کے مطابق قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے مجربات استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں ۔ نئے نسخہ جات کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

متقدمین اطباء بقراط کا ایک قول نقل کرتے ہیں کہ منی کا کل مادہ دماغ

سے آتا ہے جو براہ ان دو رگوں کے جو دونوں کانوں کے پیچھے ہیں دماغ سے منی ان میں اترتی ہے پھر ان رگوں سے نخاع یعنی حرام مغز میں اترتی ہے پھر نخاع سے گردوں میں آتی ہے پھر گردوں سے ان رگوں میں آتی ہے جو کہ انثیین تک آتی ہیں لہذا اگر کان کے پیچھے کی دونوں رگیں کاٹ دی جائیں تو نسل منقطع ہو جاتی ہے

اس قول پر جالینوس نے بھی اعتراض کیا ہے کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ منی کو صرف دماغ سے مانا جائے بلکہ ہر عضو رئیس سے اس کی کچھ اصل ضرور ہونی چاہیئے نیز دوسرے اعضاء سے ان اصول کی طرف اس کا ترشح ہونا چاہیئے۔

اسی طرح قرشی شارح کلیات نے لکھا ہے کہ منی کی تولید اس رطوبت سے ہوتی ہے جو اعضاء پر مثل شبنم کے بچھی ہوئی ہے کہ ان اعضاء میں سے ہر جزو میں کوئی ایسا مجرا موجود نہیں جس میں ہو کر دہ رطوبت جو وہاں پر موجود ہے انثیین تک آ سکے۔

میں نے اس مسئلہ کو علم الاعضاء کے تحت سمجھا ہے اور یہی بہتر معلوم ہوتا ہے۔ یاد رکھیں ہمارے جسم میں تین قسم کے اعضاء ہیں۔ اعصاب، عضلات، غدد، ان میں اعصاب دماغ سے اگتے ہیں جو ٹھوس اور رسیوں کی طرح ہوتے ہیں جو ٹیلیفون کی تاروں کا کام دیتے ہیں اسی وجہ سے انھیں احساسی اعضاء کہتے ہیں، یہاں اس بات کا بھی فیصلہ ہو جاتا ہے چونکہ اعصاب ٹھوس تاروں جیسے ہوتے ہیں اس لئے ان میں سے کوئی مادہ ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں جا سکتا۔

جسم کے دوسرے اعضاء عضلات ہیں ان میں شکل و بناوٹ مچھلیوں جیسی اور پلک دار ہوتی ہے عضلات جسم میں صرف حرکت کے کام کرتے ہیں ان میں سے بھی کوئی مادہ ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں جاتا کیونکہ ان میں کسی قسم کی نالیاں وغیرہ نہیں ہیں

جسم کے تیسرے اعضاء میں غدد ہیں جو عام طور پر گلٹیوں کی شکل کے ہوتے

ہیں جن میں ایک نالی دار غدد ناقلہ دوسرے غیر نالی دار (غدد جاذبہ)

ان میں نالی دار غدد مادوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا کام کرتے ہیں زیادہ تر ان کا کام فضلات کو جسم سے خارج کرنا ہوتا ہے مثلاً پستان دودھ خارج کرتے ہیں گردے پیشاب خارج کرتے ہیں خصیے منی تیار کر کے خارج کرتے ہیں، وغیرہ وغیرہ

اب یہ مسئلہ آسانی سے حل ہو جاتا ہے کہ دماغ سے آگ کر جو دو رگیں کانوں کے پیچھے سے گزرتی ہیں جن کے کاٹنے سے نسل منقطع ہو جاتی ہے یہ نالی دار رگیں نہیں ہیں۔ بلکہ اعصاب ہیں جن کا تعلق گردوں اور خزانہ منی سے ہے۔

یہاں اس بات کا واضح فیصلہ ہو گیا ہے کہ منی دماغ سے ان رگوں کے ذریعے نہیں آتی بلکہ خصیے خود منی تیار کرتے ہیں۔

جہاں تک ان عصب کے کاٹ دینے سے نسل منقطع ہونے کا تعلق ہے وہ اس طرح پر ہے جسم کے ہر عضو [illegible] ماغ سے مختلف اعصاب ہو[illegible] ہیں ان کا کام ان اعضاء کو احکام پہنچا[illegible] ہے۔

مثلاً دماغ ا[illegible] اعصاب کے ذریعے عضلات کو حرکت کے احکامات پہنچاتا ہے اور غدد کو اعصاب کے ذریعے جذب و دفع کے احکامات پہنچاتا ہے۔

اب اگر ان اعصاب کو کاٹ دیا جائے جن کا تعلق گردوں انثیین سے ہے تو ایک طرف گردوں اور انثیین کے عضلات شل ہو جائیں گے۔

نتیجہ یہ ہوگا کہ حرکات جماع مفقود ہو جائیں گی دوسری طرف خود گردے اور انثیین، جذب و دفع کا کام نہیں کر سکیں گے جس سے انسان نامرد ہو جائے گا۔ یعنی منی کو رحم تک پہنچانے سے قاصر رہے حالانکہ اس کے خزانہ منی میں منی وافر مقدار میں جمع ہو گی۔

اختناق الرحم

اختناق الرحم لفظ اختناق کے معنی ہیں گلا گھٹنا جس طرح خناق کے مریض کا گلا گھٹتا ہے، چونکہ اس علامت کا تعلق رحم سے ہوتا ہے چنانچہ اس کا نام اختناق الرحم رکھا گیا ہے۔

ہسٹریا لفظ ہسٹریا ایک یونانی لغت سے ہے جس کے معنی ہیں رحم چونکہ اطبائے قدیم اس علامت کو رحم کی خرابی، رحم کا ٹل جانا وغیرہ کی وجہ سے تسلیم کرتے تھے لہذا اس نسبت سے ڈاکٹری میں اس کا نام ہسٹریا رکھ دیا گیا ہے

اسباب

عظیم مشرقی محقق و سائنسدان علامہ الحاج درست محمد صابر مرحوم و مغفور فرماتے ہیں کہ یہ مرض زیادہ تر ان لڑکیوں میں بالغ ہونے کے بعد ظاہر ہوتی ہے جن کو کھانے پینے کی بے فکری ہو اور تعلیم یا کام کاج کی کوئی فکر نہ ہو۔ وہ اس صورت میں جبکہ جوش جوانی اپنے پورے جوبن پر ہو۔ کیونکہ ان دنوں خون کی زیادتی کے ساتھ ساتھ اعضائے جنسی کے افعال بھی تیز ہو جاتے ہیں، اور غدی عضلاتی تحریک سے طبیعت میں اس قدر نزاکت پیدا ہو جاتی ہے کہ اگر ذرا سا بھی کوئی غیر معمولی واقعہ یا صدمہ پہنچ جائے تو مزاج بگڑ جاتا ہے کوئی غیر معمولی غم و غصہ دہشت ناک خبر یا عشق محبت کی داستانیں سن لیں یا تجربہ میں آجائیں یا ناول وافسانہ اور فلم میں ایسا غیر معمولی واقعہ پیش آجائے جو برداشت نہ ہو سکے اور ایسا معلوم ہو کہ ذاتی واقعہ ہے، لذائذ کی کثرت جلق اور غیر فطری حرکات اور انتہائی مشکلات اکثر نقصان دہ ہوتی ہیں،

ناواقف اور بھولی بھالی لڑکیوں میں امراضِ رحم ماہواری کی خرابی کثرت مطالعہ دماغ سوزی غور و فکر کی وخرابی خون اور غذا کا توازن بگڑجانا، بہت جلد بچیوں کو ہسٹریا جیسے خوفناک مرض میں مبتلا کردیتا ہے۔ بعض اوقات شرم وحیا کی وجہ سے ناواقف اور بھولی بھالی لڑکیاں گیلے کپڑوں کا استعمال کرلیتی ہیں۔ یا خاص دنوں میں سرد پانی کا اِستعمال یا نہانا غیر معمولی حرکات کرلینا وغیرہ، کبھی کبھی عشق ومحبت کے واقعات دیکھنا یا قصے کہانیاں پڑھنا بھی اس مرض میں مبتلا کردیتا ہے۔

اختناق الرحم کی شدید حالت

ہسٹریائی دوروں کی شدید حالت غدی عضلاتی تحریک میں دیکھنے میں آتی ہے جو عورتیں خالص گھی اور دُودھ سے نفرت کرتی ہیں۔ اور چٹپٹی تیز مرچ مصالحہ دار غذائیں خشک بُھنا گوشت کباب چائے کافی وغیرہ بکثرت استعمال کرتی ہیں۔ ان عورتوں میں اختناق الرحم کی شکایت پیدا ہونے کے واضح امکانات ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس قسم کی خشک اشیاء سے غددمیں خصوصًا خصیۃ الرحم میں سوزش ہوجاتی ہے ایسی عورتوں کی تحریک بالعموم غدی عضلاتی ہوتی ہے اس تحریک میں اندرونی طور پر خون وریاح کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ بالخصوص خصیۃ الرحم پر اس کا اثر شدید ہوتا ہے اور اس طرح انزال واخراج رطوبات بند ہوکر ذکاوت ولذت وشہوت میں تیزی ہوجاتی ہے اور لذت وشہوت میں تیزی ہوجاتی ہے دوروں پر منتج ہوتی ہے لیکن کوئی مریضہ اظہار ذکاوت ولذت سے واقف نہیں ہوتی بلکہ اس کو مرض خیال کرتی ہے۔ ذکاوت حس کی تیزی سے جب جسم میں خصوصًا رحم میں جب سنسناہٹ ہوتی ہے تو مریضہ اسے ماہواری کی خرابی اور درد خیال کرتی ہے۔

جسم میں سنسناہٹ کو مریضہ خارش اور الرجی خیال کرتی ہے، عطائی قسم کے

معالج بھی یہی خیال کرتے ہیں، اس کے برعکس معالجین قانون مفرد اعضا اس امر سے بخوبی بہرہ ور ہیں کہ یہ کس مرض کی علامات ہیں۔

شراب نوشی، سگریٹ نوشی، منشی اشیاء اور مرغن وچٹپٹی، چائے، قہوہ وغیرہ کا بکثرت استعمال سے تعیش پسند مردوں کے جنسی غدد میں بھی سوزش ہو کر ہسٹریائی کیفیت وحالت پیدا ہو جاتی ہے لیکن عورتوں کی طرح مرد بھی اصل حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں

نفسیاتی اسباب اور علامات

نفسیاتی اسباب میں عشقیہ افسانوں یا ناولوں کا پڑھنا عشق ومحبت کی ناکامی وبدنامی کا خوف خواہشات نفسانی کا غلبہ، شہوانی جذبات کا ابھرنا اور تکمیل نہ پاسکنا عیش وعشرت کی زندگی بسر کرنا اور ریاضت نہ کرنا۔ رنج وغم، فکر، خوف اور مایوسی وغیرہ مالی وجانی نقصان کا خدشہ، حلق ومشت زنی وغیرہ نفسیاتی اسباب ہیں جن سے جنسی اعضاء کے غدد میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے جس سے جگر تک متاثر ہو جاتا ہے۔ غدد تشنج ہونے لگتے ہیں جس سے جسم کے تمام غدد متاثر ہوتے ہیں حتیٰ کہ گلے کی غشا مخاطی بھی کھنچنے لگتی ہیں مریضہ کو سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے وہ اپنے گلے میں گولہ سا پھنسی ہوئی محسوس کرتی ہے جسے نکالنے کے لئے مخصوص قسم کی حرکات کرتی ہے کبھی گلے کو دباتی ہے کبھی چھاتی پیٹتی ہے اگر دورے شدید ہوں تو مریضہ ہر وقت متوحش رہنے لگتی ہے جونہی اسے احساس ہوتا ہے کہ دورہ پڑنے والا ہے وہ مارے خوف کے چلانے لگتی ہے چونکہ دورے کا اصل سبب غدد کی تحریک ہے لہٰذا مریضہ دورے سے پہلے اور دورے کے دوران کم وبیش ہوش میں رہتی ہے ہر قسم کی باتیں سنتی ہے البتہ ضعف عضلات کی وجہ سے اس کی زبان شل ہو چکی ہوتی ہے جس سے وہ

دورے کے دوران بول نہیں سکتی دورہ کے بعد بھی دھیمی آواز سے بولتی ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی آواز بیٹھ گئی ہے۔

چونکہ دماغ کے اعصاب میں بھی سستی آچکی ہوتی ہے لہذا مریضہ نسیان میں مبتلا ہو جاتی ہے بعض دفعہ وہ اپنے آپ کو بھی بھول جاتی ہے کہ وہ کون ہے اسکو گزشتہ زندگی کے متعلق کچھ یاد نہیں رہتا اسی وجہ سے جاہل لوگ اس تکلیف کو آسیب خیال کرنے لگتے ہیں۔

جونہی کسی علاج سے یا خود بخود اعصاب میں تدریے تحریک آتی ہے جو اس کا حقیقی علاج ہے تو یہ بے خبری یک لخت یا آہستہ آہستہ خود بخود دور ہو جاتی ہے۔

چونکہ غدی تحریک سے عضلات میں ضعف آچکا ہوتا ہے لہذا مریضہ چلنے پھرنے میں معذوری ظاہر کرتی ہے اکثر بائیں ٹانگ کو گھسیٹ کر چلتی ہے جسے عام لوگ فالجی کیفیت سمجھ لیتے ہیں۔

ایک اہم نکتہ یاد رکھیں جب اعصاب میں تحریک ہوتی ہے تو کامل بے ہوشی نہیں ہوا کرتی یہی وجہ ہے کہ اعصابی دوروں کی مریضہ کو کبھی چوٹ نہیں لگتی۔ بلکہ دورہ کے وقت وہ آرام سے زمین پر گرتی ہے اس کے برعکس تسکین اعصاب میں مریض دورہ کے وقت غش کھا کر بے قابو گرتا ہے جس سے اسے لازمی کسی جگہ چوٹ آجایا کرتی ہے۔ یہ غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے اس میں مریض کا پیشاب انتہائی زردی مائل ہوتا ہے اور کم آتا ہے جب بھی کسی معالج کے پاس دورے کا مریض آئے تو یہ تشخیص کرنا ضروری ہے کہ دورہ کے وقت مریض کو پتہ لگتا ہے یا نہیں اگر پتہ لگتا ہے تو اعصابی عضلاتی تحریک ہے، اگر پتہ نہیں لگتا تو غدی عضلاتی تحریک ہے۔

دوسری بات یہ پوچھنا ضروری ہے کہ دورہ کے دوران یا دورہ کے بعد پیشاب آتا ہے یا نہیں، اختناق الرحم کی مریضہ کا پیشاب دورہ کے دوران یا دورہ کے بعد لازمی

آیا کرتا ہے اس کے برعکس غشی کے مریض کو شاذ و نادر آتا ہے وہ بھی انتہائی زردی مائل ہوتا ہے،

کیفیاتی اسباب کیفیاتی اسباب میں سب سے اہم گرم خشک ماحول ہے یعنی خشک موسم دوپہر کے وقت جب گرمی پڑتی ہے مریضہ کو ایسا کام کرنا پڑے جس سے جسم پسینہ سے بھیگ جائے مثلاً چارہ کاٹنا، گرمی میں گھاس پر کافی دیر چلتے رہنا، گرم کپڑے پہننا، دن میں کئی بار گرم ماحول میں آنا، کولر سے یا کسی اور وجہ سے کمرہ کا درجہ حرارت بڑھ جانا وغیرہ اسباب ہوا کرتے ہیں۔

دَوری علامات کیلئے ایک اہم نقطہ

استاد صابرؒ ملتانی صاحب سے ایک دن اختناق الرحم کے بارے میں استفسارات کر رہا تھا کہ آپ نے تحقیقات المجربات میں اختناق الرحم کی تحریک غدی عضلاتی لکھی ہے لیکن بعض دفعہ اس کے خلاف ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ جو علامات دورہ کے ساتھ اور وقت مقررہ پر ظاہر ہوتی ہوں ان تمام کی تحریک اعصابی ہوتی ہے یعنی وہ اعصابی غدی ہونگی یا اعصابی عضلاتی، مثلاً ملیریا بخار، باری کا بخار، مرگی کے دورے جو وقت مقررہ پر آتے ہوں سب کی سب اعصابی تحریک سے ظاہر ہونے والی علامات ہیں یہ اعصاب کی سوزش کا نتیجہ ہیں ان کے علاج کے لئے محرک عضلات اشیاء اور یہ اغذیہ کھلائیں، مثلاً ہینگ، سنبل الطیب دارچینی، سرخ مرچ وغیرہ روزانہ کے تجربات بھی اس کی تائید کرتے ہیں، ایسی ادویہ سے عضلات خارج ہونے کے حالات پیدا کر دیئے جائیں تو ہر قسم کی مرگی دم دبا کر بھاگ جائے گی۔

اصول علاج

اختناق الرحم کے علاج کا اصول یہ ہے کہ چونکہ باؤ گولہ (اختناق الرحم) غدد

کی سوزش سے ہوتا ہے لہذا اس تکلیف میں مبتلا مریض کے اعصاب کو تحریک دے کر غدد کی سوزش کو تحلیل کیا جائے اس مقصد کے لیئے جہاں غذائی اور دوائی علاج کیا جائے وہاں مقامی طور پر رحم میں بھی محرک اعصاب شافے استعمال کیئے جائیں۔

جو ظاہر اسباب موجود ہوں جن میں کیفیاتی نفسیاتی اور مادی اسباب شامل ہیں کو رفع کیا جائے تاکہ جلد صحت بحال ہو سکے۔

علاج بحالت دورہ

دورہ کے وقت مریض ہاتھ پاؤں مارتا ہے جسم میں تشنج ہوتے ہیں، بعض دفعہ دانتی لگتی ہے اکثر مریض بے ہوش ہو جاتے ہیں ان تمام صورت سے چنداں فکر نہ کریں مریض کو ایک کھلے ہوادار کمرے میں لے جائیں گریبان بند ہو تو کھول دیں سر کے نیچے سرہانہ رکھ دیں تاکہ سانس لینے میں آسانی ہو سکے ہوش میں لانے کیلئے اول چہرہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں یا امونیا کارب سنگھائیں، ہینگ یا سرخ مرچ کو کپڑچھان کر کے بطور نسوار ناک میں لگائیں جونہی جلن ہوگی فوراً مریض ہوش میں آجائے گا اگر مریضہ باکرہ ہے تو دائی کی مدد سے رحم کے مقام پر گدگدی کرائیں فوراً دورہ رفع ہو جائے گا۔

دورہ کے بعد علاج

اگر مریضہ باکرہ ہو تو اس کی شادی کا بندوبست کرائیں اگر ماہواری بند ہو تو مدر حیض ادویہ کا استعمال کرائیں اگر کمی خون ہو تو فولاد کے مرکبات کا استعمال کرائیں اگر ہو سکے تو مریضہ کا ماحول تبدیل کر دیں یعنی دوسرے گھر یا دوسرے شہر کی رشتہ دار

کے گھر بھیج دیں جہاں اسے خوش خلق، خوش باش اور نیکو کار رفیقوں کی صحبت مل سکے جہاں تک ہو سکے مریضہ کے خیال کو مرض کی طرف سے دور رکھنے کی کوشش کریں۔ ایسے مزاج پرس لوگوں کو ملنے نہ دیں جو اس کو مرض کے نتائج بتائیں بلکہ اس کے پاس اس کے دوروں کے متعلق کوئی ذکر نہ کریں۔

انتباہ

بعض لوگ ایسے مریض کو جب عطائی معالج کے پاس لے جاتے ہیں تو وہ انہیں تبخیر معدہ کے چکر میں ڈال دیتے ہیں۔ پھر ایسا مریض ساری زندگی عطائی معالجین کے نام نہاد شفا خانوں پر ایڑیاں رگڑتا رہتا ہے۔ لیکن مرض کسی طرح رفع نہیں ہوتا ہم انشاء اللہ العزیز بہت جلد تبخیر معدہ پر قلم اٹھائیں گے اور یہ ثابت کر دیں گے کہ تبخیر معدہ کوئی مرض نہیں ہے بلکہ کسی اور مرض کی علامت ہے۔ سانپ کی لکیر کو پیٹتے رہنے سے کچھ نہیں بنتا جب تک سانپ کا سر نہ کچلا جائے۔

اختناق الرحم کا یقینی اور بیخطا علاج

اختناق الرحم کا علاج کرنے سے پہلے اس امر کی تصدیق و تشخیص کر لینی چاہیئے کہ واقعی یہی تکلیف ہے۔ بعض اوقات ملتی جلتی علامات سے امراض میں امتیاز کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ذیل میں اختناق الرحم اور مرگی کی علامات فارقہ درج کی جا رہی ہیں۔ انہیں اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔

اختناق الرحم

ا۔ مریضہ کو بائیں کوکھ میں درد سا ہوتا ہے اور پھر ایک گولا سا پیٹ سے اُٹھ

کر گلے میں آ کر پھنستا ہوا محسوس ہوتا ہے ۔

۲:۔ مریضہ بظاہر بے ہوش ہو جاتی ہے لیکن نیم شعوری طور پر آس پاس کے لوگوں کی باتیں سنتی ہے مگر جواب نہیں دیتی ۔

۳:۔ مریضہ کا چہرہ سُرخ ہو جاتا ہے بار بار پلکیں جھپکتی ہیں اور دانت بھینچتی ہے ۔ روشنی کا اثر پتلیوں پر پڑتا ہے ۔

۴:۔ دورہ ختم ہونے کے بعد بے چینی ہوتی ہے ۔ نیند نہیں آتی ، پیشاب بکثرت آتا ہے ۔

۵:۔ مریضہ گرتے وقت بھی غیر شعوری طور پر ہوشیار رہتی ہے بلکہ دورہ میں بھی نیم شعور بیدار رہتا ہے ۔ جب دورہ ختم ہوتا ہے تو گرنے سے لے کر بے ہوشی تک کے واقعات بیان کر دیتی ہے ۔

مرگی

۱:۔ پاؤں یا پیٹ میں ہلکی سی سراسراہٹ ہوتی ہے ۔

۲:۔ اچانک دورہ پڑتا ہے اور بے ہوشی چھا جاتی ہے اور مریضہ کو آس پاس کی کچھ خبر نہیں ہوتی ۔

۳:۔ مریضہ کا چہرہ نیلگوں ہو جاتا ہے آنکھیں نیم وا اور ڈھیلے گھومتے ہیں ، بعض اوقات زبان دانتوں تلے آ کر کٹ جاتی ہے روشنی کا اثر آنکھوں کی پتلیوں پر نہیں ہوتا ،

۴:۔ دورہ ختم ہونے کے بعد گہری نیند آتی ہے کبھی بے ہوشی بھی ہو جاتی ہے سر میں درد ہوتا ہے ۔

۵:۔ مریضہ یک دم گر جاتی ہے اسے کچھ پتہ نہیں رہتا ۔ خطرناک مقام پر بھی گر جاتی ہے ،

ایک خاص نقطہ

یہ نکتہ خاص طور پر نوٹ کریں کہ اختناق الرحم کا جنسی غدد کے ساتھ براہ راست تعلق ہوتا ہے۔ غدی عضلاتی تحریک جب زوروں پر ہوتی ہے تو انزال و اخراج رطوبات ہو جاتا ہے تو جوش و لذت اور خون کا دباؤ ختم ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ہسٹریا کی جملہ علامات بھی ختم ہو جاتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ شادی شدہ عورتوں میں یہ تکلیف شاید ہی ہوتی ہے،

یاد رکھیں اختناق الرحم کا صحیح علاج شادی ہی ہے اگر مریضہ کنواری ہے اور حالات موافق و میسر ہوں تو جلد از جلد شادی کا بندوبست کرنا چاہیئے تاہم اگر فوری طور پر ایسا ممکن نہ ہو تو مندرجہ ذیل تدابیر اختیار کریں۔

(۱) مریضہ کی غذا پر خصوصی توجہ دیں۔ ہلکی پھلکی اعصابی غدی اور غدی اعصابی اغذیہ بھوک پر استعمال کرائیں۔

(۲) مریضہ کو جذباتی اور عشقیہ ماحول سے دور رکھیں۔ فلم بینی اور ناول وغیرہ پڑھنے کی سختی سے ممانعت کر دیں،

(۳) دورہ کی حالت میں مریضہ کو کینسر کی نسوار دیں،

ہمارا تجربہ / حاملین قانون مفرد اعضاء کیلئے ایک مفت تحفہ

دورہ کی حالت میں مریضہ کی ناک کے نتھنوں کا بغور مشاہدہ کریں اور دیکھیں کہ کون سا نتھنا چل رہا ہے۔ دورہ کی حالت میں عموماً ایک طرف کا سُر (نتھنا) چل رہا

ہوتا ہے اور دوسرا بند ہوتا ہے یعنی صرف ایک طرف سے سانس آرہا ہوتا ہے
آپ چلتے نتھنے کو روئی وغیرہ سے بند کر دیں اور یہ بات بھی دہراتے جائیں کہ دورہ
ابھی ختم ہو جائے گا اور مریضہ بالکل ٹھیک ہو جائے گی۔ اس طریقہ سے چلتا سُر بند ہو کر
بند سُر (نتھنا) چل پڑے گا اور مقام تحریک میں ہلکی ہو کر دورہ ختم ہو جائے گا۔

مریضہ کو ہدایت کر دیں کہ روزانہ صبح کے وقت یہ عمل ضرور کرے اور جب بھی طبیعت گھبرائے یہ عمل ضرور کرے اس طریقہ سے دورے پڑنے بالکل ختم ہو جائیں گے یہ عمل ہمارا متعدد دفعہ کا آزمودہ ہے بفضل تعالیٰ کبھی ناکامی نہیں ہوئی۔

آخر میں ہم مجدد طب علیہ الرحمۃ کا ایک مجوزہ بہترین نسخہ ہدیہ ناظرین کر رہے ہیں۔ بنائیں اور فائدہ اٹھائیں۔ نسخہ ہمارا آزمودہ اور معمول مطب ہے۔

نسخہ مبارکہ

فلفل دراز ایک حصہ، ریرھ تین حصہ، مرکی چار حصہ،

ترکیب:۔ گولیاں بقدر نخود تیار کریں،

خوراک:۔ ایک گولی سے چار گولی تک دن میں تین چار بار دیں،

غذا:۔ حلوہ اور دلیہ گھی میں تر بتر دیں، شوربہ تیسرا حصہ گھی خالص ڈال کر پلائیں روٹی کی بجائے گھی میں تر بتر چوری، لیکن بغیر شدید بھوک کچھ نہ دیں، دُودھ گھی پلانا بھی انتہائی بھوک میں مُفید ہے۔

ھو الشافی:۔ تخم کاہو، جڑ نیلوفر، صندل سفید، اجوائن خراسانی، گل سرخ، خرفہ، مشک کافور ہر ایک ہموزن۔

ترکیب:۔ تمام ادویہ کو الگ الگ پیس کر ملالیں۔ پھر آب کشنیز میں گوندھ کر حب بقدر جنگلی بیر گولیاں بنالیں۔

خوراک: ایک ایک گولی صبح دوپہر شام ہمراہ تازہ پانی یا گرم دودھ جس میں دیسی گھی ڈالا گیا ہو پلا دیں۔

افعال اثرات اعصابی عضلاتی ہیں۔ صفراء حرارت کی تریاق ہیں۔ بائگولہ یا اختناق الرحم جیسی خطرناک اور پریشان کن علامات کے لئے بیحد مفید ہے۔

جنسی جذبات و جوش کو اعتدال

پر لانے والی اکسیر

مثل مشہور ہے کہ جوانی دیوانی ہوتی ہے اس کی وجہ جنسی جذبات ہی ہیں بعض مرد و عورتیں مغلوب شہوت ہو کر ایسی تکلیفوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں جس کا کوئی ظاہری سبب معلوم نہیں ہوتا۔

جونہی مرد و عورت جوان ہوتی ہیں ان کے جنسی اعضاء حرکت میں آجاتے ہیں مردوں کو احتلام اور عورتوں کو حیض شروع ہو جاتا ہے، مردوں کی مونچھیں نکل آتی ہیں اور عورتوں کے پستان اُبھر آتے ہیں۔

مردوں کے خصیے منی بنا بنا کر خزانہ منی کو بھرنا شروع کر دیتے ہیں اور عورت کے خصیتہ الرحم منی بنا کر قاذف نالیوں کو بھر دیتے ہیں جو عورت کے خزانہ منی کا کام کرتے ہیں۔

جب منی کی کثرت مرد میں ہو جائے یا عورت میں اسے خارج کرنے کے لئے ان اعضاء میں تحریکات بجلی کی لہروں کی طرح اٹھنا شروع ہو جاتی ہیں جو جنسی ملاپ سے ہی کم ہوا کرتی ہیں لیکن قدرت نے اس کا عارضی علاج احتلام سے کیا ہے یعنی وقتی طور پر مرد و عورت کو احتلام ہو کر چند دنوں کے لئے جذبات سُست

ہوجاتے ہیں لیکن چونکہ جنسی مشین نئی نئی ہوتی ہے اس لئے پھر دوبارہ خزانہ ہائے منی بھر جاتے ہیں اور پھر وہی بجلی کی لہریں اٹھ کر مرد و عورت کو مغلوب شہوت کرتی رہتی ہیں۔

بعض نوجوان لڑکے یا لڑکیاں جن کے شہوانی جذبات کا فطری علاج تو شادی ہے لیکن بعض گھریلو مجبوریوں یا خانگی حالات شادی میں دیر کا سبب بن جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں ایسے نوجوان جنسی تسکین نہ ہونے کی وجہ سے اختناق الرحم جیسی بیماریوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ سیدھے سادھے والدین بچوں کی اصل ضرورت کو تو نہیں سمجھتے، نہ ہی لڑکے لڑکیاں صاف صاف الفاظ میں والدین سے اظہار کرتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ والدین بچوں کو سایہ جن بھوت میں مبتلا سمجھنے لگتے ہیں اور پیروں فقیروں کے پاس جاتے ہیں اور تعویذ گنڈوں اور دم جھاڑوں کے علاج میں مصروف ہوجاتے ہیں جو ان کی کم سمجھی کی بیّن دلیل ہے۔

پس اگر ایسی حالت کسی نوجوان لڑکے یا لڑکی میں پائی جائے اور ان کی شادی جلد ممکن نہ ہو تو درج ذیل نسخہ بنا کر کھلائیں انشاء اللہ چند دنوں میں ہی جنسی جذبات کا جوش شہوت کم ہوجائے گا، متعلقہ شکایات غائب ہوجائیں گی، دورے جو مسلسل پڑ رہے ہوں وہ بھی رک جائیں گے۔ صحت عامہ بحال ہوجائے گی۔

یادداشت

یہ علاج وقتی ہے جس سے چند ماہ گزارہ ہوسکتا ہے جلد شادی کا انتظام کریں تاکہ دوبارہ پریشانی نہ اٹھانی پڑے۔

ھوالشافی تخم کاہو، جڑ نیلوفر، صندل سفید، اجوائن خراسانی گل سرخ، خرفہ، مشک کافور، ہر ایک ہم وزن

ترکیب تیاری تمام ادویہ کو الگ الگ پیس کر ملالیں پھر آب کشنیز میں گوندھ کر حب بقدر جنگلی بیر گولیاں بنالیں۔

ایک ایک گولی صبح دوپہر شام ہمراہ تازہ پانی یا گرم دودھ جس میں دیسی گھی ڈالا گیا ہو پلادیں

افعال اثرات اعصابی عضلاتی ہیں، صفرا و حرارت کی تریاقی ہیں۔ غدی تحریک سے ہونے والی ہر علامت کے لئے فوری اثر ہے

جوش جوانی کو سرد کرنے کے لئے اس سے بہتر دوا کم ملتی ہے۔

باد گولہ یا اختناق الرحم جیسی خطرناک اور پریشان کن علامات کے لئے بیحد مفید ہے

یادداشت

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ جوان مردوں کا مزاج عضلاتی غدی اور عورتوں کا مزاج غدی اعصابی ہوا کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ عورت میں گرمی زیادہ اور مردوں میں حرارت کی نسبت خشکی زیادہ ہوا کرتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مردوں کے جسم مضبوط سخت اور جفاکش ہوتے ہیں اس کے برعکس عورتوں کے جسم نرم اور لچکدار ہوتے ہیں، یہی مزاجی فرق ہے جس میں مرد میں عورت کی نسبت جنسی جذبات برداشت کرنے کی قوت زیادہ پائی جاتی ہے۔

دوسرے لفظوں میں مرد عورت کی نسبت جلد مغلوب شہوت نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ مرد عورتوں کی نسبت جنسی امراض خصوصاً باد گولہ یا اختناق الرحم جیسی تکلیفوں میں کم مبتلا ہوتے ہیں۔

یادداشت

یہاں اس بات کو بھی ذہن نشین کر لیں کہ مردوں میں قوت امساک عورتوں کی بہ نسبت بہت زیادہ ہوا کرتی ہے، دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ مردوں کو انزال دیر سے اور عورتوں کو جلد منزل ہونے کی صفت بدرجہا اتم موجود ہوتی ہے۔

جس سے ان کا جسم ہلکا پھلکا ہو جاتا ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ جماع کے بعد عورتوں کو فوراً گہری نیند آجایا کرتی ہے لیکن اگر شادی وغیرہ جلد نہ ہو اور انہیں احتلام وغیرہ بھی نہ آئے تو مغلوب شہوت ہو کر بادگولہ یا اختناق الرحم میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔

PDF
تیار کردہ
حکیم ایم ارشد شاہین لاہور

سیلان الرحم

ڈاکٹری نام	طبی نام	اردو نام
LEUCORHOEA لیکوریا	سیلان الرحم	سفید رطوبت آنا، یا سفید پانی آنا

تعارف نوجوان لڑکیاں جنہیں کمی خون ہو جائے یا جنسی جذبات میں مغلوب ہوں اکثر لیکوریا یعنی رحم سے سفید پانی آنے میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔

اسباب کمی خون، مغلوب الشہوت، حمل قرار پانے اور حیض بند ہونے کے بعد اکثر خون کی بجائے رطوبات آنے لگتی ہیں،
ورم رحم۔ بندش حیض بوجہ کثرت رطوبات رحم کے اعصاب یا غدد کے سوزش ناک ہونے سے بھی سفید پانی آنے لگتا ہے

علامات: مندرجہ بالا کسی سبب سے رحم سے اکثر پتلی رطوبات خارج ہوتی رہتی ہے جن سے عورت کے کپڑے گیلے اور بھیگے رہتے ہیں ان سے سخت بدبو آنے لگتی ہے۔ چونکہ اکثر کمی خون سے یہ رطوبت نکلا کرتی ہے اس لئے اسے چکر آتے ہے۔ دل ڈوبتا اور گھبراتا ہے

سیلان الرحم کی اقسام

سیلان الرحم کی دو اقسام ہیں۔،

(۱) اعصابی سیلان الرحم۔ (۲) غدی سیلان الرحم۔

اعصابی سیلان الرحم کسی سبب سے چاہے سبب اندرونی ہو چاہے بیرونی رحم کے اعصاب سوزش ناک ہو جاتے ہیں

یعنی رحم کے اعصاب میں تحریک شدید ہوجاتی ہے جس سے بلغمی واعصابی رطوبات رسنے لگتی ہیں۔ جو نکلتے وقت تو بے بو، بے رنگ ہوتی ہے۔ البتہ ان کی کیفیت کھاری ہوتی ہے جن میں لٹمس پیپر ڈالنے سے نیلا ہوجاتا ہے۔
رحم سے نکلنے کے بعد اگر انہیں صاف نہ کردیا جائے تو متعفن ہوکر بدبو پیدا کردیتی ہیں

غدی سیلان الرحم کسی اندرونی بیرونی سبب سے رحم کے غدد وغشا مخاطی میں سوزش ہوجاتی ہے، جس سے پتلی زرد مائل رطوبت خارج ہونے لگتی ہے۔ جو نکلتے وقت تو پتلی اور ہلکی زردی مائل ہوتی ہے لیکن رحم یا اس کے اردگرد کچھ دیر پڑی رہنے سے پیپ کی طرح گاڑھی اور بدبودار ہوجاتی ہے ہر وقت رحم میں دغدغہ اور جلن ہوتی ہے

طبی محققین کی نظر میں سیلان الرحم کی اقسام

بہ لحاظ اخراج رطوبت یہ مرض پانچ قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) سیلان فرجی جس میں اندام نہانی کے بیرونی حصہ سے رطوبت خارج ہوتی ہے۔

(۲) مہبل سیلان الرحم اس میں اندام نہانی کے اندرونی حصہ سے رطوبت خارج ہوتی ہے

(۳) سیلان عنقی، جس میں گردن رحم سے رطوبت خارج ہوتی ہے۔

(۴) سیلان رحمی، جس میں رحم کے اندر سے رطوبت خارج ہوتی ہے۔

(۵) سیلان مبیضی، جس میں بیضہ سے رطوبت خارج ہوتی ہے۔

قانون مفرد اعضا اور مندرجہ بالا اقسام

قانون مفرد اعضا ر کی نظر میں مندرجہ بالا اقسام مقام کے لحاظ سے تو درست تسلیم کی جاسکتی ہیں ،

لیکن اگر کوئی کہے کہ ان کی ماہیت حقیقت ایک دوسرے سے مختلف ہوگی تو یہ حقیقت کے خلاف ہے ۔

البتہ جو میں نے قانون مفرد اعضا ر کے تحت سیلان الرحم کی دو اقسام اعصابی و غدی لکھی ہیں ۔ ان دونوں سے باہر نہیں جاسکتی ۔

مندرجہ بالا اقسام میں کسی بھی قسم سے سوائے مقام کے کچھ پتہ نہیں چلتا کہ کس قسم کی رطوبت اخراج پارہی ہے یا کو نسے مفرد اعضار تحریک و تیزی میں ہیں تاکہ یقین اور اعتماد سے علاج کیا جاسکے ۔

مثلاً سیلان فرجی ، یا سیلان مہبلی وغیرہ تو رحم کے متعلقات تو ضرور ہیں ۔ لیکن ان کے اعصاب یا غدد میں تحریک و تیزی جب تک معلوم و تشخیص نہ کی جائے گی تو علاج ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے - لہٰذا جب بھی ان مقامات میں سے کوئی مرض ہو تو ان کے اعصاب یا غدد میں تحریک ضرور تلاش کریں تاکہ علاج یقینی کامیاب ہو سکے ،

علاج میں غلط فہمی

سیلان الرحم کے علاج میں ایک زبردست غلطی کی جاتی ہے جس سے اکثر آرام آنے کی بجائے مریضہ بگڑ جاتی ہے ۔

علاج میں غلط فہمی یہ ہے کہ ہر ایک معالج کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ چونکہ رحم سے پانی اخراج پاتا ہے۔ لہذا اسے روکنے کے لئے خشک اغذیہ ادویہ کی بھرمار کردی جاتی ہے۔

اگر اعصابی تحریک سے سیلان الرحم ہوگا تو فوراً آرام آجائے گا۔ ورنہ مریضہ کو فائدہ کی بجائے تکلیف بڑھ جائے گی یا چند دن کم ہوکر پہلے سے بھی زیادہ سیلان کی تکلیف ہو جاتی ہے۔

اعصابی تحریک سے سیلان الرحم کیلئے مجربات

ھوالشافی:۔ پھل سپاری، موچرس، گوند کیکر، کمرکس، چینی حسب ضرورت، ہر ایک ہم وزن،

مقدار خوراک:۔ تمام ادویہ کو باریک کرکے حسب ضرورت چینی ملا کر رکھ لیں، ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ،

فرزجہ برائے سیلان الرحم اقاقیہ، گل انار، پوست کیکر، مازو، نبل الطیب ہر ایک ہم وزن

مقدار خوراک:۔ ۲،۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ کھلائیں۔

اندرونی ومقامی استعمال کرنے کے لئے ۶ ماشہ دوا ململ کی ٹاکی میں باندھ کر اندام نہانی میں رکھائیں چند بار رکھنے سے رطوبت کا اخراج بند ہو جائے گا۔ اور فرج سکڑ کر مثل باکرہ ہو جائے گا۔

پچکاری برائے سیلان الرحم پھٹکڑی بریاں، مازو بریاں، کتھ سفید، ہر ایک چار چار ماشہ۔ پانی ۱۰ چھٹانک۔

تمام ادویہ کو باریک کرکے ۱۰ چھٹانک پانی میں ڈال دیں اور خوب ہلائیں نیم گرم کرکے پچکاری کریں۔ بعد میں اسی دوا کو پوٹلی میں باندھ کر اندام نہانی میں رکھائیں

نوٹ:۔ قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات اعصابی سیلان الرحم کے لئے،

مجربات برائے سیلان الرحم غدی

ھوالشافی: قلمی شورہ، گندھک آملہ سار، ریوند خطائی۔ ہم وزن،

مقدار خوراک سب ادویہ کو باریک پیس کر محفوظ کرلیں، نصف ماشہ سے ایک ماشہ دن تین بار ہمراہ مکو۔ یا عرق گلاب سے پلائیں۔

افعال اثرات اعصابی غدی ملین ہیں، مولد رطوبات ہے، سوزش غدد تحلیل کرنے خصوصاً غدی لیکوریا، جلن رحم، سوزش غشا مخاطی رحم، تقطیر بول، سیلان الرحم غدی وغیرہ کے لئے بے حد مفید ہے

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے نسخے

ھوالشافی: سہاگہ بریان، ملٹھی، ریوند خطائی، سقمونیا۔ شیر مدار

۷ تولہ، ۱ تولہ، ۱ تولہ، ۵ تولہ، ۲ مدا

تمام ادویہ کو باریک کرکے حب بقدر نخود بنالیں۔ ایک ایک گولی دن میں تین با

افعال اثرات اعصابی غدی مسہل ہے۔ اعصاب و دماغ میں کیمیائی تحریک پیدا کرتا ہے، صفرا کو بذریعہ اسہال خارج کرنے

کے لئے بہترین مسہل ہے۔ غدی کھانسی، سوزشی کھانسی، پیچش، کثرالطمث سیلان الرحم غدی اور رحم کی غشار مخاطی کی سوزش رفع کرنے کے لئے تریاق صفت دوا ہے۔ پتہ کی پتھریوں کو تحلیل کر کے خارج کرنے کی بہترین دوا ہے

اعصابی عضلاتی ملین

ھوالشافی:۔ قلمی شورہ، کاسنی، جوکھار، گل سرخ۔

قلمی شورہ	کاسنی	جوکھار	گل سرخ
۱تولہ	۱تولہ	۱تولہ	۳تولہ

مقدار خوراک:۔ تمام ادویہ کو باریک پیس کر نصف ماشہ سے ایک ماشہ دن میں تین بار ہمراہ تازہ پانی۔

افعال اثرات اعصابی عضلاتی ہیں۔ جسم سے صفراد حرارت کو بڑی تیزی سے خارج کرتا ہے، پیشاب کا بند ہو جانا۔ پیشاب کی جلن، سوزش رحم، سیلان الرحم غدی۔ جو جلن سے اخراج پاتا ہو۔ اور سوزاک کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔

یادداشت

یہاں میں اس حقیقت کو واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ چونکہ قانون مفرد اعضا کی تحقیق سے پہلے سیلان الرحم جسے عرف عام میں لیکوریا یا پانی آنا کہتے ہیں کو ایک ہی قسم قرار دیا جاتا رہا ہے۔ اس لئے سیلان الرحم کے جتنے بھی نسخہ جات کتب میں پائے جاتے ہیں۔ سب کے سب مزاجاً خشک اور رطوبات کے اخراج کو بند کرنے کے لئے تحریر کئے گئے ہیں۔ جو قانون مفرد اعضار کے تحت عضلاتی

اعصابی سے عضلاتی غدی ہیں۔

قانون مفرد اعضا کی تحقیق کے مطابق سیلان الرحم کی اعصابی غدی و اعصابی عضلاتی دو اقسام ہیں۔ اس لئے ہم نے تحریک کے مطابق نسخہ جات تحریر کئے ہیں۔ جن میں عضلاتی اعصابی نسخہ جات رطوبات کی پیدائش روک کر سیلان الرحم کا علاج کرتے ہیں۔ اور اعصابی غدی نسخہ جات اعصاب میں تحریک پیدا کر کے رطوبات کی پیدائش بڑھا کر علاج کیا جاتا ہے۔

ورم رحم

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
رحم کی سوجن	ورم رحم	مٹرائی ٹس METRITIS

تعارف عورت اندام نہانی کے اندر بچہ دانی کا بوجھ محسوس کرتی ہے اور اس میں درد بھی محسوس ہوتا ہے۔ پیڑو پر بار بار دباؤ دیتی ہے۔

علامات ورم کم بھی ہو سکتا اور ورم شدید بھی۔ شدت خفت کے لحاظ سے علامات میں کافی فرق ہوتا ہے۔

چنانچہ اگر ورم معمولی ہو تو عورت اندام نہانی میں رحم کو پھنسا ہوا محسوس کرتی ہے جس میں میٹھا میٹھا درد ہوتا ہے۔ پیڑو کو بار بار دباتی ہے۔

اگر شدید ورم ہو جائے تو فوراً بخار چڑھ جاتا ہے جو ۱۰۲ سے کم نہیں ہوتا۔ پیڑو میں بوجھ گرانی اور درد ہوتا ہے۔ جس کی ٹیسیں کمر اور رانوں تک محسوس ہوتی ہیں۔

اندام نہانی بھی اور شرم گاہ پر بھی ورم آجاتا ہے۔ پیشاب بار بار آنے لگتا ہے بعض اوقات

پاخانے یعنی دست آنے لگتے ہیں۔ رحم سے لیسدار رطوبت خارج ہوتی ہے جس میں قدرے خون بھی شامل ہوتا ہے۔ چونکہ یہ رطوبت رحم کے ورم سے آتی ہے جب ورم پھوڑے کی طرح پختہ ہو جاتا ہے اس میں پیپ آنے لگتی ہے اور درد و بخار کم ہو جاتا ہے۔

انگلی سے رحم کو چھوا جائے تو سخت درد محسوس ہوتا ہے۔ بعض عورتوں میں ورم رحم کی وجہ سے الٹیاں بھی شروع ہو جاتی ہیں۔

یادداشت
اگر مریضہ حاملہ ہو تو ورم رحم سے جنین دب کر ہلاک ہو جاتا ہے
یا فوراً حمل گر جاتا ہے

اگر عورت حاملہ ہو تو رحم میں کسی قسم کی سلائی وغیرہ داخل نہ کریں۔

اسباب
رحم پر چوٹ لگنا۔ رحم کے اندر صفائی کے لئے یا حیض لانے کیلئے
تیز دوا رکھنا۔ رحم میں صفائی کے لئے سلائی پھیرنا۔

کثرت مجامعت۔ دقت وضع حمل، یا اسقاط وغیرہ اسباب سے ورم رحم ہو جایا کرتا ہے۔

ورم رحم اور قانون مفرد اعضاء

قائلین قانون مفرد اعضاء ہر عضو کے بیمار ہونے کے تین بڑے اسباب پر غور فکر کرتا ہے۔ اور یہ جاننا ضروری سمجھتا ہے کہ بیمار عضو کے کونسے مفرد اعضاء تیز و تحریک میں ہیں۔ اور ان مفرد اعضا میں تحلیل و تسکین پائی جاتی ہے۔ تاکہ دوران خون مسکن عضو کی طرف کر کے اسے تقویت دی جائے اور محرک عضو میں سے دوران خون کم کر کے اس کی تیزی کو اعتدال پر لایا جائے۔

قانون مفرد اعضاء کے تحت رحم بذات خود غدی جسم ہے اور اس کے اوپر عضلاتی و غدی پردے چڑھے ہوئے ہیں۔
کبھی رحم کے اعصابی و عضلاتی پردوں میں ورم ہوتا ہے۔ کبھی خود رحم سوزش ناک ہو کر ورم میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طب اسلامی میں بھی ورم رحم کی تین اقسام تسلیم کی جاتی ہیں۔ جنہیں ورم حار (غدی) ورم۔ ورم صلب (عضلاتی) اور ورم بلغمی (اعصابی) کہتے ہیں۔

عام طور پر رحم میں ورم غدی اعصابی تحریک کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔
مندرجہ بالا علامات غدی اعصابی ورم رحم کی ہیں۔ ان کا علاج اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی تحریک کی غذا دوا سے ممکن ہے۔

رحم کے اعصابی پردہ کے سوزش ناک ہونے کی علامات

رحم کے اعصابی پردہ میں ورم سوزش شاذونادر ہوا کرتی ہے۔ لیکن اگر ہو جائے رحم سے سفید پانی زکام کی طرح بکثرت آنے لگتا ہے۔ رحم میں آرام کرنے لیٹنے اور سوتے وقت تکلیف زیادہ ہو جایا کرتی ہے۔ رحم کے اندر سکون محسوس ہوتا ہے البتہ رحم کے اوپر والے حصہ میں بوجھ درد محسوس ہوتا ہے۔
چونکہ رحم کے پردہ میں سوزش ورم ہوتا ہے اس لئے غدی سوزش کی نسبت رحم کا حجم زیادہ نہیں بڑھتا۔ اسی وجہ سے خروج الرحم کی علامات بھی ظاہر نہیں ہوتیں نبض سست چلتی ہے، قارورہ سفید آتا ہے، پاخانہ کی قبض شاذونادر ہوتی ہے

رحم کے عضلاتی پردہ کے سوزش ناک ہونیکی علامات

رحم کے عضلاتی پردہ میں بھی شاذونادر ورم ہوتا ہے. لیکن اگر ہو جائے تو اکثر رحم کا بیرونی حصہ پھٹ جاتا ہے. ہر وقت شوخ سرخ خون بہتا رہتا ہے. اگر ابتدائی حالت میں ورم ہو تو رحم کا بیرونی حصہ سخت ہوتا ہے درد بھی بہت شدید ہوتا ہے یعنی گرم تکور سے آرام محسوس ہوتا ہے. رحم میں بے حد خشکی ہوتی ہے بعض دفعہ مریضہ رحم پر خارش محسوس کرتی ہے.

علاج

رحم کے اعصابی و عضلاتی پردوں میں سے کسی ایک پر ورم محسوس ہو تو اس کے مطابق غذا دوا تجویز کریں.

مثلاً اعصابی ورم رحم ہو تو عضلاتی غذا دوا مریضہ کو کھلائیں. فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی و عضلاتی غدی نسخہ جات بے حد مفید ہیں.

اگر رحم کے عضلاتی پردہ میں ورم ہو تو غدی عضلاتی سے غدی اعصابی غذا دوا دیں انشاء اللہ فوراً شفا ہو گی.

اگر خود رحم سوزش ناک ہو تو فارماکوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا دوا تجویز کریں.

ان کے علاوہ درج ذیل نسخہ جات بھی کھلا سکتے ہیں.

هوالشافی:۔ آرد جو. تخم خطمی. رسوت. صندل سرخ، مغز املتاس

ہرایک تولہ تولہ لے کر مکو، کاسنی کے پانی میں پیس کر پیڑو پر لیپ کرائیں ۔

فرزجہ :- آب مکو، آب کاسنی سبز، آب بارتنگ، آب دھنیا، گل روغن، سفیدی بیضہ مرغ، برابر وزن لے کر ایک برتن میں ملالیں۔ پھر اس میں ململ کا کپڑا تر کر کے اندام نہانی میں رکھائیں ۔

ھوالشافی :- ہلدی، ریٹھا، قلمی شورہ، ہم وزن لے کر باریک پیس لیں ۔

مقدار خوراک :- نصف ماشہ سے ایک ماشہ دن میں تین بار ہمراہ عرق سونف، یا عرق مکو۔ کاسنی، پلائیں

محلل ورم رحم غدی

ھوالشافی :- گل بنفشہ، تخم خطمی، تخم خبازی، تخم کاسنی، تخم خیارین، گاؤزبان گل نیلوفر۔ ہرایک چھ چھ ماشہ ۔

ترکیب تیاری :- تمام ادویہ کو پانی میں بھگو دیں صبح جوش دے کر چھان کر شربت بزوری کے ساتھ پلائیے ۔

اگر مریضہ کو قبض شدید ہو تو یہ جوشاندہ ساتھ پلائیں ۔

ھوالشافی :- تخم سونف، گل سرخ، سنا مکی، مغز املتاس، ہرایک چھ چھ ماشہ رات کو ½ سیر پانی میں بھگو دیں۔ صبح دو تین جوش دے کر چھان لیں اور نصف صبح نصف شام پلائیں۔

ھدایات :- مریضہ کو آرام سے بستر پر لیٹے رہنے کی ہدایت کریں کسی قسم کی حرکت

نہ کرنے دیں ، پیڑو پر ریت گرم یا کسی دوا کا لیپ کر کے ٹکور کرائیں ۔ رحم میں نیم کے پتوں کا جوشاندہ کی پچکاری کریں تاکہ اندام نہانی اور رحم میں ٹکور ہو اگر درد زیادہ ہو تو اس جوشاندہ میں دو تین رتی افیون یا پوست خشخاش چھ ماشہ شامل کریں تاکہ درد میں فوراً سکون ہو ۔

اگر مریضہ طاقتور ہو تو رانوں کے اندر کی طرف چند جونکیں لگائیں تاکہ جمع شدہ خون کم ہو کر ورم کم ہو جائے

اگر قبض شدید ہو اور مندرجہ بالا جوشاندہ سے قبض نہ رفع ہو تو انیما کرائیں

غذا کا خاص خیال رکھیں ۔

صبح : ۔ مکھن بادام یا گلقند یا مربہ گاجر کھلائیں ۔ اور عرق سونف یا مکو کاسنی کا عرق نیم گرم کر کے کھلائیں

دوپہر : ۔ مولی ، مونگرے ، شلغم ، گاجر ، کدو ، توری ، ٹینڈے ، پیٹھا وغیرہ کا سالن کالی مرچ سے پکا کر کھلائیں ۔

شام : ۔ اگر بھوک شدید ہو تو دوپہر والا کوئی سالن کھلائیں ۔ ورنہ مربہ گاجر یا گلقند کھلائیں

ورم گردن رحم

تعارف یہ ورم رحم کے صرف نچلے حصہ منہ اور گردن میں ہوا کرتا ہے ۔ اکثر عورتوں کو یہی ورم ہوا کرتا ہے ۔ اور یہ بھی اکثر رحم کے غدی پردہ کا ورم ہوا کرتا ہے

علامات : ۔ پیڑو اور کمر میں ہر وقت تکلیف ہوتی رہتی ہے اور چلنے پھرنے جھکنے اور کھڑا ہونے پر زیادہ تکلیف ہوتی ہے ۔ نیز رحم میں قدرے سختی اور کھچاؤ محسوس ہوتا ہے

حیض کے دنوں میں تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ خصوصاً جماع کے وقت شدید تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ بعض دفعہ عورت درد کے خوف سے جماع سے گھبراتی ہے۔ نم رحم تنگ ہوجاتا ہے جس وجہ سے منی اور جراثیم منویہ داخل رحم نہیں ہو سکتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عورت بانجھ ہوجاتی ہے اور اولاد سے ہمیشہ کے لئے محروم ہوجاتی ہے۔

اسباب رحم پر چوٹ لگنا، رحم ٹل جانا۔ رحم کا منہ تنگ ہوجانا، وضع حمل، یا اسقاط حمل میں بے احتیاطی۔ سوزاک، کثرت مباشرت۔

علاج مریضہ کو آرام کرنے کی ہدایت کریں، مجامعت سے پرہیز کریں، پیسٹر پر ٹکور کرائیں۔

ورم گردان رحم کے علاج میں وہ تمام نسخہ جات استعمال میں لا سکتے ہیں جو ورم رحم کے لئے تجویز کئے گئے ہیں

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات ورم گردن رحم کے لئے بے حد مفید ہیں،

ورم رحم یا ورم گردن رحم کے لئے ایک مفرد دوا ہے جو تریاق سے کم نہیں ہے یہ مفرد دوا ریوند خطائی ہے

جب بھی ایسی تکلیف میں مبتلا کوئی عورت ہو اسے ایک ماشہ سے ۲ ماشہ ریوند خطائی کا سفوف عرق مکو، کاسنی سے کھلائیں، انشاء اللہ چند دنوں میں ہی ورم ختم ہوجائے گا،

غذا: غذا کا خاص خیال رکھیں، اعصابی محرک غذا کھلائیں اللہ شفا دے گا

اِنبساطِ رحم

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ناف کا بڑھ جانا	اِنبساطِ رحم	SUBINVOLATIONOFTHE
رحم کا پھولا رہنا	عظم رحم	UTERUS

تعارف وضع حمل یا اِسقاط حمل کے بعد رحم کا فی وزن اور حجم ہوتا ہے۔ طبعی وضع حمل کے وقت اکثر رحم کا وزن ۱۴ چھٹانک ہوتا ہے جو بچہ پیدا ہونے کے تقریباً چالیس روز تک سکڑ کر نصف چھٹانک سے پون چھٹانک رہ جاتا ہے۔

وضع حمل کے بعد رحم

اگر ایک چھٹانک سے بڑا رہ جائے تو اسے سستی رحم یا انبساط رحم کہتے ہیں۔

یادداشت بانجھ عورت یا ایسی عورت جس نے بچہ نہ جنا ہو اس کے رحم کی نسبت بچہ جننے والی عورت کا رحم قدرے بڑا رہ جایا کرتا ہے

علامات پیڑو میں ہلکا پھلکا پن ہونے کی بجائے بوجھ محسوس ہوتا ہے پیٹ بھی بڑھا ہوتا ہے۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دوبارہ حمل ہو گیا ہوگا۔ انگلی سے رحم ٹٹولنے سے سخت معلوم ہوتا ہے اور اندام نہانی کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔ حیض بے قاعدہ یعنی کبھی زیادہ کبھی کم آتا ہے۔

اسباب انبساط رحم کا سب سے بڑا سبب وضع حمل کے بعد آنول وغیرہ کے صحیح طور پر خارج نہ ہونا اور اس کے ٹکڑے رحم میں چپکے رہ جانا ہوتا ہے

جنہیں طبیعت مدبرہ بدن خارج کرنے کے لئے دوران رحم میں بھیجتی رہتی ہے جس سے اس کا وزن وحجم کم نہیں ہوتا ۔

رحم میں رسولی پیدا ہونا ، بچہ پیدا ہونے کے بعد کچھ دن آرام کرنے کی بجائے کام کاج میں مشغول ہو جانا جس سے رحم اپنی اصلی وضع سے ٹل جاتا ہے ۔ اور پھنس کر بے چین رہتا ہے اور سکڑ نہیں سکتا ۔ بار بار حمل ہونا ، رطوبات بڑھنا

جیسا کہ انبساط رحم کے سبب میں بتایا گیا کہ وضع حمل کے وقت

علاج آنول وغیرہ کے ٹکڑے رحم میں چپکے رہ جاتے ہیں جنہیں طبیعت مدبرہ بدن خارج کرنے کے لئے رحم کی طرف دوران خون بھیجتی رہتی ہے جس وجہ سے رحم اچھی طرح نہیں سکڑتا ۔

لہٰذا اگر واقعی رحم میں آنول وغیرہ کے ٹکڑے موجود ہوں تو پہلے بذریعہ عمل جراحی خارج کرنا چاہیئے تاکہ رحم ان کی ایذا وتکلیف سے سکون حاصل کرے ۔

اگر رحم اپنی اصلی وضع وقیام سے ٹل گیا ہو تو دائی اسے اصلی وضع پر لانے کی کوشش کرے ۔

اگر عضلات رحم کی سستی سے یا کمزوری سے رحم ٹل گیا ہو تو حابسات وقابضات کے فرزجے رکھائیں ۔

اگر کمی خون اور کمزوری کی وجہ سے ایسا ہو تو فولاد کے مرکبات یا مولد خون اغذیہ ادویہ کھلائیں ۔

عام طور پر انبساط رحم ۔ رحم کے اعصاب میں تحریک قائم رہنے سے ہوا کرتا ہے جس سے عضلات رحم پھولے رہ جاتے ہیں اور ان میں سکیڑ پیدا نہیں ہوتا ۔

لہٰذا وضع حمل کے چند دن بعد عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی

غذا دراکھلائیں ۔ جو مقوی حلوے یا مقوی غذائیں وضع حمل کے بعد بنا کر کھلاتے ہیں ۔ وہ سب کی سب عضلاتی مزاج کی ہوتی ہیں ۔

جن سے رحم کے عضلات سکڑ کر رحم کو اصلی حالت پر لے آتے ہیں

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی نسخہ جات انبساط رحم کے لئے بے حد مفید ہیں ۔

انقباض رحم

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
رحم کا چھوٹا ہونا ،	صغر الرحم ،	SUPER INVOLUTION OF THE UTERUS.

تعارف

عام حالت کی نسبت رحم سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے ، اسی حالت کو انقباض رحم کہتے ہیں ۔

علامات

رحم کے سکڑ جانے سے رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے جس سے حیض آنا موقوف ہو جاتا ہے ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عورت بانجھ ہو جاتی ہے ۔

مریضہ کو پیڑو خالی خالی معلوم ہوتا ہے ۔ رحم اندام نہانی سے اوپر چڑھ جاتا ہے ۔ جس سے لذت جماع ختم ہو جاتی ہے بلکہ عورت کی نسوانیت پر بھی بہت فرق آجاتا ہے ۔

اسباب

طبی کتب میں رحم کے سکڑنے کے اسباب کا کوئی سبب نہیں بتایا گیا البتہ قانون مفرد اعضاء اس کے کیفیاتی مادی اور عضوی اسباب پر مکمل روشنی ڈالتا ہے ۔

قانون مفرد اعضا اور انقباض رحم

قارئین جیسا کہ پچھلے صفحات میں تحریر کر آیا ہوں کہ رحم بذات خود غدی جسم و مادہ کا بنا ہوا ہے جب کسی سبب سے رحم میں مشینی تحریک پیدا ہو جاتی ہے تو رحم اپنے اندر کے فضلات نکالتے ہوئے اپنے جسم کے اصلی اجزا بھی نکال دیتا ہے جس سے رحم کا جسم بہت چھوٹا سا ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت کو انقباض رحم کہتے ہیں۔

قانون مفرد اعضا میں رحم کے سکڑنے کے اس سبب کو عضوی سبب کہتے ہیں۔

رحم کے سکڑنے کے مادی اسباب میں ہر قسم کی گرم خشک سے گرم تر اغذیہ ادویہ شامل ہیں۔

رحم کے سکڑنے کے کیفیاتی اسباب میں گرمی خشکی سے گرمی تری شامل ہیں۔

علاج چونکہ رحم کے سکڑنے کے عضوی اسباب رحم کے غدد دغشا مخاطی میں شدید تحریک ہیں لہٰذا علاج کیلئے قانون مفرد اعضا کے نظریہ کے مطابق اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا دوا کھلائیں۔

تاکہ ایک طرف رحم کے غدد میں تحلیل ہو جائے اور عضلات میں تسکین ہو کر رحم اصلی حالت میں آجائے۔

تریاق انقلاب رحم

ھوالشافی: ریوند خطائی، ہلدی، سہاگہ، گل سرخ۔ ہر ایک ہم وزن

مقدار خوراک تمام ادویہ کو باریک پیس لیں۔ ۲-۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ گرم دودھ یا عرق سونف استعمال کرائیں۔

فرزجہ رحم

زیوند خطائی،	ہلدی،	روغن زیتون،	یا گھی دیسی،
۱ تولہ	۱ تولہ	۵ تولہ	۵ تولہ

تمام ادویہ کو ملا کر محفوظ کرلیں۔ دوا میں ململ کی ٹاکی تر کرکے رحم کے اردگرد لگوائیں اور ٹکور کرائیں۔ انشاء اللہ بہت جلد رحم اصلی حالت پر آ جائے گا۔

انقلابِ رحم

اردو نام	طبی نام	انگریزی نام
رحم کا باہر نکل آنا	انقلاب رحم، نتو رارحم	PROLOPSUS UTRI

تعارف رحم کے اندام نہانی میں اتر آنے کو انقلاب رحم کہتے ہیں

یادداشت حقیقت میں انقلاب رحم سے مراد رحم کی اندرونی سطح باہر اور بیرونی سطح اندر ہونے کا نام انقلاب رحم ہے لیکن اگر رحم باہر کسی بھی شکل میں نکلے تو اسے انقلاب رِحم ہی کہتے ہیں

علامات رحم اندام نہانی میں اتر آتا ہے اور پھنس جاتا ہے۔ مریضہ کیلئے چلنا پھرنا اٹھنا بیٹھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ رحم نیچے اتر آنے کی وجہ سے مثانہ پر دباؤ بڑھ جاتا ہے جس سے مثانہ میں زیادہ مقدار میں پیشاب جمع نہیں ہو سکتا ہے لہذا جتنا بنتا ہے تھوڑی دیر بعد اس کے خارج کرنے کی حاجت پیدا ہو جاتی ہے یعنی پیشاب جلد جلد آتا ہے۔ کبھی رحم اندام نہانی سے سے باہر اتر آتا ہے، اس وقت مقعد اور مثانہ پر بھی سخت دباؤ پڑتا ہے اور درد ہونے لگتا ہے۔

وضع حمل کے وقت بچہ کو کھینچ کر نکالنا ، آنول کھینچنا ،

اسباب ایسے عضلات کا ڈھیلا پڑ جانا جو رحم کو اوپر کھینچ کر رکھتے ہیں

رحم کے اندر سوزش ورم ہو جانا ۔

اصل سبب تلاش کر کے علاج کریں اگر وضع حمل کی بے احتیاطی

علاج سے ہو تو مریضہ کو آرام سے لیٹائے رکھیں ۔ پائنتی سرہانے

کی نسبت اونچی کر دیں ۔

اگر رحم باہر آگیا ہو تو اسے ہلدی ا تولہ اور دیسی گھی ۵ تولہ کو نیم گرم کر کے رحم کو چپڑ کر آہستہ سے اندر کر دیں اور گیند کی شکل کا کپڑا ریشم کا اندام نہانی پر پر رکھائیں ۔ اور درج ذیل اشیاء کا سفوف پوٹلی میں باندھ کر اندام نہانی میں رکھائیں اگر رحم ابھی باہر ہو تو انہیں اشیاء کے جوشاندہ سے دھو دیں ۔

هوالشافی: اقاقیہ ۔ گل انار ، مازو ۔ پھٹکڑی ، ہم وزن ۔

سب ادویہ پیس کر فرزجہ کرائیں اور انہیں ادویہ کے جوشاندہ سے رحم کو دھوئیں ۔

چند بار فرزجہ لگانے اور دھونے سے خروج رحم درست ہو جائے گا ۔

قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات بوقت ضرورت کھلا سکتے ہیں ، قبض ہو تو عضلاتی مسہل کھلائیں ،

غذا عضلاتی کھلائیں

مثلاً صبح انڈا فرائی ، یا بھنے چنے یا مربہ آملہ کھلائیں اور قہوہ لونگ دار چینی پلائیں

دوپہر: کوئی گوشت ۔ چنے کی دال مسری کی دال ، ٹماٹر بینگن کا سالن چنے کی روٹی کے ساتھ کھلائیں

شام: دوپہر کا سالن ، یا بھنے چنے یا مربہ آملہ کھلا کر قہوہ پلائیں ۔

پرہیز: اعصابی غذا دوا سے پرہیز کرائیں ۔

اٹھرہ

تعارف

بچوں کی مشہور معروف مرض ہے جس سے ننھے بچے پیدائش کے آٹھ گھنٹے، آٹھ دن، آٹھ مہینے اور آٹھ سال بعد مر جاتے ہیں۔

بانجھ پن کی طرح اٹھراہ بھی نہ کوئی مرض ہے اور نہ ہی کوئی علامت ہے بلکہ یہ ایک ایسی حالت کا نام ہے جو مرد و عورت دونوں میں پائی جاتی ہے۔

حقیقت میں یہ حالت ماں باپ کی طرف سے بچوں میں منتقل ہوا کرتی ہے جس کو بچے برداشت نہ کر سکنے کی وجہ سے آٹھ سال کے اندر ہلاک ہو جایا کرتے ہیں۔ اس حالت کا اس وقت علم ہوتا ہے جب دو چار بچے آٹھ سال کے اندر مر جاتے ہیں۔

جونہی اس حالت کا پتہ چلتا ہے تو مرد و عورت پریشان رہنے لگتے ہیں کیونکہ اس کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ اس کا علاج ادویات سے نہیں ہو سکتا بلکہ اس کا تعلق جن بھوت اور سایہ کے ساتھ ہے اور سمجھا جاتا ہے کہ جن بچوں پر جن بھوت کا اثر ہو ان پر تعویذ گنڈوں کا بھی اثر نہیں ہوتا۔

یہاں یہ تصور بھی پختہ ہوتا ہے کہ اٹھراہ کی حالت صرف بچوں پر ہی نہیں اور ان کے والدین کا اس حالت میں حصہ دار تصور کرنا تو درکنار سوچنا بھی برا خیال کیا جاتا ہے جو حقیقت کے خلاف ہے۔

حقیقت اٹھراہ سے ناواقف لوگ

اگر تفصیل سے تحقیقات کی جائے کہ اس خیال میں نہ صرف جاہل لوگ ہی شامل ہیں یا پڑھے لکھے لوگ بھی اس کا شکار ہیں۔

تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ اس مکروہ خیال سے کوئی طبقہ محفوظ نہیں ہوا

جاہل لوگوں میں ایسے خیالات تو پائے ہی جاتے ہیں لیکن معلومات حاصل کرنے سے پتہ چلا کہ ان میں معمولی تعلیم یافتہ کیا بی اے ایم تک تعلیم یافتہ بلکہ پروفیسر اور پرنسپل قسم کی عورتوں کو بھی جاہل دبے علم عورتوں کے نہ صرف ہم خیال پایا گیا ہے۔
بلکہ ان ہی کی طرح تعویذ گنڈے جادو ٹونے جھاڑ پھونک اور دم درود کراتے دیکھا ہے۔
صرف انتہائی تعلیم یافتہ عورتوں پر ہی منحصر نہیں بلکہ ان کے انتہائی پڑھے لکھے انگلینڈ ریٹرن مردوں کو اس چکر میں مبتلا دیکھا۔ جب ان کے دوست مزاق اڑاتے ہیں اور ان کو زن مرید کہتے ہیں تو وہ پریشان رہتے ہیں۔
کیونکہ فرنگی میڈیکل سائنس اور فرنگی ڈاکٹروں کے پاس اس حالت کا علاج نہیں ہے۔
کیونکہ آج تک کوئی ڈاکٹر اٹھراہ کے جراثیم تلاش نہیں کر سکا دوسری طرف اس حالت سے انکار نہیں کر سکتا۔

طبی کتب میں اٹھراہ کا ذکر تک نہیں

بڑی بڑی طبی کتب اٹھا کر دیکھ لیں سب کی سب اٹھراہ کے ذکر سے خالی ہیں۔
بلکہ کسی مرض کی علامت کے طور پر بھی اس کا ذکر نہیں کیا گیا فرنگی میڈیکل کتب بھی اس حالت کے ذکر سے خالی ہیں۔

حقیقت اٹھراہ

استاد صابر ملتانی رحمۃ اللہ علیہ اٹھراہ کے متعلق اپنی تحقیقات لکھتے ہیں۔
"میری تحقیقات یہ ہیں کہ اٹھراہ کی حالت ان خاندانوں میں پایا جاتا ہے جن میں مرض سوزاک کا اثر ہوتا ہے یا سوزاک کی مادہ پایا جاتا ہے یا سوزاک کی عوارضات پائے جاتے ہیں۔
یہ اثر باپ کی طرف سے اولاد میں منتقل ہوتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اول بیوی پر اثر ہوتا

ہے اور اس میں سوزاک یا ایسے عوارضات پیدا ہوتے ہیں جس کے ساتھ ہی اس پر اٹھرہ کا مرض پیدا ہوجاتا ہے۔

ایسے میاں بیوی کی اولاد اول تو تندرست پیدا نہیں ہوتی اور اگر تندرست پیدا ہوتی ہے تو جلد مرجاتی ہے۔

اگر کوئی انتہائی جدوجہد سے بچ جاتی ہے تو آئندہ نسلوں میں اٹھراہ کا مرض لازم ہوجاتا ہے گویا اٹھراہ ایسی سورت ہے جو سوزاک کی مادہ سے پیدا ہوتی ہے۔

خاص نکتہ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اٹھراہ میں عورتوں کے اندر خرابی پائی جائی لیکن حقیقت یہ ہے کہ عورتوں میں خرابی مردوں کی طرف سے آتی ہے۔ اس لئے ایسے مریض کے علاج میں لازمی امر ہے کہ ان کے مردوں کا بھی معائنہ کرنا چاہیئے۔ ساتھ ہی یہ فیصلہ کرلینا چاہیئے کہ اٹھراہ کی حالت مرد یا اس کے خاندان کی طرف سے تو نہیں آئی اس صورت میں عورتوں کے ساتھ مردوں کا علاج بھی ضروری ہے۔

علامات: استاد صابر ملتانی نے اٹھرہ میں مبتلا بچے اور والدین کی علامات بھی نوٹ کی ہیں۔

" ایسی عورتوں کا جب بار بار مطالعہ کیا گیا تو ان میں خاص اقسام کی علامات پائی گئیں۔ مثلاً پیشاب میں جلن اور تنگی، ہاتھ پاؤں کا جلنا، نلوں میں ایسی جلن جیسے وہاں پر زخم ہوں۔ اکثر قبض اور خشکی۔ پیٹ پر رحم کے گرداگرد جیسے کسی نے پیٹی باندھ کر جکڑ دیا ہو۔ بعضوں کو خارش و پھنسیاں اور پھوڑے منہ پر دانے۔ گلے میں زخم، دائمی نزلہ۔ آنکھوں میں دائمی جلن۔ بعضوں کے پیٹ میں باد گولا۔ اختناق الرحم کے دورے، طبیعت میں غصہ تیزی اور کسی کی بات برداشت نہ کرنا۔ اکثر ہر شخص اور گھر بار سے ناراض رہنا یہاں تک کہ کسی بچے سے بھی پیار مشکل سے آتا ہے

بچے جو پیدا ہوتے ہیں اکثر ظاہراً تندرست پیدا ہوتے ہیں پھر رفتہ رفتہ سوکھنے لگتے ہیں بعض پیدائش کے وقت سے ہی مریض ہوتے ہیں، جسم پر دانے پھنسیاں زخم خاص طور پر پیروں کے ارد گرد جلدی لگاڑ۔ بعض بچوں میں سوزاک کی علامات بھی دیکھی گئی ہیں

ایک عورت کے بچے جب پیدا ہوتے تھے۔ تو آنکھ سے اندھے ہوتے تھے جس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ آنکھوں میں بالکل سیاہی پھیلی ہوئی ہوتی تھی۔ بعض بچے پیدائش کے وقت بالکل تندرست ہوتے تھے مگر تین دن بعد ان کی آنکھوں میں سیاہی پھیل جاتی تھی اور وہ اندھے ہو کر مر جاتے تھے۔

میں نے جب اس عورت کا علاج کیا۔ تو اس کا مرض دور ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی کرم سے بچے تندرست پیدا ہونا شروع ہو گئے اور زندہ بھی رہتے تھے۔

بعض بچے تو ایسے گلے سڑے ہوتے تھے جیسے گندھا ہوا آٹا۔ اور اس میں سے سخت بو آتی تھی۔ غرض انتہائی خرابی خون کے بچے بھی پائے گئے ہیں۔

ان عورتوں کے خاوندوں سے علیحدگی میں جب استفسار کئے گئے تو پتہ چلا کہ بعض عورتوں میں مواصلت کے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کا جسم کسی جلتی ہوئی بھٹی میں ڈال دیا گیا ہے۔

بعض دفعہ عضو مخصوص پر دانے نکل آتے ہیں جلن دائمی صورت اختیار کر لیتی ہے عورتوں کے جسم میں رطوبات کی کمی یا بالکل خشک ہونے کی شکایات۔ ایسی عورتیں گویا انتہائی گرمی اور سردی کا مجموعہ ہوتی ہیں۔

یہ ضروری نہیں کہ ہر عورت میں سب علامات پائی جائیں کسی میں کچھ کسی میں کچھ علامات پائی جاتی ہیں لیکن جب ان پر غور کیا جائے گا تو تمام ملتی جلتی پائی جائیں گی۔

علاج

قارئین ذہن نشین کرلیں کہ چونکہ اثرات والدین کی طرف سے بچے میں منتقل ہوتی ہے اور والدین سوزاک یا سوزاک مادہ کی وجہ سے بیمار ہوتے ہیں۔ بچے میں بھی سوزاکی مادہ اور اس کی علامات واضح طور پر پائی جاتی ہیں۔

لہذا والدین اور بچے کا علاج سوزاک اور غدی تحریک کے تحت کرنا چاہیئے یعنی انہیں اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا دوا کھلائیں انشاء اللہ اگر بچہ زندہ ہے تو وہ علاج سے تندرست ہو کر لمبی عمر پائے گا اگر والدین زندہ ہیں تو انہیں بھی اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا دوا کھلائیں تاکہ آئندہ پیدا ہونے والے بچے تندرست پیدا ہوں۔

اُستاد صاحب نے جو نسخہ اٹھرہ کے لئے تحریر کیا ہے وہ یہ ہے۔

نسخہ سرمہ سیاہ ، ریٹھا ، دونوں کو ہم وزن ملا کر حب بقدر مونگ تیار کرلیں۔ خوراک :- ایک ایک گولی صبح شام بعد از غذا ہمراہ ایک گلاس دودھ کے ساتھ۔

غذا میں دودھ گھی اور سبزی گوشت کا استعمال زیادہ رکھیں ، روٹی چاول برائے نام البتہ گھی سے تر بہ تر حلوہ یا دلیا زیادہ مفید ہے لیکن اگر شدید بھوک نہ ہو تو صرف پھل دودھ اور چائے کا استعمال زیادہ مفید ہوتا ہے۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی :- ریوند خطائی ۱ تولہ ، قلمی شورہ ۱ تولہ ، گندھک آملہ سار ۲ تولہ ۔

تمام ادویہ باریک پیس کر محفوظ کریں۔

ایک ایک ماشہ دن میں دو بار ہمراہ گرم دودھ جس میں دیسی گھی ڈال لیا ہو۔

غذا اوپر والے نسخہ والی درست ہے۔

لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہونا

بعض والدین کے لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں. وہ نرینہ اولاد کو ترستے ہیں ایسے گھروں میں یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ جونہی وضع حمل ہوا اور دائی نے لڑکی کی بشارت دی فوراً گھر میں کہرام مچ گیا ماں باپ روتے ہیں اور ٹھنڈی سانسیں بھرتے ہیں۔ اسی طرح بعض خاندانوں میں لڑکی کی صورت دیکھنا نصیب نہیں ہوتی ان کے ہاں لڑکے ہی لڑکے ہوتے ہیں۔

ماہرین فن طب نے اس مسئلہ کو لاینحل سمجھ کر نہیں چھوڑا بلکہ انھوں نے اپنی خداداد صلاحیتوں کو کام میں لاتے ہوئے تحقیقات جاری رکھیں آخر کار وہ اس مسئلہ کو حل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

ان میں استاد الکرام حکیم القاب المعالج صابر ملتانیؒ قابل ذکر ہیں۔ انہوں نے اپنی مایہ ناز کتاب تحقیقات المجربات میں لکھا ہے کہ لڑکیاں ہی لڑکیاں یا لڑکے ہی لڑکے پیدا ہونا ایک قسم کی بیماریاں ہیں ان کا علاج ممکن ہے انہوں نے یہاں تک لکھا ہے کہ نہ صرف ایک معالج حسب منشا اولاد پیدا کر سکتا ہے بلکہ اس کے تجربات اتنے وسیع ہونے چاہئیں کہ وہ حاملہ عورت کی نبض دیکھ کر بتا سکے کہ حاملہ کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی۔

یادداشت

قارئین یہاں اس امر کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم اپنے رسالوں اور کتب میں اکثر حسب نرینہ کا اشتہار دیا کرتے ہیں اس اشتہار پر بعض لوگ اعتراض

کرتے ہیں کہ لڑکا۔ لڑکی دینا خدا کا کام ہے جسے خدا چاہے لڑکا دے جسے خدا چاہے لڑکی دے اس معاملہ میں کوئی دخل انداز نہیں ہو سکتا۔

اعتراض کا جواب

اس قسم کا اعتراض کرنے والوں میں اَن پڑھ، پڑھے لکھے، عالم فاضل سبھی شامل ہیں۔ ان کا اعتراض اپنی جگہ بجا ہے۔ واقعی خدا قادر مطلق ہے۔ اس کی منشاء اور قدرت کے بغیر کوئی پتا نہیں حرکت کر سکتا۔

لیکن خداوند تعالیٰ نے انسان کو کچھ اختیارات بھی دیئے ہیں تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی منشاء اور رضا کے تحت کام کر کے فلاح پا سکتا ہے۔ اور منشاء اور رضا کے تحت خلاف ورزی کر کے نقصان اٹھا سکتا ہے۔

اولاد نہ ہونا

جس طرح یہ حقیقت مسلّمہ ہے کہ اولاد نہ ہونا ایک مرض ہے۔ یعنی مرد یا عورت کے اندرونی نقص کی وجہ سے بعض دفعہ اولاد نہیں ہوتی جس گھر اولاد نہیں ہوتی وہ گھر ویران۔ میاں بیوی مایوس اور اپنا وارث نہ پاکر بجھے بجھے رہتے ہیں۔ شادی بیاہوں کے وقت ان کی حالت مایوس کن ہوتی ہے۔ بعض عورتیں مایوسی کی وجہ سے بیمار رہنے لگتی ہیں حقیقت میں ان کی بیماری اور مایوس اور ناامید رہنے کا سبب صرف اولاد نہ ہونا ہے یعنی اولاد نہ ہونا بھی بیماری ہے جس کا علاج ضروری ہے۔ جب ایسے گھروں میں اولاد ہو جاتی ہے تو وہ گھر روشن اور خوشیوں کے گھر بن جاتے ہیں۔

لڑکا نہ ہونا

جن گھروں میں لڑکیاں تو پیدا ہوتی ہیں لیکن لڑکا نہیں ہوتا ان کی خوشیاں بھی نامکمل ہوتی ہیں۔ عورتیں خصوصاً بے حد متاثر ہوتی ہیں۔ ایسی عورتیں اولاد نرینہ کے حصول کے لئے پیروں فقیروں کے پاس جاتی ہیں تعویذ گنڈے ہمیشہ لیتی رہتی ہیں۔ ہر قسم کے ٹونے ٹوٹکے کرتی ہیں یہ سب اس لئے کرتی ہیں کہ اولاد نرینہ نہ ہونا بذات خود ایک بیماری ہے۔

قانون مفرد اعضاء اور مرد عورت کا مزاج

قانون مفرد اعضاء جہاں ہر غذا دوا شے کا مزاج مقرر کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح قانون مفرد اعضاء نے مرد عورت کا مزاج بھی مقرر کیا ہے۔ مرد کا مزاج خشک گرم اور عورت کا مزاج گرم تر مقرر کیا ہے۔ اسی مزاج کی وجہ سے مرد اور عورت افعال اثرات میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ مثلاً مرد خشک مزاج ہونے کی وجہ سے جنگجو جفاکش نڈر بہادر۔ نامساعد حالات میں نہ گھبرانا اور ڈٹے رہنا۔

اس کے برعکس عورت صنف نازک ہونے کی وجہ سے کمزور۔ خون بہانے سے نفرت اور خوف کے جذبات کا اظہار کرنا۔ نامساعد حالات میں گھبرا جانا۔ گھر سے معمولی تنازعہ کو برداشت نہ کرنا۔ اولاد نہ ہونے یا لڑکیاں ہی لڑکیاں ہونے پر افسردہ اور مایوس رہنا بلکہ بیمار ہو جانا۔ حالانکہ اس کا خاوند بھی اس کے ساتھ ہوتا ہے لیکن اس کا خاوند خشک مزاج ہونے کی وجہ سے ان حالات سے نہیں گھبراتا۔

البتہ اگر عورت میں خشکی کے اثرات بڑھنے شروع ہو جائیں تو ان کے پستان

سکڑ جاتے ہیں آواز بھاری ہو جاتا ہے مردوں کی طرح بولتی ہیں بعض جگہ خود کھیتی باڑی تک کرنے لگتی ہیں یہ سب کچھ مزاج کی وجہ سے ہے۔ اس کے برعکس جن مردوں میں تری کے اثرات بڑھ جاتے ہیں وہ بالکل عورتوں کی طرح بولنا شروع ہو جاتے ہیں اور حرکات وسکنات عورتوں کی طرح کرتے ہیں وغیرہ یہ سب کچھ ان کے مزاج کی وجہ سے ہوتا ہے

نطفہ یا جنین پر مزاج کا اثر

یہ حقیقت ہے کہ کرم منی یا جنین کے بغیر رحم مادر میں حمل قائم نہیں ہو سکتا اور یہی کرم منی یا جنین نشو نما پا کر رحم مادر سے لڑکا یا لڑکی کی صورت میں پیدا ہوتا ہے، مشاہدات وتجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ حمل کے قائم ہونے (کرم منی کے رحم میں آنے) کے آٹھ ہفتے یعنی تقریباً ساٹھ دن بعد جنین کے جنسی اعضا بنتے ہیں۔ اگر حمل کو قائم ہوئے ساٹھ دن ہو چکے ہیں۔ تو اگر ان دنوں کے دوران عورت کے رحم وجسم میں خشکی کے اثرات بڑھا دیئے جائیں تو نوے فی صد اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اولاد نرینہ کے لیے جتنے نسخے یا تدابیر اختیار کی جاتی ہیں ان کا مزاج خشک ہوتا ہے۔ مثلاً ہم اولاد نرینہ کے لئے جو نسخہ دیتے ہیں اس کے تمام اجزا خشک اور رطوبات سے خالی ہیں۔

نرینہ اولاد کے پیدا ہونے میں حکمت الٰہی

محققین نے رحم کے اندر دو ماہ تک کے جنین میں جنسی اعضا نہیں دیکھے۔ بار بار کے تجربات سے بات ثابت ہوئی ہے کہ حمل کے تیسرے ماہ میں جنین کے جنسی اعضا بنتے ہیں اگر اس موقع پر رحم میں خشکی یا تری کے اثرات بڑھا دیئے جائیں

توانی نشار کے تحت زیادہ پیدا کیا جا سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ اگر حمل کے دو ماہ بعد عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی ادویہ اغذیہ اشیا راستعمال کرائی جائیں تو اکثر لڑکے پیدا ہوتے ہیں، اس کے برعکس اگر اعصابی غدی یا غدی اعصابی ادویہ اغذیہ استعمال کرائی جائیں تو لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔

اولاد نرینہ کے لئے تدابیر

اولاد نرینہ کے لئے مریضہ کو جو تدبیر بتائی جاتی ہے وہ روزے رکھنا ہے جو تقریباً ایک ہفتہ یا دس دن تک رکھائے جاتے ہیں کون نہیں جانتا کہ اس سے خشکی بڑھ کر رطوبات میں کمی ہوتی ہے۔ جونہی رطوبات کی کمی اور خشکی کی زیادتی ہوتی ہے فوراً اس کا اثر جنین پر پڑتا ہے اور اللہ تعالٰی کی مہربانی سے نر کا مزاج ہو جاتا ہے کر کے لڑکے کی صورت میں پیدا ہو جاتا ہے۔

ایک اہم سوال

یہاں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ جن گھروں میں لڑکے ہی لڑکے پیدا ہوتے ہوں ان گھروں میں لڑکیاں پیدا کرنے کی تدابیر و نسخے دیئے جا سکتے ہیں؟

جواب

اس سوال کا جواب بھی قانون مفرد اعضاء ہاں میں دیتا ہے۔ مثلاً جب مزاج کے اثرات جنین پر ڈالے جا سکتے ہیں۔ تو جن گھروں میں لڑکے ہی لڑکے پیدا ہوتے ہوں ان گھروں کی عورتوں کے حمل کے ساٹھ دن بعد اگر گرم تر اغذیہ

ادویہ اشیاء کھلائی جائیں۔ اور گرم تر ماحول میں رہنے پر مجبور کیا جائے تو ہمارا مشاہدہ ہے کہ ایسی عورتوں کے جنہیں لڑکے ہی لڑکے پیدا ہوتے ہوں تو لازمی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات کھلانے اور گرم تر ماحول میں عورت کو رکھنے سے ضرور لڑکی پیدا ہوا کرتی ہے۔

چاند سا لڑکا پیدا ہو گیا

آج سے کئی سال پہلے چوہدری محمد حسین صاحب اسٹیشن ماسٹر دنیاپور کسی کے بتانے پر لیسین دواخانہ پر تشریف لائے کہنے لگے حکیم صاحب میں ایک بہت بڑی آزمائش میں مبتلا ہوں، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے میرے گھر نو لڑکیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ الحمدللہ سب زندہ و سلامت ہیں ہم سب گھر والے لڑکے کی شکل تک دیکھنے کو ترس گئے ہیں۔ میرے ایک دوست نے کہا ہے کہ اس دفعہ جب امیدواری ہو تو پہلے ہی مہینے حکیم محمد لیسین صاحب سے رابطہ قائم کریں وہ حب نرینہ کے نام سے گولیاں بناتے ہیں جو حمل کے تیسرے مہینے کے پہلے ہفتہ میں گائے کے دودھ سے جس نے نر بچہ جنا ہو کھائی جاتی ہیں۔ ان گولیوں کے کھانے سے انشاء اللہ چاند سا لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ میں نے بہت سے لوگوں کو وہاں بھیجا ہے کبھی ناکامی نہیں ہوئی میں نے انہیں تسلی دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونا گناہ ہے۔ آپ وقت مقررہ پر میری ہدایات کے مطابق عمل کریں انشاء اللہ لڑکا پیدا ہو گا۔

ضروری نوٹ حب نرینہ کا نسخہ ہمارے خاندان میں تقریباً ایک صدی سے زیر تجربہ ہے الحمدللہ کبھی ناکامی نہیں ہوئی۔ بشرطیکہ دوائی مقررہ وقت اور ہماری ہدایت کے مطابق استعمال کی جائے۔

اس نسخہ پر بعض حضرات یہ اعتراض کرتے ہیں کہ لڑکے لڑکیاں دینا خداوند کریم کے ہاتھ میں ہے ہم بھی اس بات کے قائل ہیں لیکن علاج کرنا سنت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ ارشاد ہے۔

مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنْ دَاءٍ اِلَّا اَنْزَلَ لَہٗ شِفَاءً۔

اللہ تعالیٰ کوئی مرض ایسا پیدا نہیں کیا جس کے لیے شفا نہ اتاری ہو،

مَا خَلَقَ اللّٰہُ دَاءً اِلَّا خَلَقَ لَہٗ سَبْعِیْنَ دَوَاءً۔

جس مرض کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اس کے لیے ستر دوائیں بھی پیدا کر دی ہیں۔ اعتراض کرنے والے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ جب علاج کرنا سنت ہے تو کیا لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہونا مرض نہیں ہے،

میں کہتا ہوں کہ اس سے بڑی کوئی مرض نہیں ہو سکتی۔ ایک ایسا مرض جس سے سارا گھر خاندان عزیز و اقارب دوست احباب مستقل مایوسی اور پریشانی میں مبتلا ہوتے ہیں ایسے مرض سمجھ کر علاج نہ کرنا کہاں کی عقلمندی ہے ہم نے اسے مرض سمجھ کر اس کا علاج تحقیق کیا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہزاروں مایوس گھرانے خوشیوں سے مالا مال ہو گئے ہیں۔ اپنے قارئین کے بے حد اصرار پر افادہ عام کے لیے پیش کر رہے ہیں۔ بنا کر استعمال کریں

ہماری تحقیق

ہماری تحقیق کے مطابق ایسے میاں بیوی جن کی مستقل تحریک اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی یعنی بلغمی مزاج کے حامل ہوتے ہیں ان کے ہاں اکثر لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں اگر ان کی تحریک عضلاتی مزاج میں خشکی کے اثرات پیدا کر دیئے جائیں تو انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوتا ہے ایسے میاں بیوی کا علاج اگر حمل ہونے سے قبل ہی شروع کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے

ہونے والے حمل سے نہایت خوبصورت ، اور چست، چالاک اور ذہنی طور پر ہوشیار لڑکا پیدا ہوتا ہے ۔ لطف کی بات یہ ہے کہ جب ایک لڑکا پیدا ہو تو پھر لڑکیوں کی پیدائش بند ہو جاتی ہے اور لڑکے ہی لڑکے پیدا ہوتے ہیں ۔

نسخہ حب نرینہ حاضر خدمت ہے ۔

حب نرینہ

ھوالشافی ، مور کے پر کی ٹکی ۳ عدد ، مازو بغیر سوراخ ۲ تولہ ، تخم بھنگ ۱ تولہ گڑ پرانا ۲ تولہ ، مشک خالص ۸ رتی ، ست مازو ۶ ماشہ ، کشتہ فولاد ۱ تولہ ،

ترکیب تیاری سب کو خوب باریک پیس کر جنگلی بیر برابر گولیاں تیار کریں ، مقدار خوراک ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ دودھ گائے جس نے نر بچہ جنا ہو مجبوری کی صورت میں لونگ دارچینی کے قہوہ سے دیں صبح دوائی کھانے سے پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھ کر اپنے مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں پھر دوائی کھائیں ۔

موقع استعمال حمل کے تیسرے مہینے کے پہلے ہفتہ میں شروع کریں پندرہ دن باقاعدہ پرہیز کے ساتھ کھلائیں ، غذا اور پرہیز پورا تیسرا مہینہ جاری رکھیں اگر یقینی کامیابی چاہتے ہیں تو حمل ہونے سے پہلے یا حمل کا پتہ لگتے ہی صرف غذائی علاج شروع کریں ، انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا ، تیسرے مہینے کے شروع میں حب نرینہ کھلائیں ۔

غذائی علاج صبح :، مربہ آملہ ، مربہ ہرڑ ، مونگ پھلی ، کشمش ، انڈے ، بھنے چنے ، چھوہارے ، دہی لسی ، فروٹ چاٹ ، دہی بھلے ، لونگ دارچینی کا قہوہ ۔

دوپہر :۔ کوئی گوشت انڈے کریلے مچھلی آلوگوبھی ، بینگن اچار ، پالک سرسوں کا ساگ پیاز لہسن ، سرخ مرچ پکوڑے ، دال چنے ۔ سرکہ ، مکئی ، چنے کی روٹی ،

رات :۔ کوئی پھل یا دوپہر والا سالن کھا کر لونگ ، دارچینی کا قہوہ ۔ ۔ پھل ، سیب ، مالٹا ، کنوں جامن ، فالسہ ، آلو بخارہ ، انار ترش ، لیموں کی سکنجبین ۔ انناس ، آڑو ، املی ۔ آلو بخارہ کا پانی ،

پرہیز :۔ دودھ ، بالائی ، مکھن ، برفی ، حلوہ گاجر ، سوجی کا حلوہ ، بادام ، مربہ گاجر ، مربہ سیب مولی گاجر ، شلغم ، ٹینڈے ۔ توری ، کدو ، پیٹھا ، بھنڈی توری ۔ اروی ، چاول ۔ آئس کریم ، کلفی وغیرہ سے مکمل پرہیز کرنا چاہیئے ۔ حصولِ حمل کے چوتھے مہینے تک ۔ اس کے بعد ہر قسم کی غذائیں کھائی جا سکتی ہیں

ماہنامہ **قانون مفرد اعضاء**

کا باقاعدہ اجراء ہو گیا ہے ۔ قارئین سے التماس ہے کہ وہ ماہنامہ الشفاء کی بجائے ماہنامہ قانون مفرد اعضاء منگوائیں

جن دوستوں کے نام الشفاء جاتا تھا ان کے نام ماہنامہ قانون مفرد اعضاء جایا کرے گا ۔ (ادارہ)

خصوصی مجربات

برائے معین حمل و اولاد نرینہ

جناب ڈاکٹر ہنس راج شرما صاحب، جبل پور (مدھیہ پردیش)، ہندوستان

معین حمل

ھوالشافی:۔ ببول کی ڈاڑھی ۳ تولہ، برادہ ہاتھی دانت ۳ تولہ، تخم شونگی ۱ تولہ، ناگ کیسر ۱ تولہ،

ترکیب تیاری:۔ سب کو باریک پیس لیں، بس تیار ہے

مقدار خوراک:۔ ۳ ماشہ ہمراہ قہوہ دن میں تین بار سات روز تک بعد از فراغت حیض۔

افعال و اثرات:۔ میں عضلاتی اعصابی ہے، بے حد مقوی رحم ہے اس کے استعمال سے اوّل تو پہلے ماہ ورنہ دوسرے یا تیسرے ماہ انشاء اللہ ضرور حمل ہو جاتا ہے اس نسخہ میں کمال یہ ہے کہ اس سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے، اگر حمل ہو تو حمل کے دوسرے ماہ کے خاتمہ پر یا تیسرے ماہ کے شروع میں دینے سے شرطیہ لڑکا پیدا ہوتا ہے

نوٹ:۔ اگر اس نسخہ میں رحم خرگوش خشک کردہ ایک تولہ اور کستوری

تین ماشہ کا اضافہ کر دیا جائے تو نہایت قوی الاثر ہو جاتا ہے بلکہ بانجھ پن کو دور کرنے کی اکسیر بن جاتی ہے۔

اکسیر مُعین حمل

ھوالشافی :۔ قلب الجر اصلی لے کر باریک پیس لیں،

مقدار خوراک :۔ ایک ماشہ ہمراہ قہوہ بعد از فراغت حیض سات روز تک دیں۔ تو انشاء اللہ مراد پوری ہو گی۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے۔ پہلے مہینہ ہی حمل ہو جاتا ہے۔ اس میں کمال یہ ہے کہ اسقاط حمل کی عادی مریضہ کو شرطیہ لڑکا پیدا ہوتا ہے۔

سفوف مُعین حمل المعروف سفوف شرما

ھوالشافی :۔ کنڈیاری سفید گل والی ۱تولہ، زیرہ سیاہ اصلی ۱تولہ، ڈاڑھی بیپل ۱تولہ،

ترکیب تیاری :۔ سب کو باریک پیس لیں بس تیار ہے۔

مقدار خوراک :۔ تین ماشہ دن میں تین بار ہمراہ دودھ گائے جس نے بچھڑا جنا ہو۔

افعال اثرات :۔ یہ عضلاتی اعصابی ہے۔ اعلیٰ درجہ کا معین حمل ہے اس کے استعمال سے کبھی ناکامی نہیں ہوتی۔ بعد از فراغت حیض صرف تین دن کھلانے سے حمل ہو جاتا ہے جو نرینہ ہوتا ہے۔ اگر اس کا استعمال ایک ہفتہ تک کرایا جائے تو ہمیشہ کے لئے خُو بدل جاتی ہے اور ہمیشہ کے لڑکے ہی پیدا

ہوتے ہیں۔ اگر حمل کے ڈیڑھ ماہ بعد چند دن تک کھلایا جائے تو عمر بھر کیلئے سو تبدیل ہو جاتی ہے۔

نوٹ:۔ اگر معین حمل کے لئے استعمال کرنا مقصود ہو تو بعد از فراغت حیض کھلائیں اور اگر اولاد نرینہ کے لئے استعمال کرنا ہو تو حمل کے دو ماہ بعد تیسرے مہینے کے پہلے ہفتے میں دیں۔

نرینہ (سُو بدلنے کیلئے)

ھوالشافی:۔ تخم بھنگ سفوف شدہ ایک ماشہ صبح ہمراہ پانی اور تخم شونگی چار عدد بوقت شام ہمراہ آب تازہ دیں۔ یہ دوائیں حمل کے دو ماہ بعد شروع کریں اور تیسرا مہینہ سالم کھلاتے رہیں تو انشاء اللہ لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔

جناب ڈاکٹر ہنس راج شرما صاحب فرماتے ہیں کہ میرے اس نسخہ نے تمام ہندوستان میں شہرت حاصل کر لی ہے۔ میں نے اس سے بہت روپیہ کمایا ہے، کبھی ناکامی نہیں ہوئی۔ اس نسخہ سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے بلکہ ہمیشہ کے لئے سُو تبدیل ہو جاتی ہے۔

بغیر دوا کے سُو بدلنے کا طریقہ

حمل ہونے کے فوراً بعد حاملہ کو صرف وہی غذائیں دیں جن میں کیلشیم (سردی خشکی) کے اثرات پائیں جائیں جن میں دہی، مکھن، پنیر، سبزیاں، پھل، چنے کی روٹی، ترش پھل اور بیسنی روٹی شامل ہیں۔

قانون مفرد اعضاء کے مطابق ہر عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی غذا و دوا و اشیاء کے استعمال کرنے سے نطفہ لڑکا پیدا ہوتا ہے

مجربات یوسفی

ممتاز الاطباء حکیم حاجی محمد یوسف صاحب جہانیاں منڈی تحصیل خانیوال ملتان ذیل میں ہم اپنے محترم بزرگ کے خصوصی تجربات پیش کر رہے ہیں تاکہ قارئین قانون مفرد اعضاء و ممبران تحریک تجدید طب بھی استفادہ حاصل کر سکیں۔ حکیم محمد شریف۔

بندش حیض

ایک مریضہ نشتر ہسپتال ملتان سے بغرض علاج کسی کے کہنے پر مطلب میں آئی جو ہر قسم کا علاج کروا کر مایوس ہو چکی تھی مریضہ نے بیان کیا کہ باباجی میں چار سال سے بیمار ہوں میری ماہواری بند ہو گئی ہے جس کی وجہ سے میرا جسم بھاری ہو رہا ہے موٹاپے کی وجہ سے سانس پھول جاتا ہے چند قدم نہیں چل سکتی اکثر قبض رہتی ہے جسم کے پٹھے تقریباً سن ہو گئے ہیں جسم ہر وقت درد رہتا ہے ٹانگوں اور کمر میں شدید درد رہتا ہے جس کی وجہ سے ادھر ادھر حرکت کرنا بھی مشکل ہو گیا ہے حکیم صاحب نے تسلی دی اور کہا کہ انشاء اللہ بہت جلد آرام آجائے گا۔ درج ذیل غذائی اور دوائی علاج کیا گیا جو تقریباً ایک ماہ تک جاری رہا جس سے مریضہ کی ماہواری بھی کھل گئی اور موٹاپا بھی کم ہونا شروع ہو گیا اور وہ تھوڑے ہی عرصے میں صحت یاب ہو گئی جب مریضہ خود صحت یاب ہو گئی تو اس نے اپنی ہمشیرہ کو جو لاڑکانہ رہتی ہے بلایا

اسے بھی یہی تکلیف تھی وہ بھی اس علاج سے صحت یاب ہو گئی ۔

غذا :۔ صبح ، انڈے فرائی کئے ہوئے ۔

دوپہر :۔ بیسنی روٹی کسی سالن کے ساتھ

رات :۔ دوپہر والی غذا کھا کر قہوہ دیں ۔

نسخہ جات ، احتباس

ھوالشافی :۔ ایلوا ۴ تولے ، رائی ۲ تولے ، مرمکی ۲ تولے ، سنبل الطیب ۲ تولہ ، سب کو باریک کر کے نخودی گولیاں بنا کر دیں ۔

مقدار خوراک :۔ ۱ تا ۲ گولی دن میں تین بار ہمراہ حب فربہی

افعال و اثرات :۔ عضلاتی غدی مقوی رحم ہے فوراً خون جاری کرتی ہے موٹاپا اور بانجھ پن کے لئے بہترین دوا ہے ۔

حب فربہی

ھوالشافی ۔ بلادر ۱ تولہ ، صبر ۲ تولہ ، حنظل ۲ تولہ نہایت باریک کر کے چھوٹے چنے برابر گولیاں بنالیں ۔

مقدار خوراک :۔ ۱ تا ۲ گولی دن میں چار بار

افعال و اثرات :۔ افعال و اثرات میں عضلاتی غدی ہے اعصابی تحریک سے پیدا شدہ ہر علامت میں بہترین دوا ہے کمزور اور دبلے پتلے جسم والے مریض کو نہ دیں

مُعین حمل

تجربہ و آزمودہ حکیم محمد یوسفؒ مرحوم جہانیاں منڈی

ھوالشافی :- درخت پیپل سفید کی داڑھی ۱ تولہ ، بیج شو لنگی ۱/۲ تولہ ، دونوں ادویہ کا سفوف بنا کر ایک ایک ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی کھلائیں۔

افعال اثرات عضلاتی اعصابی محرک ہے بے حد مقوی رحم ہے خصوصاً رحم کے عضلات میں قوت ماسکہ بڑھ کر استقرار حمل کا سبب بنتا ہے۔

مختصر نسخہ ہونے کے باوجود مایوس گھروں کو روشن کر دیتا ہے۔

ھوالشافی :- ناگ کیسر باریک کر کے حیض سے فارغ ہو کر ۳،۲ ماشہ ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی سے کھلائیں۔ اس کے استعمال سے بہت سے مایوس گھر اولاد جیسی نعمت سے مالا مال ہو گئے ہیں۔

ھوالشافی :- ریش درخت پیپل حسب ضرورت گڑ یا شکر ملا کر ۴،۴ ماشہ صبح ، دوپہر، شام ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی یا ایسی گائے کے دودھ سے جس نے بچھڑا جنا ہو۔

دیگر معین حمل ہوالشافی :- پھٹکڑی بریاں سفوف کر کے محفوظ کرلیں۔ ۲،۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ کھلائیں اور ہر روز بعد از حیض ۲ ماشہ یہی سفوف ململ کی پوٹلی میں باندھ کر اندام نہانی میں رکھائیں ہر ماہ صرف ۲، ۲ دن رکھانا کافی ہے۔ صرف دو تین ماہ کے اندر حمل قائم ہو جاتا ہے۔

خاص ھدایات قارئین حکیم محمد یوسف مرحوم میرے حقیقی چچا تھے۔ انہیں عورتوں کی خفیہ امراض پر بے حد دسترس حاصل تھی وہ کہا کرتے تھے

کہ معین حمل نسخہ استعمال کرنے سے پہلے عورت کی عام صحت اور اس کے جنسی اعضار کا تندرست ہونا ضروری ہے۔ اگر رحم سے سیلان رطوبت ہو تو پہلے سیلان الرحم جسے لیکوریا کہتے ہیں کا علاج کرنا چاہیئے۔

اگر رحم میں ورم ہو تو اس کا ازالہ ضروری ہے اس مقصد کے لئے وہ مخصوص اور مختصر نسخے استعمال کیا کرتے تھے جس سے یہ ظاہری تکالیف بہت جلد ختم ہو جاتی تھیں اول تو سیلان الرحم یا ورم رحم کے رفع ہوتے ہی حمل ہو جاتا تھا اور کسی معین حمل دوا کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔ شاذ و نادر ہی کوئی ضروری معین حمل نسخہ استعمال کراتے۔

حکیم صاحب کی خاص ہدایت برائے اطبار

چچا جان اکثر حکمار و اطبار کے لئے فرمایا کرتے تھے کہ معین حمل نسخہ جات دو تین اجزار سے زیادہ نہیں ہونے چاہئیں بلکہ اگر مفرد دوا دی جائے تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ مفرد دوا یا چند اجزار پر مشتمل نسخہ کے مزاج کا تعین بہت آسان ہوتا ہے۔

دوسری ہدایت میں کہا کرتے تھے کہ ہر عورت کا مزاج اور تحریک قائم کئے بغیر سنا سنایا مجرب معین حمل نسخہ استعمال نہیں کرانا چاہیئے۔

برائے ورم و درد رحم

ھوالشافی

کسٹرائل	گھی دیسی	ہلدی انڈیا
½۲ تولہ	½۲ تولہ	۱ تولہ

ترکیب تیاری تینوں ادویہ کو ملا کر اتنا گرم کریں کہ ہلدی کا رنگ سیاہی مائل ہو جائے پھر چھان کر ململ کی ٹاکی سے رحم اور اندام نہانی میں رکھائیں صبح شام کافی ہے

نوٹ: اسی نسخہ میں سے ۲ تولہ صاف تیل جس سے ہلدی علیحدہ کردی گئی ہو ایک پاؤ اونٹنی کے دودھ میں ملا کر صبح شام پلایا جائے تو چند دنوں میں درد اور ورم رحم دور ہوجاتا ہے۔

برائے ناسور رحم

جلے ہوئے چمڑے کی راکھ، کتھ سفید، سنگ جراحت، موم ہر ایک ہم وزن ملا کر گائے کے مکھن میں ملا کر ململ کی ٹاکی سے رحم میں رکھوائیں۔

مُعین حمل

هوالشافی: اسگند ناگوری، چینی حسب ضرورت پیس کر محفوظ کرلیں۔

مقدار خوراک: ۳، ۳ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ دودھ گائے۔

موقع استعمال ایسی عورتیں جنہیں ورم رحم اور سوزش رحم عسر الطمث وغیرہ کی تکالیف رہ چکی ہو اور اب ان کا علاج ہوچکا ہو استعمال کریں

"بھپارا" سوزش وورم رحم دور کرنے کیلئے

هوالشافی: ۵ تولہ، تخم کدو جو تازہ بیلوں کی صورت میں کدو کے پودہ پر لگے ہوتے ہیں۔ اور تخم کاسنی خشک ۵ تولہ۔

ترکیب تیاری: دو تولہ کو باریک پیس لیں اور پانچ حصہ کرلیں۔

ترکیب استعمال: ۲ تولہ دوا ایک پاؤ پانی میں جوش دیں نیم گرم ہونے پر دیگچی

کے منہ پر بند ڈھکنا رکھ کر ایک نصف انچ قطر کی ربڑ کی نالی لے کر اس کا ایک سرا دیگچی میں ڈالیں۔ دوسرا سرا اندام نہانی اور فرج کی نالی پر لگائیں تاکہ بھاپ دیگچی سے اٹھ کر رحم تک پہنچے، پندرہ بیس منٹ روزانہ کرنے سے ورم رحم ختم ہو جاتا ہے۔

برائے سیلان الرحم

ھوالشافی:۔ گل سپاری، گوند ڈھاک، کشتہ مرجان، کشتہ عقیق، کشتہ قلعی

گل سپاری	گوند ڈھاک	کشتہ مرجان	کشتہ عقیق	کشتہ قلعی
۴ تولہ	۴ تولہ	۶ ماشہ	۶ ماشہ	۶ ماشہ

تمام ادویہ کو باریک کر کے سفوف بنالیں۔

مقدار خوراک:۔ ۶ ماشہ سے ایک تولہ صبح دوپہر شام ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی۔

موقع استعمال

یہ نسخہ ایسی عورتوں کو کھلانا چاہئے جنہیں رحم میں پانی کی طرح رقیق اور سفید رنگ کی رطوبت خارج ہوتی رہتی ہو اس کے کپڑے بھیگے رہتے ہوں۔

افعال اثرات

عضلاتی اعصابی مقوی ہے بے حد مقوی عضلات نسخہ ہے سیلان الرحم کے لئے تو تریاق سے کم نہیں۔

جو عورتیں سیلان الرحم سے کمزور ہو گئی ہوں یا کمی خون ہو گئی ہو کے لئے لاجواب تحفہ ہے تسکین قلب اور کمزوری دل کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے ایسی عورتوں کا اکثر دل ڈوبنے لگتا ہے، چکر آتے ہیں۔ ان کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔

PDF تیار کردہ

حکیم ایم ارشد شاہین لاہور

طبی دنیا میں عظیم

انقلاب

قانون مفرد اعضاء علم العلاج کے تمام مروجہ طریقوں میں سے جدید سستا عام فہم سائنٹیفک سہل اور دور حاضرہ کا انتہائی ترقی یافتہ جدید اصول علاج ہے جس نے تمام امراض کو صرف تین اعضاء رئیسہ دل دماغ جگر کے تحت تقسیم کر کے طبی دنیا میں عظیم انقلاب پیدا کر دیا ہے قانون مفرد اعضاء کی تحقیق کا کمال یہ ہے کہ پیچیدہ اور لاعلاج امراض کا علاج بغیر دوائی صرف غذا تبدیل کر کے شرطیہ طور پر کامیابی کیساتھ کیا جا سکتا ہے۔

قانون مفرد اعضاء کے تحت شائع شدہ کتب

- تعارف نظریہ مفرد اعضاء تیسرا ایڈیشن ۱۵/۰
- رہبر نظریہ مفرد اعضاء ۳۰/۰
- سوانح حیات مجدد نظریہ مفرد اعضاء مع مجربات (زیر طبع)
- نظریہ مفرد اعضاء اور دمہ ۶/۰
- 〃 〃 تپ دق ۴/۰۰
- چارٹ امراض علامات ۳/۰۰
- چارٹ علم الادویہ ۳/۰۰
- مجربات قانون مفرد اعضاء ۱۵/۰۰
- غذا سے علاج مع میز مطب ۲۵/۰۰
- تحقیقات خواص المفردات حصہ اول عضلاتی ۵۰/۰
- 〃 〃 حصہ دوم ۴۰/۰
- 〃 〃 حصہ سوم اعصابی ۴۵/۰
- کلیات قانون مفرد اعضاء ۲۰/۰
- دستور علاج ڈاکٹر ہنس راج شرما ۲۰/۰
- امراض قلب زیر طبع
- امراض معدہ و امعاء
- امراض صدر (پھیپھڑے)
- امراض رحم
- امراض دماغ و اعصاب

ملنے کا پتہ: یٰسین طبی کتب خانہ میلسی روڈ دنیا پور (ملتان)

پی ڈی ایف تیار کردہ : حکیم ایم ارشد شاہین لاہور